



# چوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی

## کارروائی اجلاس

مختصرہ شبہ مورخ ۲۲ جون ۱۹۸۹ء، بخطاب ۱۹ ذی القعڈہ شمسی ۱۴۰۹ھ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
- ۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
- ۲	حوالات اور ان کے پوابان	۲
- ۳	مرخصیت کی درخواستیں	۳
- ۴	تحریک اتحاد (نبایب احمد خان بار و نیل)	۴
- ۵	بجٹ بابت سال ۱۹۸۹ء پر عالم بھٹ اور وزیر خزانہ کی اختیاری تقریر -	۵
- ۶	قابوں کو اپنے اکبر خان بھی کی (Winding up) تحریر (بند بھٹ ۱۹۸۹ء)	۶

# پروجھتی بلوچستان صوبائی اسمبلی کا نواں / بجٹ اجملاس

مورخہ ۲۳ جون ۱۹۸۹ء بمقابلہ ۱۹ ذی القعڈہ ۱۴۰۹ھ برداشت  
نہ صدارت اسپینکر جناب فدا کرم بلوچ سعی دس بے  
صہبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا  
ٹاؤن قرآن پاک و ترجمہ

انہ  
مولوی عبدالمیں آنوندزادہ

۱۰۔ وَقَالُوا إِنَّنَا نَمْتَازُ إِلَّا كَيْفَا مَا مَعْدُودٌ وَدَوْتَهُ قُلْ أَتَحْذَذُ تَفْسِيدَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَنْ يَخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ إِنَّمَا أَمْرُنَا عَلَى الَّذِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ۵  
۱۱۔ يَلَى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَمَا حَالَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُنَّ رِفِيهَا خَلِدُونَ ۵

۱۲۔ وَاللَّذِينَ أَصْنَوُوا وَعَمِلُوا الصَّلِحَاتِ أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُنَّ فِيهَا خَلِدُونَ ۷  
اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو تو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی مگر صرف چند روز کے لئے ان کے پرچھو  
یہاں نے اللہ سے کوئی ایسا عہد لے رکھا کہ وہ اس عہد کے خلاف نہیں جا سکتا۔ یا تم اللہ تعالیٰ  
کے بارے میں ایسی یاتیں کرتے ہو جن کا تمہیں سرے سے علم ہی نہیں ہوتا بلکہ جس نے بیرے کام کیے اور راضی نہ کر  
علیٰ داد برکتی، میں بھرا رہا۔ سروتی الہ۔ روزخی میں اور انہیں ہمیشہ اسی میں رہنا ہے اور جو لوگ ایمان اللہ  
اور نیک کا کرتے رہے وہ اہل جنت ہیں۔ اور ہمیشہ جنت میں ہی رہیں گے۔

## وقفہ سوالات

### ۲۲۔ سردار چاکر خان ڈومنی۔

کیا وزیر و کوہاۃ و اوقاف از را و کرم مطلع فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اوقاف سے دینی مدارس کو کوہی فنڈ فراہم کیا جائے ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجہات ہیں۔

### سردار شیرا حملخان اتنیں؛ وزیر و کوہاۃ و اوقاف

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ اوقاف سے دینی مدارس کو کوہی فنڈ فراہم نہیں کیا جائے ہے۔

(ب) دینی مدارس محکمہ اوقاف کے زیر تحریل نہیں ہے۔

### ۲۳۔ سردار چاکر خان ڈومنی۔

کیا وزیر و کوہاۃ و اوقاف از را و کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے صوبہ بلوچستان <sup>ن</sup> خطیب (اساتذہ) کو قومی پر اسکیل نمبر دیا جاتا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں خطیبوں (اساتذہ) کو قومی پر اسکیل نمبر ۱ دیا جائے ہے۔

(ج) اگر ہنرالفوب کا جواب اثبات میں ہے تو صوبہ بلوچستان اور صوبہ پنجاب کے خطیبوں کوہ ملنے والے نہ کوہ رہ بالا اسکلیوں میں اس فرق کی وجہ مات کیا ہیں۔ نیز کیا حکومت صوبہ بلوچستان کے خطیبوں (استانی کوہ بھی اسکلیل نمبر ۱۷) دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب نفی میں ہے تو وہ بہ نقلائی جائے۔

### دریں سیر نگوہہ و اوقاف:

(۱) یہ درست ہے کہ صوبہ بلوچستان میں خطیب کو قوی پر سکلیل نمبر و دریا جاتا ہے۔

(بص) یہ درست نہیں "صوبہ پنجاب میں خطیبوں کو قوی پر سکلیل نمبر ۷، ۹، ۱۲، ۱۴ تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر دیئے جاتے ہیں،

(ج) فرمودی نہیں جو سکلیل صوبہ پنجاب میں رائج ہیں۔ بلوچستان میں بھی رائج ہوں۔ البتہ ملک بھر میں خطیب، پیش اماموں کے نگری ٹوڑے میں بیسانیت پیدا کرنے کا معاملہ وزارت مذہبی امور و اقیانی امور حکومت پاکستان میں نہ یہ غور ہے۔ حقیقی فیصلہ ہونے کے بعد صوبہ بلوچستان بھی اس پر عملدرہ آمد کرے گا۔

### نمبر ۲۳۔ سردار چاکر خان ڈولکی

کیا دریں سیر نگوہہ و اوقاف ان را کر مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال ۱۹۸۰ تاریخ میں سال کے دوران نصیر باد اور بھی ڈوپٹن کے

دینی مدارس کو کس قدر اولاد دی گئی ہے۔ اعلاد دی رقم کی سالانہ  
وار تعمیل سمعہ نام مدارس دی جاتی ہے۔

### وزیر نزکوٰۃ و اوقاف۔

بی امر نصیر آباد ڈیورٹمن میں واقع دینی مدارس کو زکوٰۃ فہرست سے دی  
گئی اولاد دی رقم کی ضلع وار تعمیل درج فریل ہے۔

نمبر شمار	نام	نام دینی مدرسہ	ضلع	نام	تاریخ	سال	تاریخ	نام	تفصیل
۱	مکھی	مدرسہ عزیز سلطان بیہ شاہی	"		۱۹۸۳-۸۴	۱۹۸۲-۸۳	۱۹۸۱-۸۲	۱۹۸۰-۸۱	۱۹۸۴-۸۵-۱۵
۲		چونک ڈھاڑر	"		۲۲۰۰۱-۲	۲۲۰۰۰-۱	۲۱۰۰۰-۰	۲۰۰۰۰-۱	۲۰۰۰۰-۱-۱۵
۳		مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن	"		۱۹۸۰-۸۱	۱۹۷۹-۸۰	۱۹۷۸-۷۹	۱۹۷۷-۷۸	۱۹۷۷-۷۸-۱۶
۴	دینیہ مساجد	دینیہ مساجد	"		۱۹۷۷-۷۸	۱۹۷۶-۷۷	۱۹۷۵-۷۶	۱۹۷۴-۷۵	۱۹۷۴-۷۵-۰۵
۵		مدرسہ جامعہ اسلام میہ	"		۱۹۸۰-۸۱	۱۹۷۹-۸۰	۱۹۷۸-۷۹	۱۹۷۷-۷۸	۱۹۷۷-۷۸-۰۷
۶		مشرقی العلوم ہنگامی شہر	"		۱۹۸۰-۸۱	۱۹۷۹-۸۰	۱۹۷۸-۷۹	۱۹۷۷-۷۸	۱۹۷۷-۷۸-۰۷
۷		مدرسہ عربیہ جامعہ فخر ان العلوم	"		۱۹۸۰-۸۱	۱۹۷۹-۸۰	۱۹۷۸-۷۹	۱۹۷۷-۷۸	۱۹۷۷-۷۸-۰۹
۸		غanza شہر	"		۱۹۸۰-۸۱	۱۹۷۹-۸۰	۱۹۷۸-۷۹	۱۹۷۷-۷۸	۱۹۷۷-۷۸-۱۰
۹		مدرسہ جامعہ عربیہ انوار	"		۱۹۸۰-۸۱	۱۹۷۹-۸۰	۱۹۷۸-۷۹	۱۹۷۷-۷۸	۱۹۷۷-۷۸-۱۱
۱۰		مسقطیہ تدویریہ حاجی شہر	"		۱۹۸۰-۸۱	۱۹۷۹-۸۰	۱۹۷۸-۷۹	۱۹۷۷-۷۸	۱۹۷۷-۷۸-۱۲
۱۱		مدرسہ عین العلم عربیہ تدویریہ	"		۱۹۸۰-۸۱	۱۹۷۹-۸۰	۱۹۷۸-۷۹	۱۹۷۷-۷۸	۱۹۷۷-۷۸-۱۳
۱۲	ابری شہر	ابری شہر	"		۱۹۸۰-۸۱	۱۹۷۹-۸۰	۱۹۷۸-۷۹	۱۹۷۷-۷۸	۱۹۷۷-۷۸-۱۴



١٠	٩	٨	٧	٦	٥	٤	٣	٢	١
٥٠٠٠/-			٥٠٠٠/-				مکتبہ منیع العلوم انوار باہمود صاحب زادہ	١٤	
٢٠٠٠/-			٢٠٠٠٠/-				مدرسہ دارالعلوم بھاگ	"	١٢
٩٠٠٠/-	٩٠٠٠/-			١٥	١٩٨٢-١٩٨٣		مدرسہ دارالعلوم عزیزیہ نویانی میر پور	"	١١
١٢٠٠٠/-	١٢٠٠٠/-			٢٠	١٩٨٣-١٩٨٤		مدرسہ عزیزیہ ناسخیہ وزارۃ القرآن گنراوہ	"	١٩
٩٠٠٠/-	٩٠٠٠/-			١٠	١٩٨٤-١٩٨٥		مدرسہ دارالیتھوئی قاریہ سچوہ شہر بلانڈی	"	٢٠
٣٢٠٥٠٠/-	٣٢٠٥٠٠/-			٥٨			مدرسہ دارالعلوم بھانجہ	"	٢١
							کیپ ڈھاڑک		
							بیتی مدرسہ عزیزیہ انوار العلوم کوئاس	١	
٣٠٠٠/-			٣٠٠٠/-				مدرسہ دارالعلوم منہ نیارت	"	٢
٦٠٠٠/-			٦٠٠٠/-				مدرسہ انوار الفویحیہ فیضیہ سبتی	"	٣
١٢٦٠٠/-	١٢٦٠٠/-			٥٤٠٠٠/-	٢٠	١٩٦٨-١٩٦٩	مدرسہ باہیہ خنزیریہ العلوم شہرگ	"	٤
٣٠٠٠٠/-	٣٠٠٠٠/-			٥٠٠٠/-	٥٠	١٩٦٩-١٩٧٠	مدرسہ دارالعلوم تجوییہ القرآن نرمندہ نیارت	"	٥

١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠
٦	سي	درسة عربية فيفي العلوم لنشرديه سبتي	١٣-١٩٦١	١٥	١٥,٠٠٠/-	١٥,٠٠٠/-	١٥,٠٠٠/-	٥١,٠٠٠/-	٥١,٠٠٠/-
٧	"	مدرسة عربية فيفي عبي	"	٥	٥,٠٠٠/-	٥,٠٠٠/-	٥,٠٠٠/-	٥,٠٠٠/-	٥,٠٠٠/-
٨	"	مدرسة دار العلوم تعلم القرآن	"	٣	٣,٠٠٠/-	٣,٠٠٠/-	٣,٠٠٠/-	٣,٠٠٠/-	٣,٠٠٠/-
٩	"	قادر يه فوارس	"	٢	٢,٠٠٠/-	٢,٠٠٠/-	٢,٠٠٠/-	٢,٠٠٠/-	٢,٠٠٠/-
١٠	"	مدرسة تعلم الاسلام جامع	"	١	١,٠٠٠/-	١,٠٠٠/-	١,٠٠٠/-	١,٠٠٠/-	١,٠٠٠/-
١١	"	مسجد لوري سبتي	"	٠	٠,٠٠٠/-	٠,٠٠٠/-	٠,٠٠٠/-	٠,٠٠٠/-	٠,٠٠٠/-
١٢	"	مدرسة عربية اسلامية	"	٣٠	٣٠,٠٠٠/-	٣٠,٠٠٠/-	٣٠,٠٠٠/-	٣٠,٠٠٠/-	٣٠,٠٠٠/-
١٣	"	مفتاح العلوم سبتي	"	٣٠	٣٠,٠٠٠/-	٣٠,٠٠٠/-	٣٠,٠٠٠/-	٣٠,٠٠٠/-	٣٠,٠٠٠/-
١٤	"	مدرسة عربية عين العلوم	"	٣٩	٣٩,٠٠٠/-	٣٩,٠٠٠/-	٣٩,٠٠٠/-	٣٩,٠٠٠/-	٣٩,٠٠٠/-
١٥	"	جلال آباد هرناقى	"	٣٩	٣٩,٠٠٠/-	٣٩,٠٠٠/-	٣٩,٠٠٠/-	٣٩,٠٠٠/-	٣٩,٠٠٠/-
١٦	"	مدرسة عربية جامع الراشدين	"	٤٠	٤٠,٠٠٠/-	٤٠,٠٠٠/-	٤٠,٠٠٠/-	٤٠,٠٠٠/-	٤٠,٠٠٠/-
١٧	"	نظامية الداراب سبتي	"	٤١	٤١,٠٠٠/-	٤١,٠٠٠/-	٤١,٠٠٠/-	٤١,٠٠٠/-	٤١,٠٠٠/-
١٨	"	مدرسة زينت الاسلام تجوير	"	٤٢	٤٢,٠٠٠/-	٤٢,٠٠٠/-	٤٢,٠٠٠/-	٤٢,٠٠٠/-	٤٢,٠٠٠/-
١٩	"	القرآن حفظ	"	٤٣	٤٣,٠٠٠/-	٤٣,٠٠٠/-	٤٣,٠٠٠/-	٤٣,٠٠٠/-	٤٣,٠٠٠/-
٢٠	"	مدرسة قاسم تحصيل هرناقى	"	٤٤	٤٤,٠٠٠/-	٤٤,٠٠٠/-	٤٤,٠٠٠/-	٤٤,٠٠٠/-	٤٤,٠٠٠/-
٢١	"	مدرسة دار العلوم الحسين	"	٤٥	٤٥,٠٠٠/-	٤٥,٠٠٠/-	٤٥,٠٠٠/-	٤٥,٠٠٠/-	٤٥,٠٠٠/-
٢٢	"	علوم القرآن شاهزاد هرناقى	"	٤٦	٤٦,٠٠٠/-	٤٦,٠٠٠/-	٤٦,٠٠٠/-	٤٦,٠٠٠/-	٤٦,٠٠٠/-

الرقم	اسم المدرسة	العنوان	النوع	الإجمالي
١٦	مدرسية فتن العلوم	كليتو بار هرناي	مدرسية	٣١,٢٠٠/-
١٧	مدرسية كلية العلوم	رئيساني هرناي	مدرسية	٣٠,٠٠٠/-
١٨	مدرسنة العلوم كلية غزني	هرناي	مدرسنة	٣٧,٠٠٠/-
١٩	المدارس الإسلامية غوثية	الفرايم	مدرسية	٥٤,٠٠٠/-
٢٠	الأخوات بريمير مراد جمال	١٥,٠٠٠/-	مدرسية	٥٤,٠٠٠/-
٢١	مدرسية بشاشة جهش بش	١١,٠٠٠/-	مدرسية	١١,٠٠٠/-
٢٢	مدرسية لطف اللدودي		مدرسية	
٢٣	الباقارادسته محمد	٩,٠٠٠/-	مدرسية	٩,٠٠٠/-
٢٤	مدرسية فتن العلوم نور القزان	١٧,٠٠٠/-	مدرسية	١٢,٠٠٠/-
٢٥	نور بريميه ديزير مراد جمال	١٨,٠٠٠/-	مدرسية	٢٣,٠٠٠/-
٢٦	مدرسية هوزان العلوم رستي		مدرسية	
٢٧	عبدالله اوسنة محمد	٥,٠٠٠/-	مدرسية	٥,٠٠٠/-
٢٨	مدرسية مخزف العلوم ميرينهچيك	٩,٠٠٠/-	مدرسية	١٥,٠٠٠/-
٢٩	شمس ٣٥ ويله وجنت آباد وفتح	٩,٠٠٠/-	مدرسية	١٥,٠٠٠/-



دینی مدارس بلوچستان میں رہائش پذیر زیر تعلیم طلباء کے لئے زکوٰۃ فدرے ہمیا کی کمی رکھ دی جائے  
سال ۱۴۰۶-۱۹۸۵ء کا تفصیلی گوشوارہ

فراہم کردہ رقم	فہرشار / دینی مدارس کا نام بعد تحریش نمبر	قیام پذیر طلبہ کی تعداد
----------------	---	-------------------------

### صلح مبتدی:

۵۰،۸۰۰/-	۶۸	۱۱: مدرسہ جامعہ فیض العلوم / نقشبندیہ سی آر / نمبر ۱۵-۱۹۷۱
۳۱،۲۰۰/-	۵۲	۱۲: مدرسہ عربیہ الوارثہ حشیۃ زلفی اللہ با مر سی آر / نمبر ۳۶-۱۹۸۳
۵۰،۸۰۰/-	۴۸	۱۳: مدرسہ عربیہ قیام العلوم / چتریہ تحصیل ہر نانی آر / نمبر ۳۴۸-۱۹۶۲
۱۴،۱۰۰/-	۲۱	۱۴: مدرسہ ربانیہ ختنیۃ العلوم شاہرگ ہر نانی آر / نمبر ۱۹۴۰-۱۹۴۱
۱۴،۱۰۰/-	۲۱	۱۵: مدرسہ عربیہ مظہر العلوم کلی نرمنہ ہر نانی آر / نمبر ۱۹۸۲-۲۵۲
۱۴،۱۰۰/-	۲۱	۱۶: مدرسہ دارالعلوم اصفانیہ ہر نانی آر نمبر ۱-۱۹۲۳
۲۵،۸۰۰/-	۹۳	۱۷: مدرسہ عربیہ الوارثہ العلوم کلاس زیارت آر / نمبر ۱۹۶۵
<u>۱۸۹،۰۰۰/-</u>	<u>۳۱۵</u>	

دینی مدارس بلوچستان میں رہائش پذیر زیر تعلیم طلباء کو زکوٰۃ فائدہ سے ہمایا کی گئی رقابت برائے سال  
۷۔ ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء - ۸۷ء کا تفصیلی گوشوارہ

نمبر شمار	دینی طلب سے کاتام مجموع رجسٹریشن نمبر	تیام اپنے بیانہ کی تعداد	فرز ہم کردہ رقم
-----------	---------------------------------------	--------------------------	-----------------

### صلح کوٹ طبر

۱: مدرسہ عربیہ مسلمانہ بزرگ علم ابتدی صائم دارست غیرہ مکتبہ میونس، رجسٹریشن نمبر ۳۲۰ - سال ۱۹۸۵ء	۳۰	۱۲,۰۰۰/-
۲: مدرسہ عربیہ انوار العلم ابتدی نالہ چاک کھنڈ رجسٹریشن نمبر ۳۰۰ سال ۱۹۸۲ء	۲۰	۱۲,۰۰۰/-
۳: مدرسہ عربیہ فیض العلم کوٹہ رجسٹریشن نمبر ۲ سال ۱۹۸۵ء		۱۵,۰۰۰/-
		۸۱,۰۰۰/-
		۱۳۵

### ڈیرہ بیگم

۱: مدرسہ غفاریہ حلقہ فیقر پورہ کنووال نمبر ۹ رجسٹریشن نمبر ۷۰ سال ۱۹۸۴ء	۴۰	۲۹,۰۰۰/-
۲: مدرسہ عربیہ مسلمانہ موسیع گرام آف بانس	۳۲	۱۹,۲۰۰/-
کریو بیگم رجسٹریشن نمبر ۷۵ سال ۱۹۸۵ء		
۳: مدرسہ تفسیم القرآن کلی حمز قان چبدار ڈیرہ بیگم رجسٹریشن نمبر ۲۶۰ سال ۱۹۸۲ء	۲۵	۱۵,۰۰۰/-

		<b>مدرسہ عربیہ غوثیہ کلی گل حسن ذری و بکی</b>
۱۳,۰۰۰/-	۵۵	رجسٹریشن نمبر ۲۸ - سالہ ۱۹۸۱
۱۹,۰۰۰/-	۳۶	مدرسہ عربیہ اسلامیہ کل شام خیران ذری و بکی رجسٹریشن نمبر ۲۸ - سالہ ۱۹۸۱
۱۹,۰۰۰/-	۳۷	مدرسہ تعلیم القرآن کلی مالک ابوزینہ ذری و بکی رجسٹریشن نمبر ۲۸ - سالہ ۱۹۸۱
۱۵,۰۰۰/-	۱۵	مدرسہ قلندری کلی خان مدرسہ بکی رجسٹریشن نمبر ۹ - سالہ ۱۹۶۵
<b>۱۵۹,۰۰۰/-</b>	<b>۴۴</b>	

### صلح بکھی

		<b>مدرسہ عربیہ اسلامیہ غوثیہ سلطانیہ</b>
۵۰,۰۰۰/-	۴۸	ڈھاڑر نمبر ۲۰۵ - سالہ ۱۹۸۰
۵۰,۰۰۰/-	۴۹	مدرسہ جامع رحمانیہ کیمپ اڑھاڑر نمبر ۳۳ - سالہ ۱۹۸۲
۵۰,۰۰۰/-	۵۰	مدرسہ خادم العلم اکر کیمپ اڑھاڑر نمبر ۲۵ - سالہ ۱۹۸۲
۵۰,۰۰۰/-	۵۱	مدرسہ طہیر العلوم رنہ علی ڈھاڑر نمبر ۶ - ۱۹۸۱
۴۰,۰۰۰/-	۵۲	مدرسہ عربیہ اسلامیہ محمدیہ رنہ علی اڑھاڑر نمبر ۱۰۶ - ۱۹۶۴

- :٤ مدرسة غوث شيشا نوار يا بهر جهاں نمبر - ۱۹۷۹  
۱۹، ۲۰۰/- ۲۲
- :٥ مدرسة عربية فيصل العلم مدارس بيبي دعا در  
۳۰، ۸۰۰/- ۴۱  
نمبر ۶ - ۱۹۸۳
- :٦ مدرسة مدينة العلوم مدينة المسجدية مدينة المعرفت  
۱۵، ۰۰/- ۱۵
- :٧ مدرسة غوث شيشا نوار يا بهر جهاں نمبر - ۱۹۷۹  
۱۹، ۲۰۰/- ۲۲
- :٨ مدرسة مدينة العلوم مدينة المسجدية مدينة المعرفت  
۱۹، ۲۰۰/- ۲۲
- :٩ مدرسة عز الدين تعلیم القرآن بجہاں نمبر - ۱۹۷۹  
۱۹، ۲۰۰/- ۲۲
- :١٠ مدرسة سکھاں سکھ کوٹ لمبڑی نمبر - ۱۹۸۲-۱۹۸۳  
۳۱، ۲۰۰/- ۵۲
- :١١ مدرسة عربية کالیج خانقاہ کتبیار شریف لمبڑی  
۳۱، ۲۰۰/- ۵۲
- :١٢ مدرسة عزیزہ کالیج خانقاہ کتبیار شریف لمبڑی  
نمبر ۴ - ۱۹۷۵
- :١٣ مدرسة عزیزہ بزر العلوم تابع سنی نمبر ۳۸۲-۱۹۸۵  
۳۱، ۲۰۰/- ۵۲
- :١٤ مدرسة جامع اسلامیہ اشرف العلوم بجہاں  
سنی نمبر ۱۷ - ۱۹۸۰
- :١٥ مدرسة جامع عزیزہ ختن العلوم بالانگریزی  
۲۸، ۲۰۰/- ۵۲
- :١٦ مدرسة عزیزہ الراشدیۃ قادریہ بالانگریزی نمبر - ۱۹۸۰  
۲۰، ۱۰۰/- ۵۱
- :١٧ مدرسة عزیزہ الراشدیۃ قادریہ بالانگریزی نمبر - ۱۹۸۰  
۳۰، ۸۰۰/- ۵۱
- :١٨ مدرسة عزیزہ عزیزہ غوث شيشا ایری شہر  
بالانگریزی نمبر ۱۸ - ۱۹۷۳  
۱۹، ۲۰۰/- ۲۲
- :١٩ مدرسة عزیزہ اسلامیہ نوہیہ میر پور  
نمبر ۲۲۸ - ۱۹۸۳  
۳۰، ۸۰۰/- ۶۱

٢٢٠,٨٠٠/-	٣٨	١٩: مدرسة دار الفرقان شهادة مان تبر - ١٩٦٤ ٢٠: مدرسة عربية فاسد قيده دار القرآن الگندراوہ
٣٦٠,٠٠٠/-	٤٠	٢١: مدرسة عربية دار العلوم موضع کھٹن نمبر ٣٠٣ - ١٩٨٠
٤٠٦,٨٠٠/-	٤١	٢٢: مدرسة دار العلوم قادسیہ غوثیہ نقیہ الخواص بہرہ ٹینہ ایروی نمبر ٤ - ١٩٨٦
١٩٦,٤٠٠/-	٤٢	٢٣: مدرسة حجۃ الشیر و حضور پھولان نمبر ٨٥ - ١٩٨٤
٢١٦,٤٠٠/-	٤٣	٢٤: مسٹر عکیبہ دار المیونی قائدیہ سچھ جائی شہر نمبر ٢٨٥ - ١٩٨٢
٤٠٦,٨٠٠/-	٤٤	٢٥: مدرسة دار العلوم خذرویہ کتابیہ، رضھریہ غلہ چاچیپل پٹ نمبر ٩ - ١٩٨٤
٣٠٠,٨٠٦/-	٤٥	٢٦: مدرسة حفیظ العلوم شکریہ کمزورناشی نمبر ١٢ - ١٩٨١
١٣٠,٤٠٠/-	٤٦	٢٧: مدرسة عربیہ تعلیم القرآن حضریہ کٹرائی گندراوہ نمبر ٣٠٣ - ١٩٨٢
٣٦٠,٠٠٠/-	٤٧	<hr/> <hr/>

## صلع نصیر آباد

- : ١: مدرسه دارالعلوم عربیہ غوثیہ انوار باہر  
فہری و مراد جملی نمبر ۱۹۸۱ء۔
- : ٢: مدرسه دارالعلوم جامو غوثیہ رضویہ  
فہری و مراد جملی نمبر ۲۹۱ سے ۲۹۲ء
- : ٣: مدرسه دارالعلوم نوریہ نقشبندیہ گوٹھ  
ابڑو فہری و مراد جملی نمبر ۲۸۳-۱۹۸۱ء
- : ٤: مدرسه فخران العلوم صدیقیہ چوک نمبر ۲۵  
گوٹھ رحیت آباد اوسٹر نمبر ۷۷۹-۱۹۸۱ء
- : ٥: مدرسه دارالقرآن عربیہ باشیمہ جھٹ پٹ  
نمبر ۵۲-۱۹۶۲ء
- : ٦: فخران العلوم بیکی جلدید اوسٹر نمبر ۳۳-۱۹۸۱ء
- : ٧: الیار العلوم غوثیہ گوٹھ فخران کھوسہ  
جھٹ پٹ نمبر ۳۱۹-۱۹۸۳ء
- : ٨: مدرسه غوثیہ فیض العلوم انوار باہر اوسٹر نمبر ۳۵-۱۹۸۵ء
- : ٩: مدرسه حسینیہ دارالعلوم نورالسلام گوٹھ اللہ آباد  
نمبر ۳۱-۱۹۸۲ء
- : ١٠: مدرسه دارالعلوم عربیہ جھٹ پٹ نمبر ۳۵۲-۱۹۸۴ء

٦٥	٣٩ ، ٠٠٠/-	١١: مدرسة فروع من العلوم قادريه اوسته نمبر ٣٦٢ - ١٩٨٢
٣٣	١٩ ، ٢٠٠/-	١٢: مدرسة دار العلوم فاسوقيه ماركيث اوسته نمبر ٢٧٣
		١٩٨٢
٩١	٢٣٦ ، ٦٠٠/-	١٣: مدرسة عربية اسلامية شديدة كوش سيد شيخ شاه پشاپور نمبر ٣٢٩ - ١٩٨٣
٣٦	١٩ ، ٢٠٠/-	١٤: مدرسة عربية اسلامية فيفن العلوم اوسته نمبر ٣٦١ - ١٩٨١
٥٠	٣٠٦ ، ٠٠٠/-	١٥: مدرسة قاسم العلوم اوسته نمبر ٣٦٢ - ١٩٨٢
١١	١٢٦ ، ٤٠٠/-	١٦: مدرسة جامع نوريه، رضويه ذيرو مراد جمالی نمبر ٢٦ - ١٩٨٧
٨٩	٢٦٦ ، ٤٠٠/-	١٧: مدرسة تاج العلوم ذيرو مراد جمالی نمبر ٣١٣
		١٩٨٣
٢٨	١٤ ، ١٠٠%	١٨: مدرسة قادرية سلطانية ذيرو مراد جمالی نمبر ١٥١ - ١٩٨٧
٧٣٤	٣٦ ، ٥٠٠/-	

## صلح سقى

٤٠	٣٦ ، ٥٠٠/-	١: مدرسة جامعه فيفن العلوم نقشبندية سقى نمبر ١٥ - ١٩٢١
٩٢	٢١ ، ٣٠٠/-	٢: مدرسة عربية انوار حشتيه نظاميه اللدار سقى نمبر ٣٦ - ١٩٨٣

۲۵، ۲۰۰/-	۹۲	۳: مدرسہ عربیہ قاسمیہ العلوم تحریک تحصیل ہر ناٹی نمبر ۲۶۸ - ۱۹۸۴ء
۲۶، ۲۰۰/-	۳۶	۴: مدرسہ بیانیہ خنزیریۃ العلوم شاہرگ ہر ناٹی نمبر ۱۹ - ۱۹۷۲ء
۱۵، ۰۰۰/-	۴۵	۵: مدرسہ عربیہ مرکز العلوم کی نسوانہ نمبر ۲۵۳ - ۱۹۸۲ء
۱۵، ۰۰۰/-	۲۵	۶: مدرسہ دارالعلوم اسپی ہر ناٹی نمبر ۹ - ۱۹۷۳ء
۳۰، ۰۰۰/-	۱۰	۷: مدرسہ دارالعلوم جامعہ عثمانیہ (نکاس) اللہ آباد تحصیل ہر ناٹی نمبر ۲۱ - ۱۹۸۲ء
۴۰، ۰۰۰/-	۱۰	۸: مدرسہ جامع اسلامیہ تعلیم القرآن کھوٹ شارگ تحصیل ہر ناٹی نمبر ۳۲ - ۱۹۸۵ء
<u>۱۵۰، ۱۰۰/-</u>	<u>۱۵۶</u>	

دنی مدارس بلوچستان میں ریاستی پذیر طلبہ کے لئے نکواہ فتحہ سے مہیا کی گئی تقریم  
یہاں سال ۸۱ - ۱۹۷۰ء - ۸۲ - ۱۹۷۱ء کا

### تحقیقی گوشوارہ

صلع کچی برائے سال ۸۸ - ۱۹۸۷ء

۵۲، ۵۰۰/-	۶۴	۱: مدرسہ عربیہ اسلامیہ غوثیہ سلطانیہ ذخادر نمبر ۲۰۵ - ۱۹۸۰ء
-----------	----	--

- ١٢: مدرسة جامع رحمانية كيمپ ذخاڈر نمبر ١٥٦-١٩٨٤ء  
٥٩، ٦٠٠/- ٨٣
- ١٣: مدرسة خادم العلوم کرد کیمپ ذخاڈر نمبر ٢٥٢  
٥٥، ٨٠٠/- ٨٤
- ١٤: مدرسة منظہر العلوم قادریہ رندھلی ذخاڈر  
٤٤٠، ٤٠٠/- ٣٤
- ١٥: مدرسة عربیہ اسلامیہ فتحیہ رندھلی ذخاڈر  
٤٧١، ٣٠٠/- ٣٥
- ١٦: مدرسة عربیہ فتحیہ العلوم فتحیہ رندھلی ذخاڈر  
٣٦، ٣٠٠/- ٣٦
- ١٧: مدرسة غوثیہ النور باہمہ ذخاڈر نمبر ٦  
١٨٥، ٣٠٠/- ٣٠
- ١٨: مدرسة غوثیہ انوار باہمہ بھاگ نمبر ٣-١٩٩٩ء  
١٥٠، ٣٠٠/- ٣٥
- ١٩: مدرسة عربیہ بدھ العلوم تیباشی نمبر ٣  
٢١، ٣٠٠/- ٣٧
- ٢٠: مدرسة جامعہ اسلامیہ اشرف العلوم بھائی  
٢٨١، ٨٠٠/- ٣٢
- ٢١: مدرسة جامع عربیہ فتحیہ مرکز العلوم  
میکان بھاگ ناؤ کی نمبر ١٨-١٩٨٠ء  
٣٥، ٣٠٠/- ٤٥
- ٢٢: مدرسة جامعہ عربیہ انوار سلطنت قادریہ  
بالناوہ کی نمبر ١٧٤-١٩٨٠ء  
٣٩، ٣٠٠/- ٥٩

- ١١٣: مدرسة عين العلوم السنية غوثية ارسى  
شهر بالانجليزي نمبر ١٨ - ١٩٨٣م
- ١١٤: مدرسة دار الفرقان شهرياني نمبر ٢  
ستة عشر
- ١١٥: مدرسة عربية دار العلوم موضوع كثيف  
تحصيل سنى نمبر ٣٢٨ - ١٩٨٣م
- ١١٦: مدرسة دار العلوم قادريه غوثية  
رثويه انوار بام تيزه لهرى نمبر ١٧ - ١٩٨٤م
- ١١٧: مكتبة غوثية رثويه بورلان نمبر ٨٥ - ١٩٨٢م
- ١١٨: مدرسة عربية دار الفيوض قادريه سچور  
حاجي شهر نمبر ٢٨٥ - ١٩٨٢م
- ١١٩: مدرسة دار العلوم محمد و مير كتباليه رثويه  
فلمه حاكمه بيل پش نمبر ٩٣ - ١٩٨٣م
- ١٢٠: مدرسة حفظ العلوم تحكى كرم بالانجليزى  
نمبر ١٢١ - ١٩٨١م
- ١٢١: مدرسة العلوم مولى عنتا السيد مولى الله الافتى  
بس او ايجاسك نمبر ١١ - ١٩٦٩م
- ١٢٢: مدرسة عربية عثمانية سنى نمبر ٣٦٦ - ١٩٨٣م
- ١٢٣: مدرسة عربية اسلامية جيل الشيه دار العلوم  
محمد ابراهيم انصاف شهر نمبر ١٨٣ - ١٩٨٢م

١٢٣ مدرسة دار العلوم حنفية رغويه جبي

ریسانی سنه نمبر ٣٨٦ - ١٩٨٧ء

١٧٦,٠٠/-

٣٠

٦٣٣,٢٠٠/-

١١٤٢

### جعفر آباد عمال

١: مدرسة فخر العلوم صدقيه چک نمبر ٢٥

٢٥,٢٠٠/-

٤٢

گوٹھ رحمت آبار اوستہ نمبر ٢٢٩ - ١٩٨١ء

٣٣,٠٠/-

٥٥

کھوسہ جھٹ پٹ نمبر ٣٩ - ١٩٨٦ء

٢٥,٠٠٠/-

٤٦

مدرسہ غوثیہ فیض العلوم انوار بابا ہمدانہ نمبر

٣٥ - ١٩٨٣ء

٢: مدرسة دار القرآن باشميہ جھٹ پٹ

٣٤,٤٠٠/-

٤٧

(ڈیروالہریاں) نمبر ٣ - ١٩٨٢ء

٣٤,٠٠٠/-

٤٠

٣: مدرسة فخر العلوم بی جلدیہ

اوستہ نمبر ٣٤٩ - ١٩٨١ء

٣٤,٣٠٠/-

٤٢

٤: مدرسة دار العلوم عربیہ جھٹ پٹ

نمبر ٣٥٢ - ١٩٨٣ء

٢١,٠٠٠/-

٤٥

٥: مدرسة فخر وس العلوم قادریہ

اوستہ نمبر ٢٦٧ - ١٩٨٢ء

١٨,٠٠٠/-	٣٠	٦: مدرسة دار العلوم فاروق قيصر باه كييف ادسته نمبر ٣٨٣ - ٣٨٤ ع ١٩٨٣
٩,٠٠٠/-	١٥	٧: مدرسة اهل بيته الاسلامية فيصل اسلام ادسته نمبر ٢٩١ - ٢٩٢ ع ١٩٨٢
١٥,٠٠٠/-	٢٥	٨: مدرسة قاسم العلوم ادسته محمد نمبر ٣٨٤ - ٣٨٥ ع ١٩٨٢
<u>٤٣٦,٩٠٠/-</u>	<u>٣٨٨</u>	

### كوهلا وجنسی حمل

١٣ - ١ - ١٩٨٧ - ٨٨

١٢,٠٠٠/-	٢٠	٩: مدرسة عربية اسلامية بدار العلوم بستي صاحب ادست شکر و میونڈ نمبر ٣١٢ - ٣١٣ ع ١٩٨٥
١٢,٠٠٠/-	٢٠	١٠: مدرسة عربية الوفاء للعلوم بستي نالہ چاکو میونڈ نمبر ٣٢ - ٣٣ ع ١٩٨٢
١٢,٠٠٠/-	٢٠	١١: مدرسة عربية فیض العلوم کوہ طہ نمبر ٣ <u>١٩٨٥</u>
<u>٣٦,٠٠٠/-</u>	<u>٦٠</u>	
١٥,٠٠٠/-	٢٥	١٢: مدرسة عربية مدینۃ العلوم بستي شامل میونڈ نمبر ٢ - ٣ ع ١٩٨٥
١٢,٠٠٠/-	٢٠	١٣: مدرسة اهل بيته گلزار بستي جيل آباد میونڈ نمبر ٣٣ - ٣٤ ع ١٩٨٩
<u>٤٢,٠٠٠/-</u>	<u>٦٥</u>	

## ڈرائیکٹر سے بھائی سال ۱۹۸۷-۸۸ء

۱: مدرسہ غفاریہ محلہ فقیر یونیورسٹی کنون نمبرو سکھا نمبر ۷۶ - ۱۹۸۶	۴۰	۳۰۰/-	۲۵
۲: مدرسہ عربیہ دارالعلوم موضع گرم آف بانڈر ڈیور بھی نمبر ۵ - ۱۹۸۵	۲۵	۱۵,۰۰۰/-	۱۵
۳: مدرسہ تعلیم القرآن کلی چینا چینا ڈیور بھی نمبر ۱۹۸۴ + ۲۹ - ۱۹۸۴	۳۵	۱۵,۰۰۰/-	۲۵
۴: مدرسہ عربیہ غوثیہ کلی گل حسن ڈیور بھی نمبر ۲۳ نمبر ۳۴ - ۱۹۸۱	۲۵	۱۵,۰۰۰/-	۲۵
۵: مدرسہ عربیہ اسلامیہ کلی شام خیزان ڈیور بھی نمبر ۳۴ - ۱۹۸۱	۳۰	۱۸,۰۰۰/-	۱۵,۰۰۰/-
۶: مدرسہ تعلیم القرآن سالام یونیٹی ڈیور بھی نمبر ۲۴ - ۱۹۸۱	۲۵	۱۵,۰۰۰/-	۲۵
۷: مدرسہ قلندری کلی خان ڈیور بھی نمبر ۹ - ۱۹۸۵ ۸: مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن کلی پار فرخدا بخش ڈیور بھی نمبر ۳۰ - ۱۹۸۲	۲۵	۱۵,۰۰۰/-	۱۵,۰۰۰/-
۹: مدرسہ تعلیم القرآن سکھا کچھ کلی امام بخش ڈیور بھی نمبر ۳۰ - ۱۹۸۷	۳۵	۱۵,۰۰۰/-	۱۵,۰۰۰/-
۱۰: مدرسہ تعلیم القرآن بیرونیگال حاجی میان ٹان نمبر ۲۰ - ۱۹۸۷	۴۰	۱۵,۰۰۰/-	۱۵,۰۰۰/-
	۲۵	۳۰۰/-	۳۰۰/-

## تمبوبل سال ۷-۴ ابتدائي / تفصیل خوارج

١٤: مدرسة دار العلوم عربية فوشیه انوار باہر فہرست مراد جمالی نمبر ۲۷ - ۱۹۸۱ء	۲۵، ۸۰۰/-	۳۶
١٥: مدرسة دار العلوم فوشیہ فہرست مراد جمالی نمبر ۱۷ - ۱۹۸۱ء	۲۱، ۵۰۰/-	۳۵
١٦: مدرسة دار العلوم فوشیہ فہرست نقبیں گوہٹا بہرہ فہرست مراد جمالی نمبر ۲۸ - ۱۹۸۱ء	۱۸، ۰۰۰/-	۳۰
١٧: مدرسة عربیہ اسلامیہ رشیدیہ گوہٹیہ رشید احمد شاہ پٹ فیڈر نمبر ۳ - ۱۹۸۳ء	۲۲، ۲۰۰/-	۳۶
١٨: مدرستہ حسونیہ فہرست فہرست مراد جمالی آر نمبر ۱۰ ۱۹۸۲ء	۱۲، ۵۰۰/-	۲۱
١٩: مدرسة تاج العلوم فہرست مراد جمالی آر نمبر ۱۰ ۱۹۸۲ء	۲۲، ۲۰۰/-	۳۶
٢٠: مدرسة قادریہ سلطانیہ فہرست مراد جمالی آر نمبر ۱۵۱ - ۱۹۸۲ء	۱۷، ۰۰۰/-	۳۶

۱,۵۴، ۳۰۰/-      ۲۴۴

## صلح زیارت ۸۸-۸۷ ام ۱۹۸۱ء

٢١: مدرسة جامعہ عربیہ انوار العلوم  
کواز زیارت نمبر ۵ - ۱۹۸۲ء

۳۹،۰۰۰/-	—	۴۰
—	—	۴۰
۳۹،۰۰۰/-	—	۴۰

سبتی

۱۱ مدرسه عزیزہ الوارثہ حشیمہ جامعہ اللہ اباد فیض ۲۷۰ - ۰۰/ - ۲۵

نیارت

۱۰ مدرسہ دارالعلوم تحریم القرآن زندگان نیارت آر/ نمبر ۴۵

کوڈ نمبر ۱۵ ۹۶۹۶۷

مدرسہ نیۃ الاسلام تحریم القرآن غزالی چینہ نیارت

آر/ نمبر ۳۷۹/ ۹۸۳ کوڈ نمبر ۳۱ - ۱۶۰۲

مدرسہ علوم سلامیہ تحریم القرآن چینہ تھیں نیارت

آر/ نمبر ۳۸۲/ ۹۸۳

۱۸

کوڈ نمبر

۳۸

۲۹، ۴۰۰

تبو

مدرسہ دارالعلوم جامعہ نوبیہ رضویہ

۳۲ ۲۶، ۲۰۰ / - ۰۰۴۹۸ سوپے ۱۹۷۶/ ۴۲ آر/ نمبر

کوڈ نمبر

مدرسہ دارالعلوم جامعہ غوثیہ رضویہ ڈیور ہائی کمیٹی آر/ نمبر ۱۹۷۶/ ۴۹۱ کوڈ ۵۰۰ / - ۵۰۰ سوپے ۱۹۷۶/ ۴۹۱

### کوڈ نمبر

مدرسہ دارالعلوم فوریت نقشبندیہ ایڑو ٹریورڈ مراد جمالی آئر /

نمبر ۹۳/۲۸۶ ۲۲

۱۱۹۰/- روپے ۶۹۱ ..

### کوڈ نمبر

مدرسہ دارالعلوم عربیہ غوثیہ اللہ اس بابر

ٹریورڈ مراد جمالی آئر / نمبر ۱۱۹۱/۲۶۰

۲۶، ۳۰۰ - ۳۲

۱۱۶، ۱۰۰/-

### کوڈ نمبر

## مسٹر بیشیر مسیح (ضمنی سوال)

کیا وزیرِ موسوں فرمائیں گے کہ جیسے اسلامی دینی مدارس میں ان کو زکوٰۃ سے اولاد  
دکی جاتی ہے اور اس طرح سے اقلیتوں کے بھی مدارس میں کیا ان کو بھی کوئی کوئی اولاد دینے  
کا بلند و لست ہے ؟

### وزیر زکوٰۃ و اوقاف :

جناب اسپیکر! چونکہ سوال اقلیت سے متعلق ہے اقلیت کو زکوٰۃ فرض ہے ہم پکھنا نہیں دے  
سکتے میں کہہ نکہ زکوٰۃ فرض میں اقلیتوں کے لئے پکھنا نہیں رکھا گیا یہ البتہ ہم نے مرتزے سے  
اقلیتوں کے لئے نابطہ کیا ہے۔ انہوں نے وعدہ کیا ہے مرنے سے علیحدہ کوئی فرداً آگیا تو  
اس کے لئے کوئی طریقہ کار نکالیں گے۔

## میر محمد اشتم شاہوی : (ضمی سوال)

میں دنیوی موصوف سے یہ پوچھتا ہوں کہ نصیر آباد کے اتنے مدارس کو جو رقم دی جائیں ہے جس کی بھی جو موڑی فہرست اس جواب میں موجود ہے تو کیا یہ سارے مدارس و ہال پر موجود ہے اور کام کر رہے ہیں جیسے میرے علم میں ہے اور جس طرح میرے حلقوں میں ہے کہ کئی مدارس سرے سے موجود ہیں ہیں اور ان کو رقم برقرار مل رہی ہے اس سلسلے میں دنیوی موصوف کیا فرمائیں گے ۔ ۔ ۔

## دنیوی زکوٰۃ و اوقاف ہے

جناب والا یہ بات میرے علم میں نہیں ہے کہ مدارس و ہال پر سرے سے موجود ہی نہیں ہیں اور نہ اس قسم کی کوئی درخواست آئی ہے ہم اس سلسلے میں ضرور دیکھیں گے اور موجودہ اجلاس ختم ہونے کے بعد میں بذات خود ان کے حلقوں میں جاؤں گا اگر مدارس نہیں ہیں اور رقم مل رہی ہے ہم نہ صرف جواب طلبی بلکہ ان کے خلاف قانونی کارروائی بھی کریں گے ۔

## جناب اسپیکر :

### \* ۱۵۔ سردار چاکر غانڈوکی

کیا دنیوی زکوٰۃ و اوقاف اذیله کرم مطلع فرائین گے کہ ۔

سال ۱۹۸۵ء تاہ موں مالی سال کے دو ماں پہلک ہیلٹر یونٹ (۱۷۔۱۸۔۱۹) خیر دا

کو غریب دنادر مریضوں کے علاج کے لئے زکواۃ فنڈ سے کم لکھی رقم رہی گئی  
ہے تفعیل سے آگاہ فرمائیں۔

### وزیر زکواۃ و اوقاف:

سال ۱۹۸۸ء میں بیک ہیلتھ یونٹ خیرداہ کو مستحقین زکواۃ مریفان کے علاج  
و معالجے کے لئے زکواۃ فنڈ سے مبلغ . /...، ۲۵ روپے دینے کے تھے تعالیٰ  
منذکرہ رقم کی تفصیلی اخراجاتی پورٹ موصول نہ ہوئے اور مزید رقم طلب نہ کرنے  
کی وجہ سے مزید رقم فراہم نہیں کی گئی۔

جبکہ تک ۱۹۸۵ء اتائے اتو انکے زکواۃ فنڈ سے بیک ہیلتھ یونٹ خیرداہ کو فنڈ  
فراءہم کرنے کا تعلق ہے۔ اندریں بارہ قواعد کے مطابق نہ تو فنکہ صحت حکومت  
بلوچستان سے سفارشات موصول ہوئی ہی ہے اور نہ ہی متعلقہ ڈسپنسری میں میڈیکل  
آفیسر کی تعیناتی کی کسی نے اطلاع دی ہے کیونکہ قواعد کے مطابق ان اداروں  
کو نہ کوڑاۃ فنڈ سے امداد فراہم کی جاتی ہے۔ جہاں ایم بی بی ایس میڈیکل آفیسر تعینات  
ہو۔

### میرجاہر خان رڈیکی:

جناب والا! میرا یہ سوال وزیر زکواۃ افکار نہیں تھا بلکہ وزیر محنت سے تھا  
میں نے پوچھا ہے کہ کتنے مریضوں کو علاج کے لئے باہر بھیجا ہے اس جواب سے میری  
تلی نہیں ہوتی ہے اسکو کسی دوسرے دن پیش کیا جائے۔

### میر جان خد خان جمالی:

جناب والا! جو ضلع زکواۃ کیٹھی ہے یا جہیز کیٹھی ہے اس کا چیزیں ضلع کو نسل کے  
نہ چیزیں کو بنایا جائے اور عوامی نمائندے کو حیثیت دی جائے۔

### وزیر زکواۃ:

یہ تجویز عوامی نمائندے کو حیثیت دینے کے بارے میں بر کی نہیں ہے آپ کے

## جناب اسپیکر :-

اگر کسی دوسرے دن پیش کیا جائے کیونکہ لمبڑا صورت کی تسلی نہیں ہوتی ہے۔ البتہ

## \*۵۲۔ میر جان محمد خان جمالی :

کیا وزیرہ حداوقات ذکر کو اذرا و کرم مطلع فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جہیز فنڈ کی تقسیم کے لئے حکومت نے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے ؟

(ب) اگر جدید (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ذکر کو رکھی میں شامل کئے گئے عوایض نمائندوں کی ضلع وار تفصیل دی جائے -

## وزیر نزکو اہ واقف :

(۱) یہ درست ہے کہ حکومت نے جہیز فنڈ کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے حکومت نے جہیز فنڈ کے تحت مبلغ بیس لاکھ روپے بجا ب ایک لاکھ روپے فی ضلع برائے ۱۹۸۸-۸۹ء لفظی کی ہے۔ اس رقم کو ڈبٹی کشہران جو کہ کمیٹی کے چیئر مین بھی ہیں کوہ مہاجرادی کئی ہیں۔

(ب) ہر ضلع جہیز کمیٹی مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل ہے۔

۱: ڈپٹی کمشنر چیئر مین

۲: چیئر مین ضلع کوئی ممبر

۳: چیئر مین ضلع نزکو اہ کمیٹی ممبر

## دنیز کوہ و اوقاف :

جناب ملا ! اسلام آباد میں وہ ہمیشہ کے لئے تو نہیں گیا ہے وہ زیکروہ اس میں زیادہ دلچسپی لے اور کام کرے۔

## میر محمد ناشم شاہ ولی بہ

پھر میر میں کہ اس علاقے میں موجود ہوتا چاہئے۔ اور اجلاس سے غیر ماضر ہو تو پھر کیسے ہے ؟

## دنیز کوہ و اوقاف بہ

چیزیں کہ تو وہاں پر ہوتا چاہئے اگر وہ دنیز بن گیا ہے تو اس کی رکنیت تو ختم نہیں ہوتی ہے اس کو اور زیارہ کام کرنا چاہئے۔ وہ اسلام آباد ہمیشہ کے لئے تو نہیں گیا ہے۔

## جناب اپنیکر:

الگاسوال بھی میر جان محمد خان جمالی صاحب کا ہے۔

## \* ۵۵ - میر جان محمد خان جمالی بہ

کیا دنیہ بح داوقاف انہ را و کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ انسان عصومی بح کوڑ ختم کر دیا گیا ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کوڑ کی بجائی کے لئے حکومت نے کیا اقرارات

کے ہیں۔ نیز اگر کوئی بمال ہوا ہے تو وہ بلوچستان کا خصوصی جع کوئی کقدر ہے  
تفصیل دی جائے۔

(ب) سوالوں کے درمیان بلوچستان سے کتنے خدام حرب میں شریفین بھجوائیں جائیں گے  
انتخابات کا طریقہ کارڈ کیا ہے۔ اور مبلغ فارم کوئی کس قدر ہے۔ نیز منتخب شدہ  
خدام حرب میں شریفین کے ناموں کی تفصیل بھی دی جائے۔

### ذمہ دار ج

(الف) یہ درست ہے کہ اس سال خصوصی جع کوئی تمام ملک میں ختم کر دیا گیا ہے  
درمیان بارہ صوبائی حکومت نے مرکزی وزارت طلبی امور و اقلیتی امور سے  
خصوصی کوئی بھائی کے لئے درخواست کی جس کی پذیرانی نہیں ہوتی۔  
(ب) سوال و اضجع نہیں کیونکہ خدام حرب میں شریفین فرم اندازے سعودی عرب ہوا  
گرتے ہیں۔ شاید یہ سوال خدام الحجاج کے متعلق ہے۔ یہ معاملہ وفاقی حکومت  
سے متعلق ہے۔ اس کیلئے صوبائی یا ضلعی کوئی خصوصی نہیں ہوتا۔ خدام الحجاج  
انتخابات، مرکزی وزارت طلبی امور برداشت کرتی ہے وہاں امور و اقلیتی امور  
و اقلیتی امور نے خدام الحجاج کے انتخاب کے لئے مندرجہ ذیل امتیت کا لیں  
کیا ہے۔

(۱) پہلے سے جع کیا ہوا ہو۔

(۲) عربی زبان میں اپنا مافی الفیسر بیان کر سکتا ہو۔

(۳) ۲۵ سال سے نوادر عمر نہ ہو۔

(۴) دماغی اور جسمانی طور پر درمیان جع سعودی عرب جیسے ملک میں شدید گرفتاری

کے موسم میں عازمین جمع کے لئے ہر قسم کی خدمات مراجع امام دینے کی صلاحیت  
رکھنا ہو۔

- ۱۵- متاسف جمع کی ادائیگی سے پوری طرح ماقف ہو۔
- ۱۶- نہیں اسلام پر پوری طرح حامل ہوا مدد عازمین جمع کی بے لوث  
خدمت کے جذبہ سے سرشار ہو۔
- ۱۷- انتہائی طور پر نظم و ضبط کا پابند ہوا دراپنی ذاتی خواہشات کو جمع کر خدمات  
انجام دینے کا جذبہ رکھنا ہو۔

## میر جان محمد خان جمالی ب-

جناب والا! پہلے تو وزیر یو صوف کاشکر یہ کہ انہوں نے میری سے اردو درست کر دی  
آنچہ تک جو ہم نہیں کر سکے ہمیں پڑھنے کی خصوصیں لوگ ہوتے ہیں ان کی کیا ڈیلوں ہوتی  
ہے؟

## وزیر رح جاؤ قاف ب-

جناب والا! بالکل میں تو یہ کہو نکا کہ اس سوال کا تعلق صوبائی حکومت سے ہے ہی نہیں۔

## میر جان محمد خان جمالی:

جناب والا! افاقتی حکومت ڈائریکٹ اپنے کو تم سے بھواری ہے اور صوبائی حکومت  
کو اس کا عالم ہی نہیں۔

## دنیوں حدا و قاف:

جناب والا! ڈائئریکٹ ان ڈائریکٹ کا تو ہم علم نہیں جہاں تک ہماری معلومات ہیں کوئی  
ڈائئریکٹ معاملہ نہیں ہے اگر اسے کام تو آپ کو بتائیں گے۔

## رخصت کی درخواستیں

### جناب اپیکیکر:

اب رخصت کی درخواستیں سیکرٹری اسمبلی پیش کر دیں۔

### مسٹر انھر حسین خان سیکرٹری اسمبلی

میر طارق محمود کیستہ ان وزیر خوراک و ماہی گیری نے بھی مصروفیت کی وجہ سے  
آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

### جناب اپیکیکر:

حوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔  
(درخواست منظور کی گئی)

### سیکرٹری اسمبلی:-

سید عبدالرحمن آغا وزیر ایمیشن نے درخواست کی ہے انہیں کراچی میں مصروفی کام ہے

لہذا آج کے اجلاس سے انہیں رخصت دی جائے۔

### جناب اپیکر:

سوال یہ ہے کہ آیار رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

سید کلام سعیدی : میرزا فضل اللہ خان جمالی نے درخواست دی ہے کہ وہ ذاتی مفترض کی وجہ سے آج سے ۲۹ جون ۱۹۷۶ تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ انہیں ان ایام کی رخصت دی جائے۔

جناب اپیکر: سوال یہ ہے کہ آیار رخصت کی درخواست منظور کی جائے  
(رخصت منظور کی گئی)

سید کریمی آتمی : مسٹر محمد صالح بھوتانی نے بھی مصروفیت کی بناد پر ۲۳ جنوری ۱۹۷۸ سے ۲۴ جولائی ۱۹۷۸ تک رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپیکر: سوال یہ ہے کہ آیار رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

### تحریک استحقاق

جناب اپیکر: صردار محمد خان باروں کا صاحب کی ایک تحریک استحقاق ہے۔

**سردار محمد خان باروزی** : جناب والا! میں ایک تحریک استحقاق پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میری تحریک استحقاق کامنی یہ ہے کہ روز نامہ جنگ کوئٹہ نے اپنی روپریت مورخ ۲۲-۸-۱۹۴۷ کے اس حکم کو حذف کر دیا میں نے حکومت بلوچستان کے اس امتیاز کی وجہ سے غارож کر دیا گیا ہے۔ مذکورہ اخبار جنگ مورخ ۱۹-۸-۱۹۴۷ لفڑا ہے۔

**جناب اسپیکر!** : تحریک استحقاق یہ ہے۔ کہ روز نامہ جنگ کوئٹہ نے اپنی روپریت مورخ ۱۳-۸-۱۹۴۷ میں میری بحث تقریر مورخ ۶-۸-۱۹۴۷ کے اس کو حذف کروایا جس میں میں نے حکومت بلوچستان کے اس امتیاز کی وجہ سے غارож کیا تھا جس کی وجہ سے میری ترقیاتی اسیمیوں کو سالانہ ترقیاتی پرہنگام سے خارج کر دیا گیا ہے۔

**سردار محمد خان باروزی** : (پوائی آف آرڈر) جناب والا! قبل اس کے کہ سرکاری پنجوں سے اس سلسلہ میں کوئی اعتراض اور اعتراف کی بات ہو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تحریک استحقاق کے بارے میں اور اس سلسلے میں عرض کردہ فنگاکہ یا استحقاق خاص طور پر اس لئے پیش کی گئی کہ اسیلی کے معززہ تمہارا اسیلی میں جو بخوبی کہتے ہیں ان اس کی مشتمنگ آتی ہے تبیرے ہوتے ہیں اخبارات کا اولین فرض ہے کہ وہ اسے من و عن صورت میں اخبار میں بیان کرے۔ لیکن جب یہ اسیلی آتی ہے روز نامہ جنگ بلوچستان کے علاوہ ایک اور چھوٹا سار روز نامہ با وجود معاشی بدحالیوں کے کوشش کرتے ہے کہ اسیلی کی پوری کارروائی من و عن روپریست کرے۔ مگر روز نامہ جنگ آج بڑا فارغ البال

اور خوش حال اخبار ہے بلکہ ایک لحاظ سے دیکھا جائے تو میں آف اخبار ہے وہ دیرہ  
دانستہ میری سمجھ میں آتا ہے کہ پچھلے لوگوں کی کردار کشی کرنے کیلئے اپنے طلاق انتخاب  
میں غلط طریقہ سے انٹروڈریو سس introduce کرنے کیلئے اسمبلی کی کارروائی تو مدد مردہ  
کر پیش کرتا ہے خصوصاً اپوزیشن کے لوگوں کی۔ جناب والا! گیارہ سالہ امریت کے  
ذمہ میں ٹھہری کے اخباروں کا اور ان کا روایہ ہوتا تھا جو آج کے دور میں اخبار  
جنگ کا روایہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دیسے بھی یہ ایک فلسفی بات ہے کہ عام افواری  
اخباروں کا پڑھنے والا آزاد اخبار میں زیادہ دلپی لیتا ہے کیونکہ وہ اپوزیشن کی خبروں  
کو اور رولنگ کو زیادہ روپہ دیتے ہیں اس نے زیادہ کوہرائی دیتے ہیں تاکہ عوام کو پڑھ  
چلے کہ ٹریوری پنجموں کے مقابلے میں اپوزیشن موجود ہے اور میری بھی معلوم ہو کہ جمہوریت  
موجود ہے۔ اور ان پیشوں پر بیٹھنے والے ملکی مفاد اور اپنی اپوزیشن کے اور رولنگ کے  
مطابق پھر کرنے رہتے رہتے ہیں لیکن اس اخبار نے جس طریقہ سے اسمبلی کا کہداں آتا ہے  
کوہرائی دی رہی ہے اس سے کم از کم میری اپوزیشن کا کوئی کردار نظر نہیں آتا ہے  
جناب والا! ۲۲ جون کی تقریبی جوین نے اسمبلی میں بحث پر بحث کرتے ہوئے کی تھی  
اس پر میری تقریبی کا اصل جو ہر ہی یہ تھا کہ میرے حلقہ انتخاب کو حکومت بلوچستان نے  
نے ترقیاتی اسکیوں کے حوالے سے یکم نظر انداز کر دیا ہے۔ اس کو پہنچی ہیں میں  
اخباروں میں۔ اس کے علاوہ میرے پاس کیا ذرا رائج ہیں کہ میں اپنے حلقہ انتخاب کر بتا  
سکوں کہ میں نے اپنے فرائض میں کوتاہی نہیں کی ہے میں نے اپنے طور پر اسکیں دی  
ہیں۔ ان کے اےڑی پی پر نہ آنے پر اجتماع بھی کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس  
استحقاق کا مسئلہ صرف میرا ہی نہیں ہے بلکہ تمام اپوزیشن کا بھی ہے۔ اور میں یہ بھی کہوں گا  
کہ ٹریوری پنجموں کا اس کے ساتھ اسمبلی کے ہر مجرما بھی ہے اگر اخبارات ان کے

استحقاق کا خیال نہیں رکھیں گے توہ میرے خیال میں ایک یغز صحت مندانہ دردیات قائم ہو گی  
اوہ دا یک نئی صورت حال درپیش ہو گی ۔

شکریہ ۔

### وزیر قانون و پارلیمانی امور:

جناب اسپیکر! میں اس کا جواب دیں وہ اس کے بعد اگر معززہ رکن برلن پا ہیں تو  
بات کر لیں ۔

### نواجحہ سلم خان رئیسی:

میں بات کر لوں تو آپ رونوں کا اکھنا جواب

دیں یہ: ہنڑ ہو گا۔ ورنہ آپ بارہ جواب کے لئے اٹھنا ہو گا۔

میر جان محمد خاں جمالی: جناب اسپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس کا جواب  
تو یہ ہے کہ ہم پر نیون پرنسٹ کی مصیبت ہے: نہ صرف اپوزیشن بلکہ دیکھیں تو  
ٹیکری پختہ کو بھی انہوں نے کاٹ کر رکھا ہے۔ شکریہ۔

### وزیر قانون و پارلیمانی امور

جناب اسپیکر! تما میر حضرت کو دستشنا کامو قع بعد  
میں دیا جائے گا لیکن میں سمجھتا ہوں ابھی مجھے اسکا حق ہے کہ جواب دوں۔

جناب اسپیکر: اسلام رئیسی صاحب آپ تشریف رکھیں لا، متشر صاحب بات کریں گے

### وزیر قانون و پارلیمانی امور:

جناب اسپیکر! معززہ رکن نے اپنی تحریک استحقاق رپرمنگ کے بارے میں پیش کی اس  
سلسلہ میں گزارش کر دی گئی اگر انہیں گلہ ہے تو یہاں ہمیں بھی گلہ ہے خوش قسمتی یہ ہے کہ

حکومت بلوچستان کی جانب سے پریس یا فلم اطلاعات یا صافی حفرات کو کسی قسم کی بریفنگ نہیں کی جاتی۔ ہم امید کرتے تھے کہ اس آزادی سے نائروہ اٹھاتے ہوئے صافی حفرات جو قلم کے بادشاہ میں ان سے ہمیں محلہ شکوے نہ ہونگے جیسا کہ بار و ندی صاحب نے فرمایا بالکل اسی طرح ٹبریزی پنجز کو بھی لگائے ہیں اگر آپ گزشتہ روز کامشراق کی روپیں دیکھتے تو اپنی تفریری مربوڑہ ملک بجٹ کے حوالے سے انہوں نے مکمل کی ہے آپکی باتی مشرق نے مکمل چھاپی ہیں۔ جناب والا امشرق تو ہماراں تھاں لیکن جنگ اس سلسلہ میں ہماراں نہیں لگتا۔ ہمارے صافی شاید کسی غوری کی بنابر error کی بنابر ہماری باتوں کو مکمل طور پر نہیں چھاپتے۔ جیسا میں نے پہلے عرض کیا کہ حکومت بلوچستان نے ان پر کسی قسم کی پاپنڈی نہیں لگائی اہمیت اختیار ہے وہ آزاد ہیں لہذا میں معذز نہ کرن سے درخواست کروں گا کہ اپنی تحریک کو پریس نہ کر دیں ساتھ ہی اس کی اصل نیاد کی نشاندہ ہوئی کہ معذز میر کی اسکیٹر اے ڈی پی میں شامل نہیں تھیں اس سلسلہ میں عرض ہے کہ اپوزیشن کی نشتوں پر بیٹھ ہوئے حفرات کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ پہلے سوچن میں جب سلیمانی بجٹ پیش کر رہے تھے اس میں مرکز حکومت نے منصب میرود پر مشتمل کیٹھی بنائی.....

### مسزار محمد خان بار و زی

درزیر موسوی صوف بجٹ پر بحث کر رہے ہیں یا میرے اعتراض یا احتجاج کا جواب دے رہے ہیں کیا وہ اے ڈی پی کی اسکیوں کو نہیں بحث لارہے ہیں؟

### درزیر قالون دی پاری یمنی امور । جناب والا امیری گزارش یہ تھی کہ

اس وقت ان سے یہ کہا گیا تھا کہ اپوزیشن نمائندگی کے نام دیدے لیکن انہوں کے

ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس میں انہوں نے کوئی نام نہیں دیا تھا نہ ہی کوئی نامزدگی کی گئی تھی تاہم میں امید کرتا ہوں کہ معززہ رکن اپنی تحریک کے پریس نہیں کرے گے۔  
جناب اپیکر میکنیکل گراؤنڈ پر میں اس تحریک پر بحث نہیں کرتا اگر وہ اسے پریس نہ کری تو ہنزہ ہے۔

### نواب محمد اسلام رئیسیانی:

جناب اپیکر ۲۷ جون ۱۹۴۸ کی شام کو میں نے بھی شکایت کی تھی کہ پریس نے میری بحث تقریر کو رفع نہیں دی اور پریس والے حزب اخلاف کو کو رفع نہیں دیتے اور آج اس معززہ ایوان میں اتحاد کی شکل میں اپنی یہ شکایت پیش کرتا ہوں۔

جناب والا میں پریس کو پیس کرتا ہوں کہ وہ غیر جانبدار کے ساتھ اپنیشن ٹریسری بچھتا اور انڈین ٹرنیٹس کی تقاریر کو عوام تک پہنچائیں اور اس قسم روٹنگ کریں کہ عوام کی یا تیس عوام تک صحیح معنوں میں پہنچیں اور انکا ایک اخبار دس روپے میں یکے اور تیس آدمی اسکو پڑھیں جناب والا میں آپکی وصالت سے اپنایہ اتحاد پریس تک پہنچانا چاہتا ہوں۔

**جناب اپیکر:** جناب محمد فان باروزی صاحب نے اپنی تحریک استحقاق میں شکایت کی ہے اخبار جنگ میں اسمبلی میں اٹھی بحث تقریر کی صحیح روٹنگ نہیں کی گئی ہے اور انکی تقریر کا حصہ حذف کر دیا گیا ہے۔

بلوچستان اسمبلی کے قواعد و اتفاقات کا درکے قاعدہ نمبر ۵(۳) کے تحت اس معاملہ میں اسمبلی کو مراحلت کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے پریس آزاد اور خود مختار

ہے اور حکومت کا اس پر کوئی کمزوری نہیں ہے لہذا میں اس تحریک استحقاق کو قاعدہ ۵۷ (۳) کے تحت خلاف ضابطہ فرار دینا ہوں۔

**تاجِم پر لیں گلری** میں مجرموں صفائی عفرات سے میری درخواست ہے کہ وہ اسمبلی کی کارکردگی کی روپورٹنگ صحیح اور مکمل طور پر کرنے کی کوشش کریں تاکہ معززدار ایکین کو شکایت نہ ہو۔

## سردار محمد خان باروزی: (پاؤ ائٹ آف انفارمیشن)

جناب اپنے اعلاء کے لئے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے میری تحریک استحقاق کو کس قاعده کے تحت خلاف ضابطہ فرار دیا ہے؟

**جناب اپنے سکریٹری:** بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعدہ انصباط کا رجسٹری ۱۹۷۴ء کے قاعده نمبر ۵ (۳) کے تحت

## بجٹ پر عام بحث

**جناب اپنے سکریٹری:** اب بجٹ برائے سال ۱۹۸۹-۹۰ پر عام بحث شروع ہوتی ہے آج پہلے ڈاکٹر عبد المالک وزیر صحت تقریر کریں گے۔

## ڈاکٹر عبد المالک:

**وزیر صحت -** مسٹر اپنے سکریٹری و معززدار ایکین اسمبلی!

بحث پر بات کرنے سے پہلے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ میں صوبے کی سیاسی اور معاشری عوامل کا فقیر جائز نہیں جو بلوچستان کی پیمانہ گی کے بنیادی اسباب

یہیں جناب حلالا بھٹکا علو مالپمانندی کے خلاف منصوبہ بندی ہوتا ہے لیکن ہماری بر قسمی رہی ہے بلوچستان میں پیمانندگی پر فرارہ کھنے والے اور اسکی بنیادی اسباب کیا تھے میں سمجھتا ہوں وہ سیاسی اسباب تھے اگر ہم اسکا ذرا تاریخی طور پر تجزیہ کریں تو یہ بخشنے میں دیر نہیں لگے گی کہ یورپ میں جائیگر دار کی نظام کا جب زوال ہوا تو اس کی جگہ سرمایہ داروں نے لے لی اور اس طرح دنیا میں بڑے ٹیکے سرمایہ دار مالک وجود میں آئے اور بعد میں یہ انکی ضرورت بنی کہ وہ اپنے پرورڈ کش یعنی پیدادار کے لئے منڈی یا تلاش کریں لہذا انہوں نے دنیا کا بُوارہ شروع کر دیا اور آزاد خود دختار قوموں کو غلام بنادیا گیا ان اقوام کی سر زمین پر قبضہ کرنا شروع کیا۔ اس طرح سامراجی استثیطی کی بات نہایاں ہوئی اور غلام قوموں کی جو پیدادار تھی انہیں مہنگے داموں ان مالک کو بیچا گیا اور ان مالک کے خام مال کو سستے داموں خرید کر اپنے کار خالوں کو شفت کرتے گئے چنانچہ میں سمجھتا ہوں کہ سامراجی مفادات کے تحفظ کی غاطران کی ضرورت تھی کہ وہ بلوچستان کا رخ کریں اور انہوں نے ایسا ہی کیا۔ انہوں نے بلوچستان کی آزاد اور خود دختاریت کا انگریزی دل نے بُوارہ شروع کیا اور ان کی قومی پہنچتی کو ختم کر کے ان کو مختلف حصوں میں بانٹا تاکہ آگے چل کر اس قوم کو مسائل پیدا ہوں ۔ ۔ ۔

ازادی چلی ہے اور بڑا نہ سمجھا فیصلہ کیا کہ انہوں نے سوداگری کرنے سے جب ایریاست کے لئے کوشش ہو اسے چار جزوں کا مکمل ہوں تو سیاست و جوڑ میں آجائی ہے چنانچہ اس پندوستان کی تقسیم ہو گئی تقسیم کے بعد بلوچستان میں (strategy) مرٹریج کو اپنایا گیا جو سامراجی قوتیوں نے دی تھی یعنی بلوچستان کو تعلیم کے میدان میں پہنچانے کے لئے رکھا گیا تاکہ بہاں کے لوگ اپنے سماجی معاشی اور ثقافتی حق نہ مانگ سکیں۔ اور وہ اس کے لئے باختہ

بھیلاتے رہے ہیں بلوچستان میں اقتصادی ترقی نہیں ہوتی ہے۔ بہاں کوئی کارخانہ نہیں لگایا گیا ہے تاکہ بہاں پر اقتصادی ترقی نہ ہو اور بہاں پر جمود طاری رہے۔

جناب والا! اس حکومت کی خلاف بہاں کے قوم دوست وطن دوست اور سماج دشمن قوتوں نے کوشش کی اور اس کے نتیجہ میں بہاں تین بار فوجی آپریشن کیا گیا اور بہاں پر مرچیز کو تھن نہیں کر دیا گیا ان قوتوں کو بلوچستان میں جو ترقی ہو رہی ہے وہ بہاں کے سردار نواب نہیں چاہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کہاں کی بات حقیقت پر بنی نہیں تھی اگر وہ چاہتے تھے تو بلوچستان کو آسانی سے ترقی دے سکتے تھے یعنی وہ سرداروں اور نوابوں کے بہاں نے کو جوان بنانا کر لوگوں کو اس طرح مطمئن کرنے کی کوشش کرتے تھے اس کے ساتھ ساتھ میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ سیاسی مسائل تھے جو حاصل کی پسخانہ گی کا سبب یہیں ہیں۔ اس کے ساتھ وسائل ہے جو پورے ملک کو درپیش میں میں سمجھتا ہوں اس وقت ملک کی اقتصادیات در لٹک آئی ایک ایف کے درمیان سیندھ و سندھ بنا ہوا ہے اور بعد تو یہ ہے کہ ہمارے بحث کو کا یہ نہیں جانے سے پہلے وہ منظور کرتے ہیں یہ بحث جو مرکزی طور پر بنایا گیا ہے۔ ہم اس کا اگر فنصر طور پر جائز ہے لیں تو اس سال جموعی بیوٹھا ۱۴ بیلین کے قریب ہے اور اس میں ۱۵ بیلین انسٹریٹ ہے اور سرچاریج ۹۰ ۵ بیلین تھے اب اگر ہم مرکزی بحث کو دیکھیں تو یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اس ملک میں ترقی کیسے ہو سکتی ہے ہم جوہری طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ اس بحث میں ملک کو خود کفالت کی کوشش کی گئی ہے۔

جناب والا! اب میں بلوچستان کے بحث پر آتا ہوں بلوچستان کا جو بیٹھ ہے اور اس میں جو مرکزی حکومت نے حصہ دیا ہے اس کے لئے بڑی سورج بجا رکے بعد کچھ اصول طے کئے گئے تھے کہ اس بحث کو کس طرح سے دیں کس طرح تقسیم ہو جائی پڑائی کیا ہونی چاہئے اس کی تیسم کس طرح ہونی چاہئے جناب والا! ہمارے ساتھ

یہی ہوا اگر تعلیم کو نہ یادہ ابھیت دیتے ہیں تو صحت کے لئے کم رہ جاتا تھا۔ ہر حال ہم نے بڑی سوچ بخار کے بعد فیصلہ کیا اس وقت ہماری اہم ضرورت تعلیم ہے دوسرے نہیں پر اور سپلائی ہے اور پھر بے رونہ گاری کا خاتمہ ہے اور اس کی تقسیم کے لئے یہ پیمانہ مقرر کیا گیا ہے کہ ہم آبادی کو منظر رکھ کر ہم اس کو ضلع وادہ بنایا ہوں پر تقسیم کر دیں۔ یہ اپونہ لیشن کے محاذ سےاتفاق کرتا ہوں کہ شاید یہ ہو سکتا ہے کہ ان کی تمام پیش کی ہوئی ایکیں اس میں شامل نہیں ہیں۔ لیکن یہی کھنقا ہوں کہ جو موٹر پر اگر تمام ایکیات برا بر نہیں ہیں تو صرف معمولی فرق ہے یعنی انہیں بینے کا فرق ہو گا۔ اس سالانہ بحث کو پلان کرتے وقت یہ کیا ہے اسکی خامیوں اور گھبیوں کو درود کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن شاید جو ہمارا ہمارا گھنٹھا اس کو بھی پورا نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ جو اس وسائل کم تھے۔ اور اس وقت جو تعلیم میں غامیاں ہیں جو میں کہہ سکتا ہوں کہ پڑا ٹھری یہوں سے ملکر نو نیو رسمی کے یہوں تک ہیں اس میں امتحان کا طریقہ ہے۔ امتحان کی خامیوں میں ایک نقل کرنے کی لعنت ہے۔ اس کو ختم کرنے کے باہر میں سوچ رہے ہیں ہمارے جو وسائل میں ان میں کوشش کر رہے ہیں۔ تعلیم کے سلسلے میں اور چیز ابتدائی جماعتوں کے بچوں کو چار چار بڑی کتابیں پڑھنا پڑتی، میں اس سلسلے میں ہماری حکومت نے ایک کیٹی بنائی ہے انشاء اللہ۔ وہ کیٹی جو تمباویز مرے گی ہم اس پر عمل در آمد شروع کریں گے۔

جناب والا! اس کے بعد ہمارے دوستوں نے صحت کے باہر میں جو نکات اٹھائے ہیں اور اس میں جو نقائص ہیں اور ہم نے جو مجموعی طور پر دیکھے ہیں ان کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جیسے کہا گیا ہے۔ کہ شعبے میں کمپیشن کو کیسے کم کریں اور صوبائی ہیڈکوارٹر ہسپتال کو کیسے بہتر بنائیں۔ اور یہ چنان میں جو اس وقت بلی ایسی کمپلیکس ہے اس کے باہر میں کیا اقدامات کریں۔ اگر آپ اس وقت یہ کہیں کہ

اس کے لئے ہم نے اب تک ... پچھوں نہیں کیا ہے تو میں اسکو ملنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ ہم نے اس شعبے کے لئے بہت پچھا کیا ہے یہ ایم سی کپلیکس کے بارے میں دنیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ دو تین میٹنگیں ہو جی ہیں اور میں یہ کہتے ہوئے کوئی جھک فوس نہیں کر رہا ہوں کہ بولاں کپلیکس اور ڈاکٹروں کی رائٹش گاہ کے متعلق انہوں نے کہا ہے کہ یہ ستمبر تک مکمل ہو جائیں گی یہ ہمارے کہنے پر ہوا ہے یہ انہوں نے رضامندی سے نہیں کیا ہے ان پر ہماری حکومت نے دباؤ ڈالا ہے اور حکومت کے دباؤ کی وجہ سے ستمبر میں مکمل ہوا ہے ہم نے ان کے سامنے یہ بات روکھ دی کہ آپ کو یہ مکمل کرنا ہے جیسے جو اس کپلیکس کے لئے ہم نے یہ بھی کہا ہے کہ قینڈل گورنمنٹ اس پر حکومت بلوچستان کے ذریعے کام کرائے۔ یہاں پر کچھ اعتراضات کئے گئے ہیں میں نہیں کہتا ہوں کہ ہیئت اس وقت ایک آئینہ لیڈیپارٹمنٹ ہے میکن میں یہ کہونگا کہ جو ہمیں اس کے لئے تاثر دیا گیا ہے وہ اس حد تک جائز نہیں ہے۔ ہم اس معکو کو تو سمجھیک طور پر پلا رہے ہیں۔

جناب اپنکراپر اولش اپنی میں کرپشن کو کم کرنے کیلئے بہت سے اقدامات کئے ہیں ایک بگڑی ہوئی سوسائٹی کو دو تین بینے میں بینا یونیک نہیں کر سکتے اسکے علاوہ ایک دو سلالات تھے اپنیٹ کیڈر کے بارے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسپنٹ کیڈر کیلئے بچھلی گونڈا نے پلانگ کی تھی بلوچستان میں اسپنٹ نہ ہونے کے برابر ہیں ہم کوئی ایسا طریقہ دھونڈنیں جس سے لوگوں کو یہ سہولتیں میں۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی سمجھ کو شمشش تھی۔ اس کیلئے مختلف ڈاکٹروں کو ایک سال کی ٹریننگ کیلئے بھیجیں اور جب وہ واپس آئے اس وقت وہ ہمارے ڈریٹریٹ ہیلڈ کوارٹر میں ہیں۔ یہاں پر تھوڑی بہت اپنلائزیشن کی سہولتیں میسر ہیں وہاں کی وجہ سے میں ہم نے ان پر کوئی احسان

نہیں کیا ہے۔ ہم نے انھیں ان کا حق دیا ہے۔ اس کے علاوہ ہماری گورنمنٹ کی یہ  
کوشش رجیا ہے۔ کہ .....

مسٹر رضیہ رب ۳ - (پولائنس آف آئرلینڈ) جناب والا! وزیر موصوف جو اسپیشل  
کیدڑہ کے متعلق فرمادے ہیں۔ ہمارا اعتراض یہ نہیں تھا کہ اسپیشل کیدڑہ کو وہ کچھ ایں  
جو ڈپلمہ ہو لڑ رہے ہیں اگر ان کی حق تلفی ہوتی ہے۔ میرے خیال میں جو ایک سال کا  
ڈپلمہ پیوریٹ ہے  
that is less than the diploma.

وزیر صحت: جناب والا! میں آپ سےاتفاق کرتا ہوں کہ ہم ان کو کچھ  
کھیادیں گے۔ ہمارے پاس اتنے ڈپلمہ ہو لڑ رہے ہیں۔ کم ہیں ہم اس سلسلہ میں  
پلانگ کر دے ہے ہیں۔

مسٹر رضیہ رب ۴ - جناب والا! ان کی سینیاریڈ تو محروم نہیں ہو گی؟

وزیر صحت: نہیں۔ جہاں تک ایک اور سوال تھا۔ بیرونی ڈگار ڈاکٹروں کا  
کہ انھیں نوکریاں دی جائیں تو میں یہ کہنے ہوتے کوئی جھگک محسوس نہیں کر رہا ہوں  
کہ بلوچستان میں اس وقت کوئی بیرونی ڈگار ڈاکٹر نہیں ہے اور ہمارے پاس سو سے  
زیادہ.....

مسٹر محمد صادق عمران : جناب والا! ڈاکٹر صاحب فرمادے ہے ہیں کہ اس  
وقت بلوچستان میں کوئی بیرونی ڈگار ڈاکٹر نہیں ہے ہم انھیں پُروفی یعنی ثبوت

دیتے ہیں کہ اس دفت بھی سینکڑوں ڈاکٹر بے روزگار ہیں۔ ان کے لئے حکومت نے  
بیان قدم کئے ہیں۔؟

### دنیوں صحت ۹

جانب والا! وہ ڈاکٹر میری طرح شرق سے نوکری نہیں کرتے  
ہیں میں یہ نہیں کہہ سکتا ہوں کہ کچھ ایسے ڈاکٹر ہیں جو نوکری نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ شاید  
وہ بیرون زگار ہیں لیکن جو نوکری کا شوق رکھتے ہیں وہ بیرون زگار نہیں ہیں۔ میں یہ بتانا  
چاہتا ہوں کہ ہمارے پاس سود سے نہ یادہ پوستیں خالی ہیں۔ یہ سرسری ہائیز بلوبہتان  
کے بحث کا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہ صرف ہمارا فرض ہے بلکہ اپوزیشن کا بھی فرض ہے  
کہ اپنے جائز حقوق مرکز سے ہم لیکر ہیں اپوزیشن والے اس بات کو حکوم نہ کریں  
کیونکہ جب ہم مرکز کے بات کرتے ہیں۔ تو وہ بتتے ہیں کہ مرکز پر تلقینہ ہو رہی ہے۔ ہم مرکز  
سے ٹھیک ٹھاک اپنا حساب مانگتے ہیں۔ بقول نیل کے کہ

ہم خنت کش جب جگدا تو ہم سے لینا حصہ ناگیں گے  
اک کھیت نہیں اک دیش نہیں ہم ساری دنیا ناگیں گے

جب مرکز کی بات ہو گی تو ہم ٹھیک ٹھاک حساب کریں گے۔ جب لوگوں نے ہمیں یہاں بھیجا ہے  
ان سے ہمارا یہ وعدہ رہا ہے کہ ہم اپنے حقوق کی بات کریں گے۔ ہم آپکے حقوق  
کیلئے جدد جہد کریں گے۔

### مسٹر محمد صادق عمران ۹

(پاؤ نٹ آف آرڈر) جانب والا افریمو صحت اور حقوق کی  
بات کرتے ہیں۔ ہمیں ان سے اتفاق اپوزیشن والے بھی لوگوں کے حقوق مانگتے ہیں۔ جبکہ  
ہمارے علاقے میں یعنی نصیرآباد میں وکالہ یہ ہے کہ وہاں پر پولیس اسٹیشن ہے ہر گھر کو گھراڑ کیا

ہوا ہے۔

### جناب اپسیکرہ۔ آپ پیشیں آپ کو جواب مل جائے گا۔

مسٹر محمد صادق عمرانی۔ جناب والا! میں پوائنٹ آرڈر پر کھڑا ہوا ہوں میں اس کی وضاحت کرتا ہوں کہ حق اور حقوق کی بات ہو رہی ہے۔ کوئی نہ کہیں کہ یہ کہا گیا کہ ہم نصیر اراد یعنی کرفیو لگائیں گے۔ جہاں کے لوگوں کو دہان کے غریبوں کو ان کے گھروں میں بجلی دی جائی ہے۔ جب آپ حق اور حقوق کی بات کرتے ہیں تو کیوں جناب اس کی خالفت کرتے ہیں؟

### جناب اپسیکرہ۔ لاءِ منشراں پر کچھ فرمائیں۔

مسٹر سعید احمد ماشی:

وزیر قانون۔ جناب والا! اگر وہ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہوئے ہیں تو کس بات پر پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہوئے ہیں؟

ڈسپرے صحیت: جناب والا! صادق صاحب میرے بعد اپسیکر صاحب کی اجازت سے اگر آپ دوبارہ کچھ کہنا چاہتے ہیں یا تقریر کرنا چاہتے ہیں تو بیشک کریں۔ لیکن جناب اپسیکر صاحب میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اگر میری تقریر کے دروانہ بار بار مجھے اٹھپ Intorup کیا گیا تو میں سمجھدی گی سے نوٹس لونگا۔ جہاں حقوق کی بات ہوتی ہے ہم سمجھتے ہیں ہم مرکز سے

اپنے حقوق چاہتے ہیں مرکز میں پلٹز پارٹی کی حکومت ہے اس سے قبل دوسری پارٹیوں کی حکومت تھی ہم کبھی اپنے حقوق سے دست برداز ہیں ہونگے ہم نے ہر دوڑ میں ہی کہا ہے کہ جو ہمارا حق بتا ہے وہ ہمیں دے دیا میں یہاں پر یہ کہونگا کہ یہ ہماری حکومت کی پالیسی ہے اور ہم نے اس پر استینڈ لیا ہے وہ یہ ہے کہ جو فیڈرل ملزیں مسروضیں ہیں اس میں جو ہمارا جائز حق بتا ہے اور اس حساب سے ہمیں ملتا چاہیے جسا کہ اس وقت وفاق میں دفاقت ملزیں دس لاکھ میں ہم نریادہ نہیں مانگتے وہی پانچ فیصد جس کا آئین میں دعده کیا گیا ہے۔ یعنی دس لاکھ میں سے پچاس ہزار بلوچستان کا حصہ بتا ہے ہم یہ ہمیں گے کہ اس کے لئے ہم جدوجہد کرتے رہیں گے اسکا جو بلوچستان کیلئے حق بتا ہے وہ آپ ہمیں دیں یا نہ دیں ہم اس کے لئے جدوجہد کرتے رہیں گے۔ اس کے علاوہ بلوچستان کی اپنی پیداوار سوئی گیس کی شکل میں ہے اور مرکز میں پچھلی حکومتیں اسے مال عنیت سمجھ کر لوٹتی رہی ہیں۔ سوئی گیس میں جو ڈیپیمنٹ سرچارج ہیں وہ آپ کو دیئے ہوں گے۔

**ولیمہ صحت ۱** جناب والا! اگر لوگ یہ کہتے ہیں کہ بلوچستان خارے کا موبہ ہے ہم دیکھ رہے ہیں اور یقین سے کہتے ہیں کہ ہمیں کوئی چیز نہیں چاہیئے لیکن ہمارا حصہ ہمیں دیں یہ یعنی مرکز ہمارا حصہ ہمیں دیں تو ہم سمجھتا ہوں کہ بلوچستان میں بے روزگاری نہ ہوگی بلوچستان میں تعلیم۔ روڈز۔ دائرسپلائیز کے لئے ہم صحیح معنوں میں منصوبہ بنندی کر سکتے ہیں لہذا مرکز سے یہ ہمارا مطالبہ ہے دوسری جانب وہ کہنے ہمیں کہ کشڑیوں سندھ میں نریادہ ہے بلوچستان میں ہمیں ہم کہنے ہیں آپ ذرا موافذ نہ کر کر دیکھو ہیں۔ اپنی کو گلف سے لاد دیں ہمارے جو ساحل میں ان کو (Development)

کرتے ہیں اس کے لئے میں اپنے اپوزیشن کے دستور سے رسم خواست کرنا ہوں کہ بوجستان ہم سب کا ہے ہمارا مرنا جینا لفظ و نفعان سب ایک ہے اس کے لئے ہم سب کو جدد و جہد کرنا ہوگی اسی جدد و جہد میں ہمیں آپکی فرودت ہوگی.....

**بِيَكُمْ رَضِيمَهِ رَبُّهُمْ** (پروائٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر اونر یو مصروف نے تعاون کا سوال کیا ہے اگر وہ بوجستانی ہیں تو ہمیں بھی اپنے بوجستانی ہونے پر فخر ہے ہم انہی ان باتوں سے متفق ہیں جناب والا! ہمارے پارٹی کی چیز پر سن محترم بے تیرنھیو نے پسی فش ہاربر کے افتتاح کے موقع پر فرمایا تھا کہ ہم حقوق دینے والے ہیں حقوق لینے والے نہیں۔

**وَزَرَيْرَ قَانُونَ وَپَارِلَیانَیِ امُورَہِ؛ جَنَابُ اسْپِیکِرِ!** (پروائٹ آف آرڈر)

(ملاءخت) محض اعتراض ہے.....  
(ملاءختیں)

**مسٹر فہد صادق عمرانی:** آپ مُول (quote) کریں۔ وہ یہاں ملاحظت کر رہے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** وہ پروائٹ آف آرڈر پر کھڑے ہیں۔

**مسٹر فہد صادق عمرانی:** وہ سننے کی جرت اپنے اندر پیدا کریں۔

**دنیہ قانون پارلیمانی :** میں آپکو آداب سکھا رہا ہوں جس کا کل حکم  
ہوا ہے کہ سیاسی اور پارلیمانی آداب کے لئے پارلیمانی نشیونسشن کھولا جائے

**مسٹر محمد صادق عمرانی :** جناب اسپیکر! ہم اس پر احتیاج کرتے ہیں  
اس ایوان میں بیٹھے ہوئے دنیہ موصوف کہتے ہیں کہ ہمیں آداب نہیں آتے  
جناب والا! آپ رولنگ دیں۔ محترمہ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑی ہیں۔

**بیگم رضیہ رت :** جناب والا! میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑی ہوں اور  
وزیر صحت کو اس جواب کے لئے کھڑی ہوئی ہوں کہ انہوں نے کہا کہ ہم حق چاہئے  
ہیں پسی فش ہار بر کے افتتاح کے موقع پر اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ ہم حق  
دریخے والے ہیں حق دینے والے نہیں ہیں

**جناب اسپیکر :** یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

**میر ہمایوں خان مری :** جناب اسپیکر! جطروح محترمہ غالتوں رکن نے  
فریبا کہ ہم حق دینے والے ہیں لیکن اب فوس مہور رہا ہے کہ لوگوں کے حقوق  
چھینے جا رہے ہیں۔ بلوچستان کے لوگ بیٹھے ہیں ان سے پورہ چھیں۔

**بیگم رضیہ رت :** ہم آپکے ساتھ ہیں۔

## میر جان فہر خان جمالی: جناب اسپیکر! تقریر ہونے دیں ہم سن تو لیں۔

**وزیر صحت:** جناب والا! میں نے غلط بات نہیں کی لیکن اپوزیشن والے شتعل ہو رہے ہیں۔ دراصل یہ انکی دلختی رک ہے انہوں نے اپنے تقریر و میں بہت پچھ کیا ہمیں بھی کہنے دیں مطلب یہ ہے کہ ہم سب کو ملکرا پنے حقوق کے لئے جدوجہد کرنا ہوگی۔

جناب اسپیکر! میں مزید تفصیل میں نہیں جانا چاہتا میرے اپوزیشن کے دوست زیادہ جذبائی ہو رہے ہیں تاہم میں اپنے جذبات کو کثروں میں رکھتے ہوئے یہ کہوں گا کہ ان تین چار مہینوں میں ہماری حکومت نے اقدامات کئے میں اس لئے اس سلسلے میں پچھلوالے کی اجازت آپ سے چاہتا ہوں۔

مشترک اسپیکر! جس وقت ہم حکومت میں آئے ہم نے خوس کیا کہ بلوچستان کی سیاست میں کوششیں سیاست دانوں سے لے کر عام لوگوں کی سطح تک پھیل گئی ہے لہذا ہماری حکومت کی یہ کوشش رہی ہے بلکہ یہاں پر یہ کہنے ہوتے میں کوئی شرم نہیں نہیں کہ رہا کہ ان تین چار مہینوں میں ہماری موجودہ شیعہ کے بارے میں کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ فلاں وزیر نے کتنی دولت دمال جمع کیا ہے یا اس نے اپنے غریبیہ رہشتہ داروں اور دوستوں کو کتنا فائدہ پہنچایا ہے جبکہ ہم نے دیکھا ہے کہ پچھلی حکومتیں کی کیا کار کرد گیا تھیں۔ ہم نے دیکھا تھا ہم میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کی (development) کے لئے جو فنڈ نہ ملتے تھے وہ کس طریقے سے یہاں تقسیم ہوتے تھے جبکہ ہماری حکومت کی پالیسی رہی ہے کہ ہم کو پیش کو مکمل

اداروں کا مقابلہ ملک کے باقی تعلیمی اداروں سے کر لیں تو آپ کو اس سلسلے میں اچھی خاصی پیش رفت معلوم ہوگی جناب اپنیکرزا میں اب اپنی باتوں کو کچھ تحفظ کرنا ہوں کیونکہ اس کے بعد نواب صاحب اور دزیر خزانہ عہد اس بجٹ کا تفصیلی جائزہ میں گئے آخر میں میں اپنے دوست کے ٹنز کے جواب میں یہ کہوں گا

شند نہ روت پہ میر عہد چاینگ غ  
بیا گلہ لئی یو کاسگ غہر و شان !

(-تالیاں)

محمد صادق عمران :- جناب والا! آپ نے فرمایا تھا کہ دو ران ا جلاس گیلری سے تالیاں نہیں بھیں گی اور آپ نے اس سے پہلے بھی منع کیا تھا اور آج پھر وہی ہو رہا ہے میں سمجھتا ہوں یہ ڈیکور ۳ کے خلاف ہے گیلریوں سے تالیوں کی آواز نہ آئے آپ ان کو روکیں۔

جناب اپنیکرزا :- گیلری میں بیٹھے ہوئے حضرات سے گزارش ہے کہ وہ تالیاں نہ بھایا کریں اور تمہارا بھی صرف ڈیک، بیا میں۔ گیلری سے کوئی آواز نہ آئے۔

سردار لشیرا محمد ترین :- معززہ تمہارا صاحب نے صحیح فرمایا ہے کہ گیلری سے دزیر حج اور قاف۔ سامنے اس بھی آداب کا خیال رکھیں اور خود تمہاری سے بھی گزارش ہے کہ وہ خود بھی اس بھی کے آداب سے واقف ہوں اور پھر کسی کو نیکیت کریں۔

طور پر ختم کریں اگر مکمل طور پر نہیں تو کسی حد تک ہم اسکو کم کرنے نے میں کامیاب رہے ہیں۔ جناب والا! دوسری ایم بات جو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت کی سب سے بڑی کامیابی یہ رہی ہے بلو چستان میں مادرستی زبان کو ذرائعہ تعلیم بنانا یہ ضروری ہے میں اپنے اپوزیشن کے دوستوں کا مشکلہ ہوں کہ اس سلسلہ میں انہوں نے ہم سے تعاون بھی کیا ہے یہ سند میں سمجھتا ہوں کہ اس سربراہی کے لوگوں کے لئے ایک بہترین اور مثبت فیصلہ ہے۔

میرے ایک دوست نے فرمایا کہ یہ مخفیانہ بانی جمع خبر تھے لیکن میں اپنے دوستوں کو یقین کے ساتھ کہتا ہوں، تم ہمیرا پھیری کرو لیں ہیں بلکہ باقاعدہ طور پر ہم نے اس پر کام کیا ہے کر رہے ہیں اسکے لئے اے ٹوپی پی میں ہم نے فتح نہ رکھے ہیں اور انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ ہم اپنے اس نارتھی فیصلہ کو عملی جامد پہنچا کر رہے ہیں گے۔ اس کے ساتھ ہماری حکومت نے اپنی پوری کوشش کی ہے کہ تعلیمی اداروں کی حالت اس صورت میں اچھی ہو جیسے ایک دوست نے کہا ہے کہ بلو چستان میں نادہ کو ٹیکس ہام ہے اور یہاں کے تعلیمی اداروں سے لاشیں آ رہی ہیں میں میں سمجھتا ہوں جب سے ہم نے حکومت سنبھالی ہے جو کام پچھلی حکومتیں اس سلسلے میں نہیں کر سکی ہیں وہ ہم نے کیا ہے تعلیم کے سلسلے میں جو ہم نے پچھلے چار ہیئتیوں میں اقدامات کئے ہیں میں نہیں کہتا ہوں کہ ہم اس میں مکمل طور پر کامیاب ہو گئے ہیں لیکن ہم نے ان سائل کو ایک حد تک تکڑاں ضرور کیا ہے یہاں پر آج تک نشہ سے کوئی شخص نہیں ملا ہے خدا نخواستہ آج تک کوئی طالب علم نشہ سے نہیں ملا ہے اور میں آپ سے کہتا ہوں کہ بلو چستان کے تعلیمی ادارے ایسے ہیں کہ وہاں پر نارکو ٹیکس یا عادتی نشہ کرنے والے نہیں اگر آپ ان تعلیمی

الفاذا ہم کبھی نانیما الفاذا اس تعالیٰ نہیں کرتے ہیں یہ بحث ہم نے کہا یور کریمی نے  
بنایا ہے جو وزیر اس کو ٹھیک سے ن پڑھ سکے وہ قوم کوہ کیا بحث دے گا۔؟

### دنیہ خدا نہ۔

جواب والا! ہم مخالفوں کی تنقید کو برداشت کرنے کا جو  
درستہ ہے اور یہ دعویٰ ہے کہ ہے سکتے ہیں جو لوگ اس تقریر کو نہیں سن سکتے ہیں اور  
چند جملے برداشت نہیں کر سکتے ہیں تنقید برداشت کرنے کی سکت نہیں رکھتے ہیں وہ  
جمہوریت کے دعویٰ دار کس طرح سے ہو سکتے ہیں۔؟ ہم تو جمہوریت کے  
نیالفین کو برداشت کرتے ہیں اس مسئلے میں معززہ رکن کی خدمت میں یہ عرض  
کرنا چاہیوں کہ بحث کون تیار کر رہا ہے بحث کی تیاری میں کس کا کردار نہیں ہوتا ہے  
بجٹ میں عوامی تمائزوں کا کردار کہاں تک ہوتا ہے بحث میں یور کریمی کا کردار کہیں  
تک ہوتا ہے یہ کام کرنے سے پہلے چلتا ہے بد قسمی سے اس معززہ رکن کی حکومت  
تو ایک ہفتہ تک نہ چل سکی ہے اس وجہ سے وہ تنقید کر رہے ہیں اگر ایک ہفتہ کی  
بجائے چند ہیئینے ان کی حکومت چلتی رہتی تو کم از کم ان لوپتہ جل جاتا کہ بحث کی تیاری  
کس طرح ہوتی ہے۔ میں ان کی خدمت میں یہ الفاذا قطعاً اس تعالیٰ نہیں کرنا چاہتا ہوں  
کہ جو انہوں نے کئے۔ ہم شرفیں ہیں اور شرافت کو اپنا اصول سمجھتے ہیں ہم گالی  
کا جواب سمجھدے انداز سے دینے والے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ جذباتی انداز سے کسی  
کی کردار کشی کرہتا۔ کسی کے کردار کے بارے میں جو شخص اپنے جذبات قابلہ میں  
نہ رکھ سکے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے کے کردار نے اس کو مستائز کیا۔  
اس کے کردار سے اس کوٹیس پہنچی ہے اس وجہ سے ننگ آمد بہ جنگ آمد والی  
بات ہے۔ ہمیشہ باکردار لوگوں کا جواب بے حوصلہ لوگ گالیوں سے دیتے ہیں میں اس

**جناب اپنیکرہ:** اب وزیر خزانہ جناب عصمت اللہ مالانہ بحث پر اپنی جوابی تقریر فرمائیں گے۔

### مولوی عصمت اللہ وزیر خزانہ :-

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد! - جناب اپنیکرہ میں آپ کا تھا دل سے منونا ہوں کہ آپ نے میری بحث تقریر کو لغو رکھا ہے اور پھر معزز نمبر ان نے بھی اس تقریر کو اپنا موضوع بحث بنایا ہے اور اس پر اپنے خیالات کا اظہار فرماتے رہے ہیں اور انہوں نے اپنے مفید مشوروں اور قیمتی آراء سے نوازا ہے الیان میں بیکھڑ پیش کر نے کا مقصد اور مطلب یہی ہوتا ہے کہ الیان کے معزز اداکیں اس بحث کے ہر پہلو کا جائزہ لیں اور اپنی آزادیں۔ بحث ایک آہنی صیغہ نہیں یہ تنقید سے بالاتر نہیں سب سے بلکہ ان لوگوں کا مرتب کردہ ہے اور اس میں ایک خاص ترتیب ہے جس میں خامیاں اور غوبیاں موجود رہیں گے ایک معزز کن نے اخراج کیا تھا کہ یہ بحث بیور و کریسی کا بنایا ہوا ہے وہی بحث بناتے ہیں مگر نمبر صاحب اپنے جذبات پر قالبہ نہ رکھ سکے اور یہاں کچھ نانہ یا الفاظ بھی استعمال کئے ہیں اس کا جواب میں اس انداز سے نہیں دینا چاہتا ہوں میں سمجھتا ہوں کہ یہ عدلی نہامندرے ہیں عوام نے بھی بھی ہیں اور قابل احترام میں اس لئے اس الیان کو معزز الیان کہا جاتا ہے اور اس سے ملکت کے وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔

**مسٹر محمد صاقع عمرانی :** (پرانٹ آف آرڈر) جناب والا! ہم مولا نا صاحب کا عزت و احترام کرتے ہیں جس انداز سے دہ فرمابے ہے ہیں کہ نانہ یا

ہے اور اس بحث کی تیاری سے سکر کوں ۔ حکومت کی پالیسیوں اور سیکھیوں  
کا تعلق ہے حتیٰ کہ معززہ الیوان کے نمبر ان کا بھی تعلق ہے یہ ایک ایسا عمل ہے ۔  
جس میں ایک آدمی بحث نہیں بناسکتا۔ بدشہی سے بات یہ ہوتی ہے۔ کہ اہلیت کے  
دعاویٰ دار لوگوں کو چاہیئے کہ برداشت سے کام لیں۔ ہم نہ بانی یا تولی سے مرعوب باہیں  
ہوتے۔ اس سے ہماری جماعت میں اضافہ ہوا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارا کردار  
ہے۔ کہ جس نے نیا الغول کو اس بات پر فوجدار کیا کہ انہوں نے بڑی زبان استعمال کی۔  
ہم اس پر فخر کرتے ہیں۔ کہ ہم بہتری زبان کے مقابلے میں انہیں خوش آمدید رکھتے ہیں۔

(تالیف)

جنماں والا! یہ امر باعث سرت ہے کہ اکثر ذمہ دشمن فاضلان نمبر ان احمدی نے تنقید  
برہائی تنقید کی بجائے ہمیں اپنی قیمتی آراء سے نواندا اس پر ہم ان کے شکر گزار ہیں  
میں الیوان کے معززہ الکین کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ان کی توہینہ پر مناسب غیرہ کیا  
جائے گا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ عوام کے شمائندہ ہیں۔ عوام نے انہیں منتخب کر کے  
اپنے حقوق کی بانی یا بیکھری یا کیلئے بھیجی ہے۔ ہم جمہوریت کے دعاویٰ دار ہیں جو رے  
لے ہوں سے سوہا لی فنڈے اور قوری ترقیاتی فنڈے سے الیوان میں مخالف نجیوں پر  
بیٹھتے ہوئے معززہ ارکان کو بھی اس میں سے حصہ دیا جائے گا۔ اس ضمن میں  
میں ایک اور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حزب اتحاد کے نمبر ان نے پیغمبر و رکس پر حکما  
کے حق میں تقریر کرتے ہوئے یہ الزام لگایا کہ حکومت عوامی خدمت کیلئے ہمیں میں  
دے رہی ہے میں بھروسہ احترام یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر مرکزی حکومت بلوجستان کے  
عوام کی خدمت کرنے چاہتی ہے تو بلوجستان نے اپنے عوامی شمائندوں کو الیوان

ضمون میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اس معزز رکن کے اس اصول کی بنیاد پر مرکزی بحث کو میں لیتا ہوں۔ میں اس ضمن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں مرکز میں ہماری دنیہ خزانہ مختصر مہینے پر صاحبہ ہیں اور دوسرے دنہ بہرہ ملکت ہر لئے خزانہ جناب احسان اللہ پر اچھے ہیں انہوں نے بحث بنایا اور اسمبلی میں تقریر کی۔ ایک ہفتہ گزر جانے کے بعد ان ٹیکسوں کو جوانہوں نے لا گولتے تھے واپس لینا پڑے۔ اب میں کسی کے حق میں لکھا خی نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ اس مفترم کے اصول کے تحت میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان دونوں مفترم شخصیات نے بحث سیکرٹریوں کے ذریعہ سے بنایا ہے یا خود بنایا ہے؟ آئی بحث انہوں نے اپنے سیکرٹریوں کے ذریعہ بنایا ہے۔ تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ وہ ان گستاخانہ الفاظ کی زرد سے پیچ سکیں گے اگر انہوں نے خود بنایا ہوا درود بحث کامیاب نہ رہا ہو تو میں کہہ سکتا ان اصولوں کے مطابق مفترم کے الفاظ کی زرد میں دونوں شخصیات آگئیں۔ اس میں اہلیت اور ناقی کیا ہے میں ایوان کے سامنے عرض کرنا چاتا ہوں۔ کسی شخص یہ نا اہلی کا لذام لگانے سے کوئی نا اہل ہو سکتا ہے؟ اگر ایسا ہوتا تو نالنوں کی بد نسباتی سے نیت نابود ہو جاتے۔ میں یہ کہہنے کا کہاہت ایک انداز کا نام ہے سنجیدہ گفلگوہ نام ہے۔ جن شخصیات فتح تاریخ میں نام پایا ہے یہ کسی باتوں سے نہیں زبانی جمع خرچ ہے نہیں بلکہ انہوں نے محض میدان میں ایک تاریخ ساز شخصیت بنایا ہے۔ ہم صرف اس وقت کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہماری بد قسمی ہے ہم مانتے ہیں کہ ہم نا اہل ہیں۔ یہ بد قسمی ہے کہ اہلیت کے لوگوں کی حکومت ایک ہفتہ بھی نہیں چلتی ہے۔ اس کے بعد میں آپکی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ میں اس بات پر بحث کر رہا ہوں کہ بحث کوئی بناتا ہے۔ بحث میں کس کا کردار ہوتا ہے۔ جناب والا! بحث پورے سال مسلسل ایک عمل کا نام

ہے؟ کیا یہ اسکے وسائل نہیں میںے؟ اس نے آمد فی بے ذرا لئے نہیں ہیں اور صورتہ کو پسند نہ کھا گیا۔ بے اگر اس صورتے کو پسند کی میں رکھا گیا تو پھر کمیں حق بات سمجھنے سے احترام کیا جاتا ہے؟

معززہ اماکین! بحث تجاویز کے سلسلے میں تفصیل سے بحث ہوئی۔ معززہ نہر ان نے تعلیم صحت فراہمی آب مواد صلات نہ راست بجلی تکمیلی ترقی اور تھام دیگر شعبوں اور منصوبوں کے بارے میں اپنی ترجیحات اور تجاویز پیش کی ہیں اسیلی کو یہ بھی احساس ہوا جو نکل وسائل خود اور وسائل لامحمدہ ورد ہیں ہمیں یہ بھی احساس ہے جمہوریت کے احیاء سے عوام کی توقعات اور امنگوں میں بے حد اضافہ ہوا ہے وہ عوام جو اپنے آپ کو فرمودنے کرتے ہیں اب وہ سراسر ہماری طرف متوجہ ہونے ہیں لہذا ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنا بے ہمیں چاہیے کہ معاشرے کے تمام طبقوں کو فائدہ پہنچائیں تاکہ اس کے ثمرات میں تمام علاقوں کو کیاں طور پر مستفید کر سکیں اور وہ غیر کے احساس خود فی کا انزالہ ہو سکے۔ نیز جمہوریت اور جمہوری ادارے اول پر لوگوں کا اعتماد پختہ ہو۔

جناب والا! اب میں چند موارد کا یہ طور خاص ذکر کروں گا جو قدر میں تعلق ہے تو اس پسند نظر میں مختلف پہلوہوں کا جائزہ لینا چاہتا ہوں۔

اول تو یہ کہ بلوچستان یا حکومت بلوچستان کو قرض لینے اور قرض دینے اور ان پر سود دینے کے لئے مدیرہ و رانستہ طور پر جمیور کیا جائے بلوچستان وسائل کے اختبار سے خود کفیل نہیں اسکے آمدنی کے ذرا لئے خود کفیل نہیں لہذا بلوچستان سود دینے پر جمیور ہے اور مرکزاں پر سود دینے کے لئے حق

میں منتخب کر کے بھیجا ہے اور اعتماد کے لوگوں کو منتخب کیا ہے وفاقی حکومت ہوئی  
خدمات کی دعویداری ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ وہ عوامی فیصلوں کا احترام نہیں کرتی  
ہے؟ کیا عوامی نمائندوں کو مسترد کرنا عوامی فیصلوں کے خلاف نہیں؟ کیا اس  
سے عوام کے جذبات مجرد ہیں ہوئے؟ عوام کہتے ہیں جنہیں نے اپنے  
کردار کی وجہ سے شکست کھائی انہیں مرکزی طرف سے باقاعدہ گرانٹ دی  
جاتی ہی ہے اور جن نمائندوں پر جن اکان پر ہمارا اعتماد تھا انہیں نظر انداز کیا  
جاتا ہے کیا جمہوریت کے اس درد میں یہ جمہوریت کی رہایات کے  
مناسب ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر مرکزی حکومت نے عوام کی خدمت کرنی چاہیے  
تو جمہوری رہایات کو برقرار کھانا ہے۔ کیا عوام ان کو کیر مسترد کرنے والے یا  
عوام کے فیصلوں کی مخالفت نہیں؟ کیا اس سے عوام کے جذبات مجرد  
نہیں ہوئے؟ عوام کہتے ہیں انہوں نے اپنے کردار کی وجہ سے شکست  
کھائی انکو مرکزی طرف سے باقاعدہ گرانٹ دی جاتی ہے جن نمبران  
پر جن نمائندوں پر ہمارا اعتماد تھا انکو نظر انداز کیا جاتا ہے کیا یہ جمہوریت  
کے درد یا جمہوری رہایات کے مترادف ہے؟ میں سمجھتا ہوں اگر مرکزی  
حکومت نے بلوچستان کے عوام کی خدمت کرنی ہے اور جمہوری رہایات برقرار  
رکھنا میں تو اسے صوبے ملک نہیں لینی چاہیئے منتخب نمائندوں کو جنہیں عوام  
نے اپنے نمائندوں کی بیٹت دلاتی ہے عوام نے ان کو مقبرہ لیت دلاتی ہے  
مرکزی حکومت ان کو مسترد کرتی ہے ہمیں افسوس ہے کہ پارلی کے  
چیخ میں آکر اس پوزیشن میں بھی وہ مرکز کا دفاع کرتے ہیں۔  
کہتے ہیں یہ صوبہ پہمانہ ہے لیکن کیا یہ صوبہ قدرتی طور پر بھی پہمانہ

جاء رہا۔ لیکن اس صورت حال میں کیا مرکز دفاع کا مستحق ہے؟  
جناب اسپیکر! دوسری بات۔ سود نہ دینے کا مشرع پہلو ہے  
میں نے اپنی بحث تقریر میں اللہ جل شانہ کی اس کتاب کا حوالہ دیا جبکہ تمام بوجٹ  
میں سب الامات اللہ اس کتاب کو سمجھتے ہیں اس کتاب میں لکھا ہے۔ اللہ کا فرم  
ہے اور جو رسول اللہ دصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ کتاب نازل ہوا تھا ہے اسکا حوالہ  
دیتا ہوں (عربی) اسکا مطلب یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سود اگر کو حلال اور بد لوگی  
یعنی سود کو حرام قرار دیا ہے بنی کریم سود لینے والے اور سود دینے والے  
دو نوں پر لغت بھتے ہیں میرے خیال میں صاحب ایمان یہ نہیں کہہ سکتا کہ سود  
حرام نہیں ہے۔ اس کے علاوہ آئین کی رو سے پاکستان کے آئین  
میں حاکیت اللہ تعالیٰ کی ہے اور آئین پاکستان میں ہے کہ اسلام میں اسلام کا نافذ  
ہو گا اور حاکم اللہ تعالیٰ ہو گا اب اس ملک میں آئین کے تحت رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو  
حاکم سمجھ رہوئے اللہ کے خلاف اور اس کے رسول کے خلاف جہاد کا اعلان کیا ہے  
ہم اپنے آئین کے حوالہ سے اور اپنے نظریات کے حوالے سے مرکز کو سود لینے  
کے لئے قطعاً تیار نہیں ہیں جس کی میں نے وضاحت اپنی بحث تقریر میں کی  
تھی کہ حکومت بوجٹ میں کوئی ختم کرنے چاہتی ہے تو اسکا اعتراف کیا گیا کہ سود لینے  
اور سود لینے کے لئے صرف سرفی یہ ہے کہ صوبے کے اندر ورنی معاملات میں صوبے  
نے فیصلہ کیا ہے کہ صوبے کی اختیارات کی حد تک تمام قوانین کا جائزہ لیا جائے  
غیر اسلامی قوانین کو اسلامی بنایا جائے، ہم نے صوبے کی حد تک اپنے اختیارات  
میں اسلام کو نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے رہنمائی یہ کہ سود کہ اس ملک سے یکسر کیوں  
ختم نہ کیا گیا جیسا کہ کہا گیا ہے کہ سود کی عمل اور سود کی معاملات کوہ تبدیل کیا گیا

بجانب ہے یہ صورت حال ہے -

صورت بلوچستان اپنے وسائل کے لحاظ سے اور اپنے ذرائع آمدی کے اعتبار سے اور اپنی آبادی کی بنیاد کے تناوب سے میرے خیال میں تمام صوبوں سے بلوچستان مالدار صورت ہے لیکن ہمیں افسوس ہے کہ بلوچستان کو اس کی گمراہی اور ارادت صرف آبادی کی بنیاد پر دیکھا جائی ہے حالانکہ ہم سمجھتے ہیں اگر گرانٹ نہیں ہے بلکہ ہمارا حق غصب کر کے ہمیں تھوڑی سی چیز دینے پر راضی کہ ناچاہتے ہیں ایک ایسی صورت حال کو میں آپکے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ متحده پاکستان میں جب بنگال سے یہ سلوک ہو رہا تھا تو اس وقت کے مشرقی پاکستان کو یعنی جب پاکستان متحدا اور مغربی و مشرقی پاکستان پر مشتمل تھا تو اس وقت مرکز نہ قبیل کی بنیاد پر دولت کی تقسیم کر رہا تھا اس وجہ سے کہ اس وقت مرکز کے لحاظ سے مغربی پاکستان وسیع تھا لہذا کہا گیا کہ مغربی پاکستان کو نہیں یادہ حصہ ملے گا لیکن جب مشرقی پاکستان علیحدہ ہوا تو مرکز نے یہ فیصلہ بدل دیا کیا یہ انفاف کا تقاضہ ہے کہ آبادی کی بنیاد پر تقسیم نہ ہو رہی ہے - کیا ایسی صورت تعالیٰ میں بلوچستان میں مایوسی نہ ہوگی کہ ہمارا صوبہ مستفید نہ ہو - کیا بلوچستان ان حالات میں یہ نہ سوچ پھے گا کہ مرکز ہمارا حق نہ دینے کے لئے ہمیں جبوہ کرے کہ ہم قرض لیں اور اس قرض یہ مرکز کو سو دیں افسوس کی بات ہے کہ بلوچستان کی اپنی دولت پر بھی سود دیا جائے ہے کیا یہ درست ہے ؟ یہ ہمارا حق ہے اس وقت ہم مرکز کو سو دے رہے ہیں اسکا مطلب یہ ہے کہ ہماری دولت پر ہم سے سود دیا جائے ہے - دنیا کے کسی ملک میں ایسا نہیں کہ اپنی دولت پر کسی شخص سے سود دیا جائے ؟ جناب اسپیکر! اس وقت بھی مرکز کی محبت میں اگر اسکا دفاع کیا

کیلئے خصوصی کردہ رقم کہاں سے آئی ہے۔ مرکز نے جہیز فنڈ میں اس فنڈ سے دیا ہے مگر اس نے ہمیں جہیز فنڈ کے نام سے یہ پیسے دیتے ہیں اب یہ بھی مرکز کا معاملہ ہے جب وہ یہ ہمیں دیتے ہیں وہ اگر ہمیں طالب ہمیں دیتے ہیں وہ حرام دیتے ہیں اس میں ہمارا کیا قصور ہے ہمارا قصور تو ہمیں ہے۔ بہر کبیف ۸۵ لاکھ روپے مرکز سے ہمیں جہیز فنڈ کے لئے دئے گئے ہیں اب اس صورتی حکومت نے ان کا چاندہ لینا ہے کہ اگر جہیز فنڈ میں اسلامی شریعہ کی بات آئی ہے تو ہمیں دوسرے کرنے میں کوئی تال نہ ہوگا جہیز فنڈ کیا ہے میں وہستان پنجاب اور سرحد میں ایک رواجیت ہے کہ شاریٰ کے موقع پر لڑکی کو جہیز دیتے ہیں حالانکہ یہ اسلامی فعل ہمیں ہے۔

اسلام میں یہ ہے کہ جس دن جس شخص کی شادی ہوتی ہے اس نے وہ شخص ولیعہ کرے چنانوں کے لئے دعوت کا انتظام کریے اور کچھ اعلیٰ جات برداشت کرے اسلام میں یہ حکم ہمیں ہے کہ لڑکی والوں پرہ بوجھڑالا جائے کہ آپ اپنی لڑکی کو لاکھوں روپے کا جہیز دیں تو ہمیں ہم حق بات کو ملتے ہیں اور اس میں کوئی عار نہیں سمجھتے ہیں ہماری کوشش ہوگی کہ ہمیں جہیز فنڈ اسلامی اصولوں کے مطابق بتعال کروں۔ (تحمین آفرن)

جناب والا! میں کے بارے میں پچھہ دوستوں نے خصوصاً ان دوستوں نے کہا ہے اور مرکز کا دفعہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس صورتی کو خود کفیل بنایا جائے۔

مرکز کے دھم کرم پرہ جھوٹ ہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ ہم صورتی کو خود کفیل بنانے کے لئے کوشش کر رہے ہیں لیکن ہم اس وقت خود کفیل ہو سکتے ہیں لیکن خود کفیل نہیں ہونے دیا ہے اس بارے میں حکومت بلوچستان نے ایک گیشنا مقرر

جا سکتا ہے یہ فو رسی عمل نہیں ہے جب ایک قانون کو ختم کرنا چاہیئے میں تو دوسری  
قانون نافذ کرنا ہوگا تو ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ جہاں تک صورتی حکومت کے اختیارات  
کا تعلق ہے جو قوانین اسلام کے منافی ہیں ہم ان کو اسلام کے مطابق بنانا چاہیے  
میں اپر ہا سوال کے مرکز ہیں نہ کوہہ سود معاون کرتا ہے یا نہیں۔ یہ حقیقت ہے  
اس صورتے کو اتنا پسمند رکھا گیا ہے کہ صورتے کے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بخشش کا  
انکصار دوں کام کرنے پر رکھا گیا ہے ہمیں سب کچھ مرکز کے لینا ہوگا اور وہ جیسے  
جیسے ہم پر میربان ہوتے رہے، میں اگر وہ سود کی رقم کاٹ لیں گے تو ہم کو  
فریاد داؤن اور یہ کے سوا کیا کہ سکتے ہیں اگر ہم خود کفیل ہوتے تو ہم کو  
سود نہ دیتا ہوتا اور اس امر پر قادر ہوتے کہ ہم ان کو سود نہ دیتے۔ اب  
ہم نے اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے اپنی خواہشیں اپنی رہایات کو دیکھنے ہوئے  
بات کی ہے اور اپنے ملک کے نافذ آئین کو دیکھنے ہوئے فیصلہ کیا ہے یہ ایک جمہوری  
فیصلہ ہے اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ مرکز ان آیات کو کیمیہ کا احتراں کرتا ہے یا نہیں  
ہم نے دیکھنا ہے کہ وکیل بوجستان کی پسمندگی کو محدود خاطر رکھنے ہیں یا نہیں ہم دیکھتے  
ہیں کہ وہ بلوچستان کے عوام پر رحم کرتے ہیں یا نہیں۔ ہمیں دیکھنا ہوگا کہ مرکز کا وہ  
کیا ہو گا یہ بعد کی بات ہوگی کہ مرکز کا رد یہ کیا ہو گا کہ اگر سود کی رقم کاٹ لی تو  
ہمیں کیا کرنا ہوگا۔ یہ تو بعد کی بات ہوگی۔

جناب والا امرکرزا کے سود کے بعد ہم اندر و ان صورتہ سود کو ختم  
کرنے کے لئے ایک علماء اور ماہرین پر مشتمل کمیشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے  
کہ وہ قوانین کا جائزہ لے اور ان سفارشات پر عمل کیا جائے گا۔ اس کے بعد  
جہیز فنڈ کے متعلق میرے خدم درستون نے پچھہ کہا ہے جہیز فنڈ کس سے ملا اس

جو منصور ہے شریع کے ہیں۔ مرکزی دیدہ دالہ طور پر دیر کر رہی ہے۔  
 ہم اس بات پر مجبورہ ہو جاتے ہیں۔ کہ بلوچستان کے منصوبے کیوں دس سال چلتے ہیں  
 کیونکہ یہ منصور ہے دس سال میں مکمل نہیں ہوتے۔ تو وہ منصور ہے جن کا تعلق  
 مرکزی حکومت سے ہے اس کیلئے ہماری یہی شکایت ہے۔ اور اس شکایت  
 کیلئے ہم ان کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ جناب اسپیکر! اس سال کا بجٹ نہ تمام  
 معاشری سائل کو حل کر سکتے ہیں اور نہ تمام سماجی خرا بیوں کو دو رکھنے کا وسیلہ  
 نہ سکتے ہیں۔ بجٹ یہ توقعات اتنی رکھتا چاہیں جتنے ہمارے وسائل ہیں اور جتنی  
 ہماری دولت ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان دولتوں کی تنقید قبول کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ  
 بجٹ میں نقاصل میں میں نے آپکی خدمتیاں اس سے قبل بھی فرض کیا تھا کہ بجٹ انسانوں  
 کا مرتب کردہ فارمولا ہے اس میں نقاصل ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم انصاف سے سوچیں  
 کہ ہم محبد درکنے کا بجٹ تیار کر رہے ہیں۔ تو ضرور کسی فرد کو شکایت ہوگی  
 چھائیکہ کہ ہم ایک صوبے کا بجٹ بنارہے ہیں۔ تو ضرور کسی نہ کسی کو شکایت ہوگی۔ اور  
 یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر انسان تمام لوگوں کی شکایت دو رہنیں کر سکتا ہے۔ ان کی  
 خواہشات بجا لانے میں ناکام ہو سکتا ہے۔ لہذا بعض دولتوں نے اس ضمن میں  
 اپنے اپنے حلقة جات کے پیش نظر جنکی وہ اس معزز ایوان میں شماںدھی ہیں اور انکی  
 شماںدھی کرتے ہیں انہوں نے بجٹ میں اسکیوں کو نہ شامل کرنے کی شکایت کی ہے  
 یہ ان کا اپنا حق ہے بلکہ ان کا فرض ہے۔ اگر ہم جمہوریت کے دعویٰ دیدار ہیں تو ہمیں  
 واقعی اس بات پر فخر ہے کہ ہم نے بلوچستان میں جمہوریت کو بحال کیا ہے۔ ہم چاہتے  
 ہیں کہ ہم فتنی امکانی حد تک لوگوں کو شکایت کا موقع نہ دیں اور وسائل تک وسائل  
 کی حد تک کسی کو بھی شکایت کا موقع نہ دیں۔

کیا ہے جو بیکس کے بارے میں جائزہ لے گا جب یہ روپورٹ پیش کرے گی تو حکومت اس پر غور کرے گی ۔

جناب اسپیکر! مادری زبان لطفہ ذریعہ تعلیم کیلئے بعض روشنوں نے کہا ہے بعض روشنوں نے اس پر اعتراض کیا ہے ان کا اعتراض یہ تھا کہ ابتدائی مرحلہ سے لگہ رکھ جب بچے آگے جانتے ہیں تو قومی زبان کے لیے ان کے پاس کچھ نہ ہو گا لہذا مناسباً یہ ہے شروع ہی سے ان کو قومی زبان سے ہم آہنگ نہیں جائے اس کے جواب میں یہ کہتے ہیں بچہ ابتدائی تعلیم کے وقت نہایت عیمانہ تربیت کا محتاج ہوتا ہے وہ تفہیلات کو ہمیں جانتے ہیں ۔ الفاظ اور معنی ان کے ذہن میں نہیں آتے ہیں اگر ان کو مادری زبان میں سمجھایا جائے گا تو وہ ہمچیز آسانی سے سمجھ جائے گا ۔ اس لئے مادری زبان کی ضرورت ہے اس میں اس کو تعلیم دی جائے رہا یہ سوال آگے چل کر بچہ کیا کرے گا اور ساختہ ساختہ یہ بھی کہتے ہیں کہ قومی زبان کو بھی ایک لازمی مضمون کے طور پر پڑھایا جائے گا ۔

رہا یہ سوال کہ آگے پھر بچے کیا کریں گے ہم کہتے ہیں ساختہ ساختہ قومی زبان کو رکھ کر کے لئے ایک لازمی مضمون کے طور پر ایک لازمی مضمون ہو گا ۔ اس سے روشناس کرنے کو کوشش کریں گے قومی زبان ایک لازمی مضمون ہو گا ۔ اس سے روشناس کرنے کیلئے ہم یہی راستہ اختیار کریں گے ۔ بعض روشنوں نے دناتی حکومت سے تعلق رکھنے والے مضمون پر نکتہ چینی کی ہے ۔ اس کیلئے ہم دناع کرنے کی کوشش میں ہیں کیونکہ ہمارا موقف یہی ہے کہ بلوچستان کو کچھ ہمیں دیا گیا ہے جو مضمون ہے بلوچستان میں شروع کئے گئے ہیں خدا جانے اس میں سو سال لگیں گے ۔ یادس سال لگیں گے یہ ہماری شکایت نہیں یادہ شکایت ہے جو ہم کر رہے ہیں ۔ کہ مرکز نے بلوچستان میں

ہے۔ جہاں تک ہماری پارٹی اور اس کی پالیسی کا تعلق ہے اس کا ہم تمہرے دل سے ان کی عزت و احترام کرتے ہیں۔

### مسٹر فہد صادق عمرانی :-

ہم سمجھتے ہیں اسوقت کو حضرات اپنے سیاسی مقاصد ماض کرنے کے لئے یہاں چلے آ رہے ہے تھے لوگ اور دو میسائیں کے سلسلہ پر تو نجی پر بیٹھ کر معزز رکن نے کہا کہ ناجائز طریقے سے وہ آئے، میں لیکن ان بھگوڑوں کو جوہر اپنے دہن سے بھاگ کر آئے ہیں انہیں اگر اپنے دہن سے محبت ہے تو وہاں جا کر جنگ لڑیں ہماری سر زمین کو وہ کیوں استعمال کرتے ہیں جناب والا! جہاں تک میری اپنی ذات کا تعلق ہے.....

### جناب اسپیکر :- یہ کوئی پوائنٹ آن آرڈر نہیں ہے۔

مسٹر فہد صادق عمرانی :- جناب والا! میں زیرِ وضاحت کرنا چاہتا ہوں جہاں تک اس مسئلہ میں انقلاب کا تعلق ہے تو ہم خیلی اور عوامی انقلاب کی عزت و احترام کرتے ہیں لیکن جہاں تک مولوی صاحب کا تعلق ہے تو جو سیاسی مقاصد وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں ہم اس سے اتفاق نہیں کیں گے

بیگم رضیہ ربانی :- جناب اسپیکر! مولوی صاحب سے معززت چاہتی ہوں  
ہم اس لفظ سے .....

جناب والا! اب میں ان نکات کو تنگ کر کر ونگا جو نہ یہ بکث لائے  
گئے تھے۔ میں آج کچھ ہمارے بھی ہوں اور میں یہ بھی نہ یادہ برلنے والا نہیں ہوں  
اور میں مقرر بھی نہیں ہوں۔ اس لیئے صرف ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا  
ہوں۔ کہ ایک معزز رکن نے مذہبات میں اگر یہ کہا کہ پاکستان میں آنے والے افغان  
مہاجرین بھگوڑے ہیں۔ میں ان کی خدمت میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیا  
یہ انکی پارٹی کی مرکزی پالیسی ہے یا صرف آپ کے مذہبات ہیں۔ مرکزی پالیسی میرزا  
معلمات کے مطابق اب یہ نہیں ایک وقت تھا کہ پیغمبر پارٹی بھی دعویٰ کر رہی تھی کہ  
افغان مہاجرین بھگوڑے ہیں ہم اور ہماری حکومت آنے پر انہیں واپس کر دیں گے  
لیکن کچھ دن بعد وہ موقف نہ رہا مختربہ صاحبہ نے ایک پرلس کا فرانس کے ذریعہ  
انہما رکیا کہ میں نے اپنے والد کی کیبوویٹ نوانہ پالیسیوں کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ  
اگر ان پالیسیوں کو چلا دوں توہ ضمیاء الحق کا یادخواہ مقبول ہو جائے گا۔ اب مرکزی قیادت  
نے اس موقف سے رجوع کیا ہے اور توہہ کر لی ہے میں نہیں جانتا کہ جس  
کی تقریر یہ چھٹے بھٹو کے لفظ پر اختتاً پذیر ہوتی ہے ایسا بھی وہ اس پارٹی سے  
سلک ہیں حالانکہ انہوں نے اپنا نظریہ چھوڑ دیا ہے۔ میں آپ کو تین دلاتا ہوں  
کہ جوہ اس صوبہ کی امنگوں کی پاسدار ہے ان کی عزت احترام ہمارے لئے سب  
سے نہ یادہ ہے اپکے وقار اے۔ میری تقریر ابھی ختم نہیں ہوتی۔

### مسٹر محمد صادق عماری:- پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا!

میں مولانا کا احترام کرتا ہوں۔ جہاں تک میری بات کا تعلق ہے۔ میں انہیں سمجھانا  
کی کوشش کروں گا کہ لفظ بھگوڑے جو اپنے ملک سے بھاگ کر آئے۔ انہیں کہا جاتا

نمائندگی کر رہے ہیں؟ وہ بلوجہستان اسیلی کے نمائندہ ہیں لہذا وہ بہاں پر بلوجہستان کے عوام کی نمائندگی کریں اور افغان مهاجرین کی بات نہ کریں۔

وزیر مالیات :- جناب اپنیکرا میں اس بحث کو ختم کرنا چاہتا ہم اسکا جواب دینا میرا حق ہے اگر میں جواب نہ دیتا تو کہتے کہ جواب نہیں دیتا لہذا مجھے فرض شدہ ہوا اور میں نے بات کی تاہم اس قسم کی گفتگو سے درستہ کرتا ہوں جناب اپنیکرا آخر میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ اس صوبے کے عوام کی امکون کے پیش نظر آپکی عزت و احترام ہمارے لئے طبی قدر و منزلت اور حکومت کے لئے باعث تو قیروڑ ہیں اس تو قیروڑ کو والپس لینا ہوگا اور ٹبرے اعتماد و اعتبار کے ساتھ مشیت جواب دینا ہوگا اور صوبے کو درستہ مسائل کا تعمیری حل اور جائزہ لینا ہوگا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ اطمینان پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمين  
(وَأَخْرُجْ مُحَمَّذَةً الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)

جناب اپنیکیر :- وزیر خزانہ کے بعد اب قائد ایوان نواب محمد اکبر خان بھی صاحب بحث بردا شے سال ۱۹۸۹ء ۹۰ پر اپنی دائمی نگاہ اپنی پی windig up Speach کرنے۔

نواب محمد اکبر خان بھی - (قائد ایوان) جناب اپنیکیر صاحب!  
ہمارے حکومت کے وزیر خزانہ صاحب نے اپنی تفصیلی تقریر میں اکثر معاملات کا جائزہ لیا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے میرا کام آسان کر دیا ہے بہت سی ایسی چیزیں

وزیر مالیات :- آپ صرف برداشت کی سکت رکھیں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

بیگم رضیہ رتبہ :- جناب اسپیکر! چونکہ جان فہدِ جمالی صاحب پہلے اعتراض کر چکیں کہ میں مسکرا کر الجلوس ہوں لہذا مجبور نہ کریں کہ میں لڑتے ہو رہے الجلوس ہماری بچوں سے دوستوں نے کہا تھا مجھے بھی اس لفظ پر اعتراض ہے اگر کسی اقتدار کی وجہ سے مجبوراً دہان سے نقل مکانی کر کے یہاں آتے ہیں۔ یا یہاں سے نقل مکانی کر کے دہان جاتے ہیں جگہوڑے نہیں بلکہ کہیں کہ وہ بھاگ کر نہیں آتے جاتے۔

وزیر مالیات :- جناب والا! اسپیکر! مزید یہ کہنا چاہتا ہوں کہ صرف جواب کی مدد میں پکھ میرا تعلق بھی ہے میں ملک کی خارجہ پالیسی کو یہاں نہیں بحث نہیں لاتا چاہتا میکن جس انداز سے اخلاف کیا گیا میں سمجھتا ہوں یہ میرے ساتھی نے افغان دہاجرین کی توبین کی ہے جو ابا تو انہوں نے ان کو میرے بھی کہا چاہے آپ ان کو میرے کہیں یا پکھا دےتا ہم اس حد تک میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم اس ملک میں حصتے ہیں اگر ہم نے اس ملک میں نہنا ہے ضرور ہم آپ کے لئے اور حکومت بلوچستان کے لئے۔ . . . .

سردار شناع اللذہ ہرگی :- (پاؤ ائنڈ آف آئرلینڈ) جناب اسپیکر! مولوی جناب اسمبلی میں آئئے ہیں آیا وہ افغان دہاجرین کی بات کردی ہے ہیں یا بلوچستان کے عوام کی

لے اپنی ہر یانی نہیں کر رہے۔ انکے دیگر لواز مات یعنی دفتری اخراجات  
اور درسرے متعلقہ اخراجات ۔۔۔۔۔

اوہ یہ تھاً اخراجات اس سے ہی نکلیں گے یہ بجٹ کا مستقل  
 حصہ ہیں۔ بعد میں یہ اخراجات نان ڈیویلپمنٹ کا حصہ بن جائے گا میں  
 اس کے باہر سے میں پچھا اعداد و شمار اور حقائق آپ کے سامنے بیان  
 کرنا چاہتا ہوں ہمارا نان ڈیویلپمنٹ بجٹ بڑھ جائے گا اگر ہمیں بیک بیلٹھ  
 یونٹ اور اسکول چاہیں مرکبیں چاہیں پینے کے پانی کی اسکیں چاہیں کیوں نہ  
 یہ اسیمیں مکمل ہو نے کے بعد نان ڈیویلپمنٹ بجٹ میں آتی ہیں جبکہ بجٹ بناتے  
 وقت یہ ڈیویلپمنٹ بجٹ میں آتے ہیں جب یہ مکمل ہو جائیں گی چھرائی چوکیدار  
 ہوں گے۔ ان کی تحریک ایں ان کے کوارٹر کا خرچ پہنچا سی دیگر جو بھی لواز مات ہیں  
 نہ نان ڈیویلپمنٹ بجٹ میں آجائیں گے اگر ہم نے نئی آسامیاں نکالنا ہیں تو نہیں  
 ڈیویلپمنٹ کا خرچ بڑھے گا۔

جناب والا! بدقتی سے مرکزی حکومت چاہتی ہے کہ صوبوں کا نان  
 ڈیویلپمنٹ بجٹ نہ بڑھایا جائے اور صوبے اپنے وسائل پیدا کریں یا بلوچستان  
 میں جو میکس کے لئے کہا گا ہے اس کا امکان بہت کم ہے اور صوبوں میں تو ممکن  
 ہے لیکن بلوچستان میں ممکن نہیں ہے اور اسکے ساتھ یہ عجیب بات ہے کہ مرکزی  
 حکومت ہمیں درس دیتی ہے کہ اپنے نان ڈیویلپمنٹ بجٹ نہ بڑھا میں مگر اس کے  
 ساتھ ساتھ اپنے نان ڈیویلپمنٹ اخراجات بڑھاتے جائیں ہیں میں اب ان  
 کی مثال دیتا ہوں اور آپکو اس کی تفصیل بتاتا ہوں مرکزی حکومت کا نان ڈیویلپمنٹ  
 بجٹ ۱۱۵ ارب روپے ہے اور اگلے نئے مالی سال میں ۱ سکر. ۹۰۱ ارب روپے

اور پاٹھش جن کی انہوں نے کلیرنیشن کی اور سمجھا یا اگرچہ بعض ان میں سے میرے پاس بھی توٹ کی ہوتی ہیں انہوں نے اچھا کیا اور ہمارا کام تقسیم ہو گیا مسما نا صاحب چاہتے تھے کہ میرا کام آسان ہو جائے انہوں نے تفصیل سے ایوان کے اندر آمد اسکے پارے میں جو تقریبہ کی میں امید کرتا ہوں کہ تمام محبر صاحبان جو داؤس کے دونوں جانب بیٹھے ہوتے ہیں اس پر غور کرہے گے اور سمجھیں گے۔ مجھے امید ہے کہ وہ آئندہ اپنی تقاریر میں ایکشن اس کے مطابق کریں گے تاکہ اس ایوان کا ڈیکور ماقائم رہے اور ساتھ ہی انسان کی اپنی عزت و وقار بھی قائم رہے اور خواہ منواہ کا ہلکا بن یا نازیبا الفاظ استعمال کرنے سے میں سبقتا ہوں کہ انسان کی اپنی سبکی ہوتی ہے اگرچہ گالی نازیبا الفاظ سچھر تو نہیں جو دوسروں کو لگے میکن اس سے اپنی نسبات اور منہ غلیظ ہو جاتے ہیں اگر کوئی اس کو سمجھے۔

حقیقت حال کی جو وضاحت مولوی حب نے کی امید ہے کہ وہ اسے سمجھیں گے۔ جناب اپنیکرا آج ہادس کے اُس طرف پکھو ہمکا ہے یعنی تعداد کم دکھائی دے رہی ہے۔ پکھو محبر صاحبان نے اپنی تقاریر میں ایک بات کا ذکر کیا یعنی نان ڈیلپینٹ بجٹ میں اضافہ کی بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ غیر ترقیاتی بجٹ میں خرچ پڑھایا گیا یعنی آئندہ سال اور جو موجودہ مالی سال گزر رہا ہے ان دونوں میں اضافہ اور فرق پڑھ رہا ہے۔ یہ صحیح ہے ایک طرف محبر صاحبان مطالبه کر رہے ہیں کہ جناب بے وزن گاری پڑھ رہی ہے فلاں شنے کیجا تے اور رونگار پڑھائیں درستی طرف جب ہمارے بجٹ میں وزیر صاحب چار ہزار سو آسامیاں آئندہ بھرتی کیلئے لائے گئے انکا خرچ اور تنخواہ بے تیرصانعہ تو نہیں دستگی اسکی تنخواہ میں تو ظاہر ہے نان ڈیلپینٹ بجٹ سے میں گی وہ ہمارے

یعنی جو ہمارا سالانہ ترقیاتی پر ڈگرام ہے اس کو تو وہیں کا وہیں رکھا ہوا ہے یعنی الگ سال کے لئے دبی رقہ رکھی ہوئی ہے بلوچستان کے لئے وہ صرف ۱۲،۱ کروڑ سال کے لئے مے رہے ہیں اس سے آپ خود اندازہ لگائیں کتنا فرق ہے۔ اور بلوچستان کے ساتھ کس قدر نہ انصافی ہے اُس طرف سے بھی کے ایک نمبر صاحب نے اعتراض کیا تھا کہ صوبائی اے ڈسٹریکٹ میں حصہ دیا جائے۔ یہ تو اخبار میں بھی آیا ہے ریڈیو میں بھی آیا ہے ٹیلی ویژن میں بھی آیا ہے کہ ہم نے برابری کے اصول پر ہر نمبر کو اسکیوں کی نشاندہی کے لئے کہا ہے کہ ہر نمبر صاحب پچاس لاکھ کی اسکیوں کی نشاندہی کریں۔ یہ سب کے لئے ہے اور بغیر فرق کے ہے وہ پیپنڈیا رٹی کے ہیں جمیعت علماء اسلام کے ہیں پی این پی کے ہیں یا آزاد نمبر ہیں وہ اسکیوں مدعے سکتے ہیں اس الیکٹریکی میں سب کے حقوق برابر ہیں۔ (تالیف)

کیونکہ سب اپنے حلقے کے منتخب نمائندے ہیں جن کے لئے میں نے پچھلے اجلاس میں بھی کہا تھا اور اب بھی دہرا دہرا ہوں کیونکہ کئی نمبر صاحب اس کو فرمادیش کر جانتے ہیں۔ میں بھی بھول جاتا ہوں یہ تواریخ حکومتوں کے وقت ہمیں ہوتا تھا وہ تو صرف اپنے لوگوں کو دیتے تھے۔ ہم تو بغیر کسی تمیز کے تمام نمبر اکیم کو برابری کی بنیاد پر دینا چاہتے ہیں وہ اگر کسی اسکیم کی نشاندہی نہ کریں اور اسکیم نہ بھیں تو یہ ہمارا قصور نہیں یہ قصور انکلائی وہ اسکیمات ابھی بھی بیٹھ سکتے ہیں اب بھی غور و خدش کیا جائے گا یہ الکاحت ہے کہ پچاس لاکھ کی اسکیمات کی نشاندہی کریں۔ یہ نہیں کہ یہ ان کی اپنی بھی ملکیت کی اسکیم ہو کہ اپنے لئے پلاٹ لینا ہے یا کوئی اور کاروبار کرنا ہے بلکہ اسکیمات عموم کی اجتماعی ہوں۔ جب ہم نے پیمانہ اور معیار مقرر کیا ہے اس کے مطابق ہو۔ پھر بتی کے ایک معزز نمبر صاحب نے جائز مطالبه کیا تھا اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے۔

کر دیا گیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے پندرہ ارب روپے بڑھا دیے ہیں اور اس میں بلوچستان کا حصہ نہیں ہے۔ جس کو وہ اپنے طور پر صرف کہ دیا گے یعنی لوگوں کو بھرتی کریں گے اور اپنی موجودہ سہولتوں کو بڑھائیں گے اور اس میں بلوچستان کا کوئی خاطرخواہ حصہ نہیں ہوگا اور جب تقسیم ہوگا تو بلوچستان کو پیسہ نہیں پہنچے گا جیکہ دوسرے صوبوں کو اس کا حصہ مل جائے گا یہ سراسر بلوچستان سے زیادتی ہے۔ اور پھر ہمیں درس دے رہے ہیں کہ آپ خرمپہ مت بڑھائیں پھرناں دیو یونیٹ بھٹ جو مرکزی حکومت کا ہے انہوں تے بڑھایا ہے اور پندرہ ارب روپے پہلے سال کے مقابلے میں زیادہ رکھا ہے اس میں پندرہ ارب روپے دے ڈی پی کے اندر ہے اور باقی اے ڈی پی کے باہر ہے اس میں بلوچستان کا کوئی حصہ نہیں ہے کیونکہ یہ خرچ نیم سرکاری کامیات پر ہو گا جس کو آٹا نہ مس

یا سیکی آٹانوموس (semi-autonomous) یا کارپوریشن کہتے ہیں کیونکہ موجودہ وقت میں باوجودہ ہمارے کئی مطالبات کے ہمارا حصہ ان مرکزی وازموں میں پانچ اعشار یہ چودہ فیصد ہے ابھی تک ہمیں ایک آسانی بھی نہیں دی گئی ہے لہذا یہ مزیدر قسم ان کو طے گی اس میں بھی ہمارا حصہ نہیں ہے یہ بھی اس لحاظ سے ہمارا استحصال ہو رہا ہے میں اس کی تفصیل کا ذکر اس لئے کردار ہوں کہ آپ سمجھیں کہ حقیقت حال کیا ہے یہاں بیٹھ کر تقید کرنا آسان ہے وہ اپنے آپ کو دیکھیں اپنے گروہ میں کھینچیں اپنے لیڈر کو دیکھیں کہ وہاں اسلام آباد میں کیا ہو رہا ہے؟ وہاں آپکی آنکھیں بنیں اور آپ نے کامل شیشے لگائے ہیں تاکہ نظر نہ آئے۔

جناب اسپیکر اس کے علاوہ تین ارب روپے کا پروگرام رکھا گیا ہے جس کو پیلزور کس پروگرام کہا جاتا ہے اور اس کے ساتھ جو ہمارا صوبائی اے ڈی پی ہے

ہجہ رہے ہیں اس شکل mis use اور وہ They are mandate fund

میں انکو کوئی اختیار نہیں ہے -

اس صورت میں اور اس شکل میں انہیں کوئی اختیار نہیں ہے۔ کہ جو لوگ غیر منتخب میں  
نہیں ہے۔ جن کو عوام کی طرف کوئی اختیار نہیں دیا latus-standi

گیا ہے جن کو عوام کی طرف سے کوئی اختیار نہیں دیا گیا جن کو عوام کا مینڈیٹ حاصل نہیں  
ہے۔ وہ کسی صورت میں اس پیسے کو باتھیں لگا سکتے ہیں اس کے پر عکس ہر صورت  
میں اس بات کی کوشش کی جا رہی ہے کہ وہ پس ان کے حوالے کیا جائے۔ تاکہ ان کی  
جبب گرم ہوا ایک صاحب پیپلز پارٹی کے مرکزی انتدیہ ہیں آئے تھے اس بارے میں  
جب ان سے گفتگو ہوتی تو میں نے ان سے بھی بات کی انہوں نے کہا اب آپ دیکھیں ہمارے  
لوگوں نے کتنی تکالیف برداشت کیں۔ وہ جیلوں میں پڑے رہے انہوں نے کوئے  
کھائے۔ کیا ہمارا اتنا بھی حق نہیں ہے۔ کہ ہم انہیں نوازنا میں نے کہا کہ یہ نواز نے کا  
طریقہ نہیں ہے کہ آپ ان لوگوں کو عوامی فنڈز اور بلک فنڈز دے رہے ہیں۔ آپ  
پنی طرف سے کچھ جمع کریں وہ انہیں بیٹک دیں اس پر انہیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ  
عوامی فنڈز اس طریقہ سے خرچ کرنے کیلئے نہیں ہیں کہ آپ کے لوگوں کو نوازا  
جائے یہ فنڈز عوام کی ہتری اور ترقی کیلئے ہیں تم اپنے صد بے میں میں یہ نہیں mis use  
کرنے دیں گے۔ اگر مرکز میں پیپلز پارٹی ایک منتخب گورنمنٹ ہے اور منتخب کو نہ کث  
کی صورت میں انہیں اختیار ہے کہ نیشنل فنڈز صحیح طریقہ سے استعمال کریں اس لحاظ  
سے یہاں ہماری بھی منتخب حکومت ہے وہاں ان کو حکومت کرنے کا حق ہے تو  
یہاں حکومت کرنے کا اختیار ہمارا ہے۔ وہاں وہ فنڈز استعمال کرتے ہیں۔ مرکزی  
سطح پر یہاں جو فنڈز آئیں گے وہ ہمارے ذریعے استعمال ہونگے اور کسی ذریعہ

انہوں نے اسمبلی لاٹبریری کی کیلئے ایک جائز مطالبہ کیا تھا جو ان سے اتفاق ہے اس کے لئے بہت تجوہ ڈال پیسہ دکھا گیا ہے اس کے لئے میں اعلان کر رہا ہوں کہ ہم فوری طور پر اسمبلی لاٹبریری کیلئے ایک لاکھ روپے گرانٹ کی صورت میں دینگے۔

(تالیف)

غمبر صاحب کے کچھ اور بھی اعتراضات تھے۔ انہوں نے اعتراض کیا تھا کہ اس بجٹ کو بناتے وقت ہم سے کسی نے نہیں پوچھا حالانکہ اسپیکر صاحب آپکے اور تمام غبروں کو بھی یاد ہو گا اسمبلی کے گذشتہ جلاس میں میں نے اس جگہ اس غبور پر یہ اعلان کیا تھا کہ آہنہ جب بحث بنا یا جائے گا ہم ہر غمبر سے تباہ و نیز ما نگین گے انہیں بھی میں نے دعوت دی۔ اس کے بعد ایک بھٹی بناتی تھی جس میں ہم نے اپوزیشن کے لیے باہم اس کے اُس طرف جو اداکیں بیٹھے ہیں وہ آئیں اور اس میں شمولیت کریں اس بھٹی میں جو بحث بنا رہی اگر وہ غمبر صاحبان اس بھٹی میں مشرکت نہ کریں اپنی رائے زدیں۔ قریب قصورہ ہمارا نہیں ہے۔ بلکہ یہاں الٹا ہمیں قصورہ دار بنا نے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب اسپیکر صاحب اپیلز ورکس پر و گرام کیلئے میں نے عرض کیا کہ میں ارب روپے تمام صوربہ جات کیلئے رکھے گئے ہیں۔ یہ پیسہ عوام کا پیسہ ہے۔ میرا پیسہ ہے آپکا پیسہ ہے یہاں جتنے بیٹھے ہیں ان کا پیسہ ہے ہر ایک نے کسی نہ کسی صورت میں کچھ دیا ہے کسی نے دس روپے کسی سو روپے اور کسی نے ہزار روپے ٹیکس کی موتہ میں حکمت کو دیتے ہوئے ہنگے۔ یہ پیلر پارٹی کا ذاتی فٹٹہ نہیں ہے جو انہوں نے لیا عراق شام یا کسی اور علک سے چندے کی صورت میں جمع کئے ہوں یا ملک میں چندے کی شکل میں جمع کئے ہوں یہ عوام کے پیسے ہیں۔

یعنی جو ہمارا سالانہ ترقیاتی پر و گرام ہے اس کو تو وہیں کا وہیں رکھا ہوا ہے یعنی اگلے سال کے لئے دبی رقم رکھی ہوئی ہے بلوچستان کے لئے وہ صرف ۱۴، ۱۵ کروڑ سال کے لئے مارے ہیں اس سے آپ خود اندازہ لگائیں کتنا فرق ہے۔ اور بلوچستان کے ساتھ کس قدر نا انصافی ہے اس طرف سے بھی کے ایک فبر صاحب نے اعتراض کیا تھا کہ صوبائی اے ڈی پی میں حصہ دیا جائے۔ یہ تو اخبار میں بھی آیا ہے مریم لیو میں بھی آیا ہے ٹیلی ویژن میں بھی آیا ہے کہ ہم نے یہاں بڑی کے اصول پر، فبر کو اسکیم کی نشاندہی کے لئے کہا ہے کہ فبر صاحب پچاس لاکھ کی اسکیم کی نشاندہی کر رہا ہے۔ یہ سب کے لئے ہے اور بغیر فرق کے ہے وہ پیپلز پارٹی کے ہیں جمیعت علماء اسلام کے ہیں یہی این پی کے ہیں یا آزاد فبر ہیں وہ اسکیم دے سکتے ہیں اس ایوان میں سب کے حقوق برابر ہیں۔ (تالیف)

کیونکہ سب اپنے حلقہ کے منتخب نمائندے میں جن کے لئے میں نے پچھلے اجلاس میں بھی کہا تھا اور اب بھی دہرا دہرا ہوں کیونکہ کئی فبر صاحب اس کو فراموش کر جانتے ہیں۔ میں بھی بھول جاتا ہوں یہ تو اور حکومت کے وقت نہیں ہوتا مصادفہ تو صرف اپنے لوگوں کو دیتے تھے۔ ہم تو بغیر کسی تمیز کے تمام فربن کو بڑا بڑا کیا دیا پر دینا چاہئے ہیں وہ اگر کسی اسکیم کی نشاندہی نہ کر رہا اسکیم نہ تیکیں تو یہ ہمارا قصور نہیں ہے تصور انکا ہے وہ اسکیمات ابھی بھی بسیجی سکلتے ہیں اب بھی غور و خوض کیا جائے گا یہ انکا حق ہے کہ پچاس لاکھ کی اسکیمات کی نشاندہی کر رہا ہے۔ یہ نہیں کہ یہ ان کی اپنی بھی ملکیت کی اسکیم ہو کہ اپنے لئے بلاٹ لینا ہے یا کوئی اور رکارڈ بار کرنا ہے بلکہ اسکیمات عموم کی اقتصادی ہوں۔ جو ہم نے پیمانہ اور معیار مقرر کیا ہے اس کے مطابق ہو۔ پھر سبی کے لیکے معزز فبر صاحب نے جائز مطالبه کیا اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے۔

کرد یا گیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے پندرہ الہ ب رو پے بڑھا رئیجے ہیں اور اس میں بلوجپستان کا حصہ نہیں ہے۔ جس کو وہ اپنے طور پر صرف کریں گے یعنی لوگوں کو بھرتی کریں گے اور اپنی موجود سہولتوں کو بڑھائیں گے اور اس میں بلوجپستان کا کوئی خاطرخواہ حصہ نہیں ہو گا اور جب تقسیم ہو گا تو بلوجپستان کو پہیں نہیں پہنچے گا جبکہ دوسرا صوبہ کو اس کا حصہ بن جائے گا یہ سراسر بلوجپستان سے زیادتی ہے۔ اور پھر ہمیں درس دے رہے ہیں کہ آپ خرضہ مت بڑھائیں پھر نان ڈیکٹ یونیورسٹی جو مرکزی حکومت کا ہے انہوں نے یہ ہایا ہے اور پندرہ ارب رو پے پہلے سال کے مقابلے میں زیادہ رکھا ہے اس میں پندرہ ارب رو پے دے ڈی پی کے اندر ہے اور باقی اے ڈی پی کے باہر ہے اس میں بلوجپستان کا کوئی حصہ نہیں ہے کیونکہ یہ خرچ نیم سرکاری تکمیلات پر ہو گا جس کو آٹا نو مس (autonomous) یا سیکی آمنو مس (semi-autonomous) یا کامپوریشن کہتے ہیں کیونکہ موجودہ وقت میں باوجود ہمارے کئی مطالبات کے ہمارا حصہ ان مرکزی وزارتوں میں پانچ اعشاریہ چودھ فی صد ہے ابھی تک ہمیں ایک آسانی بھی نہیں دی گئی ہے لہذا یہ مزید رقم ان کو بنلے گی اس میں بھی ہمارا حصہ نہیں ہے یہ بھی اس لحاظ سے ہمارا استحصال ہو رہا ہے میں اس کی تفصیل کا ذکر اس لئے کردار ہوں کہ آپ سمجھیں کہ حقیقت حال کیا ہے یہاں بیشتر کہ تنقید کرنا آسان ہے وہ اپنے آپ کو دیکھیں اپنے گھر میں لکھیں اپنے لیڈر کو دیکھیں کہ وہاں اسلام آباد میں کیا ہو رہا ہے؟ مہماں آپکی آنکھیں بندیں اور آپ نے کاری شیشے لگائے میں تاکہ نظر نہ آئے۔

جناب اسپیکر اس کے علاوہ تین ارب رو پے کا پروگرام رکھا گیا ہے جس کو پبلیک اور کامپریشن کہا جاتا ہے اور اس کے ساتھ جو سہارا صوبائی اے ڈی پی ہے

ہو رہے ہیں اس شکل mis use اور وہ They are mandate fund

میں انکو کوئی اختیار نہیں ہے۔

اس صورت میں اور اس شکل میں انہیں کوئی اختیار نہیں ہے۔ کہ جو لوگ غیر منتخب ہیں  
نہیں ہے۔ جن کو عوام کی طرف کوئی اختیار نہیں دیا  
گیا ہے جن کو عوام کی طرف سے کوئی اختیار نہیں دیا گیا جن کو عوام کا مینڈیٹ حاصل نہیں  
ہے۔ وہ کسی صورت میں اس پیسے کوہ با تقدیر نہیں لگا سکتے میں اس کے بر عکس ہر صورت  
میں اس بات کی کوشش کی جاوی ہے کہ یہ پیسہ ان کے حوالے کیا جائے۔ تاکہ ان کی  
جیب گرم ہوا یک صاحب بی پلز پارٹی کے مرکزی وزیر ہیں آئے تھے اس بارے میں  
جب ان سے گفتگو ہوتی تو میں نے ان سے بھا بات کی انہوں نے کہا اپ آپ دیکھیں ہوا  
لوگوں نے کتنی تکالیف برداشت کیں۔ وہ جیلوں میں پڑے رہے انہوں نے کوئے  
کھائے۔ کیا ہمارا اتنا بھی حق نہیں ہے۔ کہ ہم انہیں نوازیں میں نے کہا کہ یہ نواز نے کا  
طریقہ نہیں ہے کہ آپ ان لوگوں کو عوامی فنڈز اور ہلک فنڈز دے رہے ہیں۔ آپ  
پرانی طرف سے کچھ جمع کریں وہ انہیں بیٹک دیں اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ  
عوامی فنڈز اس طریقہ سے خرچ کرنے کیلئے نہیں ہیں کہ آپکے لوگوں کو نوازا  
جائے یہ فنڈز عوام کی بہتری اور ترقی کیلئے ہیں ہم اپنے صوبے میں mis use  
کرنے دیں گے۔ اگر مرکز میں پلز پارٹی ایک منتخب گورنمنٹ ہے اور منتخب کوئی بحث  
کی صورت میں انہیں اختیار ہے کہ نیشنل فنڈز صیغہ طریقہ سے استعمال کریں اس الحاظ  
سے یہاں ہماری بھی منتخب حکومت ہے وہاں ان کو حکومت کرنے کا حق ہے تو  
یہاں حکومت کرنے کا اختیار ہمارا ہے۔ وہاں وہ فنڈز استعمال کرتے ہیں۔ مرکزی  
سلط پر یہاں جو فنڈز آئیں گے وہ ہمارے ذریعے استعمال ہونگے اور کسی ذریعہ

انہوں نے اسمبلی لاٹبرری کیلئے ایک جائز مطابق کیا تھا بخہ ان سے اتفاق ہے اس کے لئے بہت تھوڑا پیسہ مکھا گیا ہے اس کے لئے میں اعلان کر رہا ہوں کہ ہم فوری طور پر اسمبلی لاٹبرری کیلئے ایک لاکھ روپے گرانٹ کی صورت میں دیتے ہیں۔

(تالیف)

محبر صاحب کے کچھ اور بھی اختراقات تھے۔ انہوں نے اعتراض کیا تھا کہ اس بحث کوہ بناتے وقت ہم سے کسی نے نہیں پوچھا حالانکہ اسپیکر صاحب آپکو اور تمام محبوں کو بھی یاد ہو گا اسمبلی کے گذشتہ جلاس میں میں نے اس جگہ اس غور پر یہ اعلان کیا تھا کہ آہنہ جب بحث بنایا جائے گا ہم ہر محبر سے تباہ و نیز مانگیں گے انہیں بھی میں نے دعوت دی۔ اس کے بعد ایک بھی بنائی تھی جس میں ہم نے اپوزیشن کے لئے یا اس کے اُس طرف جو اداکیں بیٹھے ہیں وہ آئیں اور اس میں شمولیت کریں اس بھی میں جو بحث بنارہی تھی اگر وہ محبر صاحب ان اس بھی میں مشرکت نہ کریں اپنی رائے نہ دیں۔ قریب قصور ہمارا نہیں ہے۔ بلکہ یہاں اللہ ہمیں قصور مدار بنانے کی کوشش کی جائے گی ہے۔

جناب اسپیکر صاحب اپیلزور کس پر دگام کیلئے میں نے عرض کیا کہ تین ارب روپے تمام صوبہ جات کیلئے رکھے گئے ہیں۔ یہ پیسہ عوام کا پیسہ ہے۔ میرا پیسہ ہے آپکا پیسہ ہے یہاں جتنے بیٹھے ہیں ان کا پیسہ ہے ہر ایک نے کسی نہ کسی صورت میں کچھ دیا ہے کسی نے دس روپے کسی سو روپے اور کسی نے ہزار روپے میکس کی مدد میں حکومت کو دیئے ہوئے ہیں۔ یہ اپنے پارٹی کا ذاتی فرشتہ نہیں ہے جو انہوں نے لیا عراق شام یا کسی اور ملک سے چندے کی صورت میں جمع کئے ہوں یا انک میں چندے کی شکل میں جمع کئے ہوں یہ عوام کے پیسے ہیں۔

مُحنہ اس سبھرا ہماری جدوجہد کا میاب ہوئی اور ہم اپنے مقصد میں کا میاب ہوئے  
ہیں وہ یونٹ کے لعنت سے آنہادی حاصل کی ہے اب ہم کیسے تیار ہوں گے کہ  
وہ یونٹ کو چھوڑ دیں؟ اور وہ دوبارہ ہمارے سروں پر مسلط کیا جائے  
کوئی بھی اسکو نہیں چھوڑ دے گا جب ہم نے کہا کہ بھائی آپ لوگ ہوش سے کام  
لیں سمجھے کام لیں آئیں اور قانونی طریقہ سے آپ خل کریں اگر آپ ایسا  
کرنے گے تو ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

جناب اپیکر! ہمارے مولانا عطاء اللہ صاحب نے اپنی تقریر  
میں اعتراض کیا کہ دینی مدارس کو حکم گرانٹ دی جائی ہے۔ ہمارے بھٹ میں اس  
سلطہ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اس سے پہنچ دینی مدارس کیلئے پانچ لاکھ روپے  
رکھنے کرئے تھے اس بارہ ہم نے تیس لاکھ روپے رکھے ہیں جو میں سمجھتا ہوں پہلے  
کافی اور زیور ہے تاہم میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بالکل مناسب اور صحیح ہے  
 بلکہ جو ہماری دوست ہمارے پاس ہے وہ آپ کے سامنے ہے اسکو چیزیں استعمال  
کریں۔ جیسے انگریزی کی کھادت ہے کہ One should cut ones coat

یعنی جتنا کپڑا ہوہ اتنا کوٹ بنانا according to the cloth.

چاہئے اگر لمبا یا چھوٹا ہو گا تو تکلیف کا باعث ہو گا۔ چنانچہ ہمارے پاس نہیں دوسرے  
نہیں میں اسلئے ہمارے لئے مکن نہیں کہ اسے ٹھہرائیں مولانا صاحب نے ڈیلے  
ایکش ڈیمز برائے قلات ڈسٹرکٹ کے بارے میں کہا کہ وہاں انکی بیویگ  
کراچی جائے تاکہ نیزہ میں پانی کو اور پرلا یا جاسکے تو ہم اگلے بھٹ میں انہیں سر  
نوئے میں قلات ڈسٹرکٹ کیلئے قین عدد ڈیلے ایکش ڈیمز رکھے ہیں ایک توہت میں،  
دوسری کھو ریتہ اور تیسرا دشت گوران میں آپاشی کے پانی اور اسکی بودنگ کے

سے استعمال نہیں ہو سکتے۔ پر ایویٹ فنڈ نہ آپ جس طرح استعمال کریں اس سے ہیں کوئی واسطہ نہیں ہے۔ وہ آپ کی ذاتی چیز ہے۔ پبلک فنڈ نہ پبلک کے نمائندوں ہی کے ذریعہ استعمال ہو سکتے ہیں میں ختمہ معاہدہ اور ان کے پچھے ذریعہ حاجات سے بعد میں لانا سے میں نبھی بات کی کہ یہ آپ کی ایک کوشش ہے کہ اس طریقہ سے ان لوگوں کو کیا کہتے ہیں۔؟ ضلعی ایڈمنیٹریشن جن کی کوئی حیثیت نہیں ہے نہ قانونی اور نہ ہی آئینی حیثیت سے علاوہ اس کے بھر آپ دے رہے ہیں اس میں آپ کی یہ کوشش ہے کہ آپ کی پیرالل سیٹ اپ ہو ہمارے مقابلہ میں ہو۔ یہ تم نہیں ہونے دیں گے۔ پھر اس کے اور بھی دوسرے رسائلہ اور اس کو شش ہے کہ یونیورسیٹ فارم آف گورنمنٹ ہو (Unetral form of Govt) اس وقت فیڈرل فارم آف گورنمنٹ ہے۔ حالانکہ ختمہ کے والدمحمد موجودہ یعنی ۱۹۷۳ء کا آئین ان کے وقت پاس ہوا تھا بلوچستان کے اس وقت کے اکثریت نبرانے اس آئین کو تسلیم نہیں کیا تھا اور نہ ہی اس پر ان کے رستخط ہیں میکن اس کے باوجود یہ آئین ہے جو بھبھو صاحب مرحوم نے دیا تھا اس میں واضح الفاظ میں ہے کہ ہمارا اڑنا حکومت اور نہ نہیں فیڈرلیشن کے طریقہ سے ہو گا۔ نہ کہ یونیورسیٹ فارم سے ہو گا ختمہ جوان کی بیٹھی میں اپنے والد کے آئین کو تبدیل کرنے کی کوشش میں ہیں یا اسکے جعل نے کی کوشش میں ہے۔ یہ عمل اس طریقہ سے ہی پیرو درکس پر وگدا کیلئے ہم نے کہا کہ یہ تو ہم اس طریقہ سے تبدیل نہیں کر سکتے ہیں اس صورت میں آپ دوبارہ یہاں ول یونٹ قائم کریں ہمارے مروں پر ٹھہرنس دیں گے کیونکہ یہاں کے لوگوں نے جدوجہد کی ہے اور جگہ بھی لوگوں نے جدوجہد کی ہے لوگ پھانسی چڑھے ہیں اور شہید ہوتے ہیں۔ بالآخر دن یونٹ ختم ہوا۔ علام نے

امید ہے کہ وہ پھر فیصلہ کرے گے۔

**معززہ اقلیتی رکن نے پیش میں عیسائیوں کے قبرستان کے بارے**

کہا کہ وہ انکرو چینٹ کرے (Encroachment) رہے ہیں مگر میں نے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ ایسا کوئی قبرستان دہان نہیں ہے اس خاص زمین پر جس کا ذکر انہوں نے کیا ہے۔ تاہم یہ معاملہ دُبی سی نے خوش اسلوبی سے طے کر لیا ہے اور ان سیکلٹریز (settlers) علیحدہ زمین دیدی گئی ہے تاکہ عیسائی حضرات دہان اپنا قبرستان بناسکیں۔

**جناب اسپیکر۔** تمہورے معززہ نمبر صاحب نے اپنی تقریر میں سٹیلرز کے حقوق کے بارے میں پچھ بات کی ہی میں سمجھتا ہوں اگر میں غلط ہوں تو میرے تصحیح کرنے والے تالیمی دوبارہ انکو جواب دے سکوں اور اگر میں صحیح سمجھتا ہوں تو معززہ نمبر فاموش رہیں۔

ان کا کہنا یہ تھا کہ (settlers) سٹیلرز کے حقوق ان کو واپس کئے جائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ یہاں آباد کاروں کے حقوق نہیں، میں اس بارے میں حکومت کو چاہئے کہ کچھ کرے آپ جانتے ہیں کہ ہمارے جو سٹیلرز یعنی آبادگاروں دو مختلف جگہوں سے آئے ہوئے ہیں کوئی پیاس سال پہلے، کوئی پانچ سال پہلے شاید کوئی پانچ دن پہلے آئے ہیں مگر یہ سب ایک جیسے نہیں ہیں میں نے اور میرے ساتھیوں نے مختلف مواعظ اور مختلف اوقات میں کہا تھا اور آج پھر میں یہ کہتا ہوں اور یہ بات دہرا دہرا ہوں کہ یہاں جو ایار کار آئے ہوئے ہیں مثلاً سندھ سے، ہندوستان سے، صوبہ سرحد سے پنجاب سے ایران یا افغانستان اور بنگلہ دلشیں سے یعنی کسی بھی ملک سے یہاں آئے ہیں جو بھی یہاں آباد اور جنہوں نے یہاں اکر مستقل گھر بنایا ہے جو ہمارے غم ہماری خوشی، ہماری صوت و نریت میں ہمارے ساتھ تشریک ہوئے ہمارے ساتھ ایک ہیں، وہ یہاں پر رکھاتے اور رکھاتے میں ان کے قبرستان ہمارے ساتھ ہیں ان کے حقوق برابر

بارے میں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ نائیڈر و جیالو جی کی ذمہ داری ہے وہ یہ بزرگ و بیرون ہیا کرتے ہیں اس وقت ہمارے پاس بہت کم ریکارڈ موجود ہیں۔ بزرگ کے مقابلہ میں مگر مشینیں بہت کم ہیں ہم نے باہر سے مزید لگنگا ائے ہیں جب آ جائیں گے تو انشاء اللہ موجودہ وقت کے مقابلہ میں نیادہ ٹیوب فیلز لگاتے جائیں گے۔

جناب اپنے اعیانی اقیقت کے نمائندے نے ایوان میں اپنے مطالبات کافی تعداد میں پیش کیے چنانچہ اس بارے میں کچھ کہونا گا۔ انہوں نے کہا تھا کہ دیہاتوں کو بجلی فراہم کرنے کے سلسلے میں ہرامیم پی اے صاحب کو پانچ عدد دیہات نامزد کرنے کا اختیار تھا مگر اس تک کام شروع نہیں ہوا ہے اسکا جواب میں جا کر دو گناہ کیونکہ اس بارے میں کچھ درسرے میر صاحبان نے کہا ہے اگر ابھی میں اسکا جواب دے دوں تو یہ repetition ہو گی۔ نیز ایک ہی جواب میں سے آپ بھی سمجھ جائیں گے۔ میر صاحب نے پرانگری میول تک اور کی نہ بان میں تعلیم کے بارے میں پوچھا۔ اس کا جواب مولانا صاحب یعنی وزیر خزانہ نے دیا بھی تھوڑی دیر پہلے دیر یا ہے اس لئے مجھے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ اسکے علاوہ میر صاحب نے ٹیوب ویل کے بارے میں کہا کہ پرائیوریٹ نہ میں پر ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں۔ فوری ترقیاتی اسکیوں کے پروگرام کے تحت پرائیوریٹ زمینوں پر ٹیوب ویل بنانا بند میں ہمارا مقصد یہ ہے کہ یہ ٹیوب ویل پینے کی پانی کیلئے استعمال ہوں نہ کہ کاشتکاری کے لئے۔

انہوں نے پاک ایران میکشائل نیز کو چلانے کیلئے کہا۔ جناب اپنے کی صوبائی پروپریتیوں بلکہ مرکزی حکومت کے پرائیوریٹ میں جو ایران کی شرکت کے ساتھ مل کر چلاتے تھے۔ یہ معاملہ زیر غور ہے متعلقہ مرکزی وزیر بہاں آئے تھے انہوں نے اس بارے میں بھجو سے بات کی انہوں نے تبا یا کہ یہ معاملہ ایران کے ساتھ زیر غور ہے اور

میں بہترین پھل پیدا ہوتا ہے وہ ایک ٹکڑے سے بھی ایک لاکھ پیدا کرتے ہیں جب ایک ایک اتنا بھاری رقم دیتا ہے ایک چھوٹے سے باغ کی قیمت ڈیڑھ لاکھ ایک لاکھ یا اسی ہزار تک جاتی ہے تو اس میں سے کچھ ٹیکس ہیں بھی یعنی بھارے عوام کو بھی دیں پھر کوئی نہ کے گرد فرواج میں شماڑا فہرست بیزیاں کاشت ہوتی ہیں میں خود توہ کاشت نہیں کرتا ہوں بلکہ ہمارے کمیٹی کاشت کرتے ہیں وہ بتلتے ہیں اس سے اچھی آمدی ہوتی ہے۔ ہمارے بوجھتائیں کے کھنہ نہری علاقے میں صلیع فیصل آباد اور پٹ فیڈر کے ہیں جہاں سے یا غیر اپنے تھا تھا بھارے ان علاقوں میں شلیل یعنی چاروں ہوتا ہے گندم جوار چنا ہوتا ہے اور تیل نکالنے والے بیج ہوتے ہیں بھنے یہ تجربہ ہے کیونکہ میں بھی فیصل آباد کا ایک دریا نے طبقتی کامنڈار ہوں میرے پاس بھی ہزاروں توہیں بلکہ صرف گیارہ بارہ سوا یک لکھ رعنی زیبا ہے وہاں سو ایکڑ سے ایک لاکھ سوا لاکھ روپے کی آمدی ہوتی ہے اور جو نہ مینڈار نہ یادہ محنت کرتے ہیں وہ تو کچونہ یادہ پیدا کر لیتے ہیں پورے دولاکھ تک پیدا کر لیتے ہیں۔

یہاں ایک ایکڑ سے اور ان علاقوں سے سوا یکڑ سے اتنا آمدن ہوتی ہے میں یہ آمدن جو بتارہ ہوں اس میں کھاد بیج وغیرہ کے اخراجات نکال کر بچت ہوتی ہے اور بزرگ کے ساتھ اخراجات نصف ہوتے ہیں ایک لاکھ روپے حاصل ہو جاتے ہیں کسی نہ  
نے کہا تھا کہ ہم بھاری مالیہ دے رہے ہیں آپکو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ مالیہ اور عشر بہت کم رقم ہوتی ہے نہ یادہ رقم نہیں ہے بھاری رقم آبیانہ ہے۔ آبیانہ کافی ہے باقی عشر اور مالیہ کم ہے۔ اصل آبیانہ ہے جن علاقوں میں لوگوں کے اپنے کامیز ہیں اپنے چشیے ہیں تو ان کو مالیہ دینے کی فردوں بھی نہیں ہے آبیانہ تو صرف فیصل آباد کے لوگ دیتے ہیں یا سبیلا کے لوگ جہاں کچھ نہ ہیں۔ وہاں کے لوگ آبیانہ دیتے ہیں وہاں

ہیں۔ کوئی فرق نہیں دیتیں و آفرین) مگر جو یہاں آتا ہے یا آیا ہے یعنی صرف روزی کھانے جو بیرے منہ سے ہمارے ہزیروں ہمارے لوگوں کے سند سے نوالہ چھین کر کھلتے ہیں دو لفڑیوں کھاتے ہیں اور پھر اسے پشاور، کراچی، گوہرانوالہ، لاہور، طہران یا کابل میں جا کر استعمال کرتا ہے وہاں جا کر خل نبوتا ہے، بنس کرتا ہے، تو یہاں اسکا کوئی حق نہیں ہے جناب اسپیکر۔ یعنی صرف ایکسپلیشن یعنی وضاحت کیلئے بتایا ہے جو نک آپ نے کہا اس لئے مجھ دوبارہ یہاں کہنا پڑا۔

تمبوو کے معززہ تھرنے پھر کہا کہ یہاں منزلہ انڈہ سٹرینڈ میزہ پر ٹیکس لگایا جائے۔ جناب اسپیکر۔ اگر ہم اس سے پہلے اچانک ان چیزوں پر ٹیکس لگادیتے تو یہ قبر صاحب صب سے پہلے اٹھ کر اوچپلانگ لگا کر یہاں کھترے ہوتے اور تعمید کرتے کہ جی یہاں غریب لوگ ہیں کوئی چیز نہیں ٹیکس کیوں لگایا؟ یہ سر اسلام ہے۔ اب اگر ہم نے ایسا نہیں کیا تو ان کا مطالبہ ہے کہاں پر ٹیکس لگایا جائے اس معنی میں یہ بتانا چاہتا ہے کہ اس مسئلے پر ہم پہلے ہے غور کر رہے ہیں کہ آیا منزلہ انڈہ سٹرینڈ پر بشمول نہیں ٹیکس لگانے کی گنجائش ہے یا انہیں یا پھر موجودہ ٹیکس جو ہمارے سی معدنیات کی آمدی کے پر لگایا گیا ہے وہ ہی کافی ہے یا کم ہے ہم غور کر رہے ہیں کہ آیا وہ جو دہ ٹیکس پاکستان کی منڈیوں اور زمین الاقوامی مٹیوں کے بھاؤ کا سطح پر ہے کیا یہ ٹیکس اس کے مطابق لئے جا رہے ہیں ہم چاہتے ہیں اس صوبے کے عوام کو انکام مناسب حصہ مل سکے ایک معززہ قبر صاحب نے زمین کے بارے میں کہا تھا میں خود بھی ایک زمیندار ہوں تمبوو، ستونگ، جھٹ پٹ اور وجہان کے قبر صاحبیں نے کہا تھا کہ یہ ٹیکس نہ رہی آمدی پر لگایا جائے اور اگر یہ ٹیکس لگایا جاتا ہے تو اس کا اثر مجھ پر بھی پڑے گا میں بلوجہ چستان کی زمین کے بارے میں جانتا ہوں یہ بہت نہ خیز ہے ابھی شمالی علاقوں

اس کا مستقل فیصلہ نہیں ہو جاتا ہے اس کا جگہ اجرا ی رہے گا اور سال کا سال سے چلتا آ رہا ہے بس یہاں پڑی فیصلہ ہو جاتا ہے کہ اس سال ایسا ہو گا اسکے سال دیکھا جائے گا یہ کوئی مُستقل فیصلہ نہیں ہے ۔ جب تک مستقل فیصلہ نہ ہر تکلیف اور جگہ اور وقت جای رہے گا مستقل فیصلہ اس کا صرف کوئی آپ کا من انتہا ہے میں ہو سکتا ہے جس کے بارے میں ہم بارہ کھپکھے ہیں ۔ وزیر اعظم صاحبہ کونہ بانی کہنے کے علاوہ خط لکھ پکھے ہیں اور صدر صاحب کوہ بھی اس بارے میں ہم نے چھپی لکھی ہے ۔ جب مشترکہ معاملات کی کوئی بلاٹی جائے گی تو یہ معاملات دہان ملے کئے جائیں گے باقی حیردین ڈرائیور یہ بھی مرکز کی ایک ایسکیم ہے حالانکہ اسی کا کنٹرول واپڈا کے ذریعے ہو رہا ہے لگوکشہ ہے یہ کام بھی ہو جائے ۔

تمبو کے ایک لبر صاحب نے یعنی ایکٹر فیکشن کے بارے میں بہاں لمبی چوری تقریر چھاڑ دی اور کہا کہ ہم لوگوں کو انہیں میں نہ کھو رہے ہیں اور وہ سنی چھلنے نہیں دے رہے ہیں ۔ اسچیکر صاحب میں اس بارے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دیجی ایکٹر فیکشن صوبائی معاملہ ہے صوبائی مسئلہ ہے اور صوبہ ہوں کے اختصار میں ہے کہ اسے کیسے تقسیم کرتے ہیں ۔ کن کن دہالتوں اور نتیتوں کو دیتے ہیں ۔ اس کے متعلق ہماری حکومت نے فہرست بنائی جو دوسرا ہبڑ (۲۰۸۱)، دیہالتوں میں یا بستیوں میں بجلی کے بھروسے اور نار لگاگز بجلی سے منسلک کردیں پھر یہ لست ہم نے واپڈا کوہ بھی اور انہوں نے یہ لست اپنے آقاوں کوہ بھی اس پر ابھی تک کام شروع نہیں ہو سکا اور ایک بھی گاؤں میں کام شروع نہیں ہوا اسکے بعد عکس پیپلز پارٹی نے اپنے لوگوں میں اور اپنے ساتھیوں میں جہیں وہ خود جانتے ہیں ان کی انہوں نے ایک اور فہرست بھی ۔ جو ایک سو آنڈھ علاقوں پر مشتمل تھی ۔ جنہیں ہم دیہات اور بیتی تھے

لوگوں کو تمام اخراجات دینے کی بجائے کافی مناسب رقم مل جاتی ہے اور اس سے عوام کو ٹیکس کی صورت میں تھوڑا پیسہ دیا جا سکتا ہے میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ ہم آج نہیں کار خانہ وار نرخ کا رہا ہے بلکہ صرف یہ کام رہا ہے ہر ایک اپنے حساب سے کام رہا ہے ہم صرف اس بات پر غور رکھ رہے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ یہ ٹیکس کہاں کھاں اور کتنا ہو۔ جواب والا! جیکب آباد روڈ بہت خرابا ہے مجھےاتفاق ہے ٹپل ڈیرہ سے جیکب تک خراب ہے۔ مگر میں یہ سرمن کروں گا کہ روڈ نیشنل ہائی وے ہے اور مرکز کے حوالے ہے مرکزاً سکو بناتا ہے۔ مرکزاً اس کے دیکھ بھال اور مرمت کے لئے تم ہمیا کرتا ہے اس وجہ بوجھتان کے تمام نیشنل ہائی وے کے لئے پچاس کروڑ کی رقم تھی یہ صرف دیکھ بھال اور مرمت کے لئے درہ کار ہو رہا ہے اور ہمیں صرف یہ کہا گیا ہے کہ اس کے لئے سات آٹھ کروڑ رکھے گئے ہیں جو کہ چند میل میں ختم ہو جائیں گے۔ جناب اسپیکر! ایک اور نمبر معاہب نے ڈاکٹروں کے متعلق ذکر کیا ہے پھر انہوں نے پیٹ فیڈر کے پانی کا ذکر کیا ہے اس وقت پیٹ فیڈر میں دو مزار چودھو سک پانی بہر رہا ہے اس سے نریادہ پانی گزرا بھی نہیں سکتا ہے۔ چند دن پہلے چیف انجنئر سندھ نے مجھے اطلاع دی تھی کہ اس میں پانی بڑھا گیا تین مزار چودھو سک پانی پاک ہو گا اب اس بات کو تین دن گزر پہنچے میں میں یہ نہیں کہہ سکتا ہوں کہ واقعی اتنا پانی گزرا رہا ہے ہر حال چیف انجنئر سندھ کے مطابق اتنا پانی دیاں سے گزرا رہے گا اور گزرا نہ چاہئے۔ جب یہ نہیں بنائی گئی تھی تو اندازہ بخا چودھو مزار سات سو کیوں سک پانی اس سے کمراں ہو گا اور آئینہ جو پر وکرام ہے وہ بھی یہی ہو گا پانی اب تک تقسیم نہیں ہے اسندھ پنجاب سرحد سپاہیا سے اپنا حصہ منگتے ہیں۔ اور جب تک

عہد و د کرنے نہیں دیں گے۔ یہ نہیں ہو سکتا ہمارے لوگ اندر میرے میں ہوں بلوچستان تمام اندر میرے میں ہو اور پیپلز پارٹی والے یا چند گاؤں یا گھرانے روشن ہوں کیونکہ وہ پیپلز پارٹی کے نہیں ہیں پیپلز پارٹی کے لوگ اور مجہ میں ہیں سنوھ میں ہیں انہیں دیں سب کو دیں۔ یہاں بلوچستان کی حکومت ہے یہاں یہ بات نہیں ہے کہ ہماری اکثریت ہے۔ اور یہ نہیں کہ ہمارے لوگوں کو ملے اگر بجلی ملے گی تو سب کو ملے گی۔ ایک جیسی برائی کے اصول سے جیسے ہم نے ایم پی اے صاحبان کو ایک جیسی برائی کی بنیاد پر، پھاس پھاس لاکھروپے کے فنڈز بھیجا کیئے ہیں۔ ہمارے صوبے میں کم از کم یہ ایک ریکارڈ ہے۔ جو چیزیں ہم کرتے ہیں ہماری کوشش ہوتی ہے کہ وہ منصافانہ طور پر ہو اور اگر اس کی تقسیم ہو تو ہر ایک کو ملے باقی جگہوں میں ایسا نہیں ہے یہ جمہوریت کی روح ہے برائی کے اصول پر ہر چیز کی جائے۔

مسٹر رضیہ رہب: جناب اسپیکر صاحب! قائد الیوان سے معذرت کے ساتھ مداخلت کی اجازت چاہتی ہوں۔

مسٹر جان محمد خان جمالی: اسپیکر صاحب! قائد الیوان جب تقریر کر رہے ہوں تو مداخلت نہیں کہا سکتی یہ مردمیت نیشنل اسمبلی اور ہر جگہ ہیں۔

قائد الیوان: یہ مردمیت مردوں کیلئے ہے تاہم عورت کیلئے میں ٹولیف رکھتا ہوں اور رک جاتا ہوں اگر ہماری خواتین کو اتنا (defer)

ہمیں کہہ سکتے۔ اور نہ ہی گاؤں کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ اندر چھوٹے چھوٹے ہی جملہ (Hamlets) ہیں یعنی جو رو دو اور تین تین گھروں پر مشتمل ہیں۔ تاہم کہنے والی دہان یجاڑ۔ یعنی دہان وہ مگر یہاں تین گھر ہیں اور تار کھنچنے والے ہیں کیونکہ پارٹی کے نور نظر میں کیونکہ انہوں نے اعلان کیا ہے دہان ایک مالی صاحبہ بیٹھی ہوئی ہیں۔ اسلام آباد میں ایک رفتر گھولا ہوا ہے (Placement Bureau) پیمنت یورپ ہے ہلا سوال یہ پوچھتی ہیں کہ آپ کس پارٹی کے ہیں۔ اگر جواب میں کہتے ہیں کہ ہم مسلم لیگ کے ہیں یا جماعت اسلامی کے یا جمیعت علماء اسلام کے یا بل این اے کے تو کہتے ہیں دفعہ ہو جاؤ اگر کہتے ہیں پیپلز پارٹی کے ہیں تو کہتے ہیں کہ فوراً اسے قبول کیا جاتا ہے اگر آج اعلان کرو پیپلز پارٹی سے۔ تو فرمائے کہتے ہیں فوکریا بھی ہیں بھلی بھلی سطے گی اور درجیہ نواز مات بھی میں گے۔ تو خیر و پہلے کوشش کرتی کہ امن قائم کر سکیں۔ اور بعد گول کی قوت کی وجہ سے وہ کام انہوں نے بند کر دیا یہ بلوچستان کے عوام پر ایک دھوکہ ہے ایک سازش ہے ایک فرادری ہے۔ (penetrate) پینٹر پٹ کرنے کا ایک طریقہ مرکز کی طرف سے اوس پیپلز پارٹی کی طرف سے۔ ہم چاہتے ہیں کہ روشنی پھیلے تو برا بری کی نیاد پر پھیلے یعنی برابری کے اصول سے پھیلے یہ نہیں کہ ایک گھر میں اندر خیر اور اور ایک گھر و شن پھر دوسرے گھر انہیں میرے میں ہیں ایک گھر کو نواز نے کیلئے ماں سے روشن کیا جاتا اور دوسرے گھر انہیں میرے میں ہوں یہ ہرگز نہیں ہوگا ایسا بلوچتا میں نہیں ہوگا۔ جوہ اسکیم ہم نے دی ہیں یہاں ان کے مطابق ہوگا اسکی تقسیم ایک طریقہ سے ہر قلعے میں منصفانہ ہو جا ری کو کوشش ہوگی کہ حق الواسع منصفانہ طور پر نکلی گا میں اور دیہات میں پہنچنے اور اپنی طرف سے ہماری یہ کوشش سختی کو منصفانہ طور پر یہ رشتی ہر جگہ پھیلے گرد و سری طرف سے یہ کوشش ہے کہ روشنی کو مدد دیا جائے ہم اے

پس اس کا تمیل تذکر کرنا ہے کہ وہ خود نہ یادہ تعلیم یا فتنہ ہوں اور دوسروں پر بھروسے کوہ پڑھا سکیں پھر ہمارے معززہ ممبر صاحب خضدار اور نہ یادت کے ممبر صاحب نے کہا کہ گیس نہیں ہے تو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ کوئی کام کا گیس کا پلانٹ اس کے متعلق حقیقت یہ ہے کہ ناکارہ ہو چکا ہے ختم ہو رکھا ہے یا تو صرف ٹینک پڑے میں آگے دہ چاہتے ہیں تو ٹینک مجھ سکتے ہیں اس کے پرنسے کسی اور کام میں استعمال کردیتے گئے ہیں اگر آپ چاہتے ہیں تو یہ صرف ٹینک ہیں نیارت لے جائیں یا خفیدہ اسلے جائیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں دیاں پر شیری پکھ نہیں ہیں۔

پھر خضدار کے ایک آنہ بل ممبر نے کہا ہے کہ ان کے ضلع کے لئے اے ڈی پی میں پکھ بھی نہیں ہے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہر ضلع کو بریاری کے اصول پر اسکیمات دی جائیں۔ حتی الودع ہماری کوشش ہے کہ اے ڈی پی کی بنا پر بریاری کے مطابق حصہ میں آپ کو جناب اسپیکر صاحب خضدار کی اسکیموں کے متعلق بتاتا ہوں ممبر صاحب کو شکایت ہے کہ ان کے علاقے میں اسکیمیں نہیں ہیں مگر ان کے علاقے میں ۶۳ اسکیمیں ہیں۔ اور اس کے لئے رقم ۹۷ میں رکھی گئی ہے مجھے یقین ہے جو انہوں نے کہا ہے کہ پکھ نہیں ہے اس سے بہت دور ہے نیروں سے (۶۲) تریٹھ بہت دور ہے۔ یا تو اسچھدا ایک ماہیز روز نہ میں وہ اسکے علاوہ ہیں ماہیز روز تو ہر علاقے میں یہ تو ممکن نہیں ہے کہ ہم سب روز کو پکا کریں ہمارے اپنے علاقے ڈیرو بھی پھر مری علاقے کو صلوک کا مانیں دیاں ایک بھی پکا روز نہیں ہے جب اتنے بڑے علاقوں میں کوئی پختہ روز نہیں ہے۔ البتہ ہم ان کے علاقے کی روز کو اچھی حالت میں رکھنے کی کوشش کریں گے اس سے ٹھیک آسانی سے رکے گی۔

شوق ہے تو میں فاموش رہتا ہوں وہ بات کریں۔

مسنونِ فضیلہ رب :- جناب والا! میں صرف اتنا کہنا چاہتی ہوں کہ بلوچستان

سے پھرایاں ایں اے صاحبیان بھی منتخب ہوئے ہیں کیا انہیں پکھد (privilege) بھی ہے؟

قائدِ ایوان :- جناب والا! میں اس پر بھی آسمان ہوں۔ آپ تھوڑا انتظار

فرمائیں۔ ہم یہاں منتخب ہوئے ہیں لوگوں نے ہمیں دوٹ دیئے ہیں لوگوں نے ہمیں اس لئے منتخب نہیں کیا ہے کہ ہم ذوالفقار علی ہجتو یا اسکی بیٹھی کی مفاد کو لے کر بھائیں۔ ہمیں لوگوں نے منتخب کیا ہے اور ہم ان کے مفاد کا تحفظ کریں گے تاکہ کسی اور کے مفاد کا اور ہم لگے جہاں میں ذوالفقار علی ہجتو کے سامنے جواب دہ نہیں ہیں اور نہ ہی اس جہاں میں اس کی بیٹھی کی سامنے جواب دہ ہیں

جناب والا ہم اپنے عوام کے سامنے جواب دہ ہیں۔

آئیں کے رو سے یہ صوبائی معاملہ ہے مگر بلوچستان کی حکومت نے مطالہ کیا کہ یہ منصوبہ ہمارے حوالے کیا جائے مگر داپڈا نے کہا رد اثر لانگ حیردین پر اجیکٹ اور پٹ نیدری مڈنگ پر اجیکٹ داپڈا کے منصوبے ہیں یہ شغلنگ ہے۔

جناب والا! پھر ایک غیر صاحب نے کہا تعلیم کا میعاد کر رہا ہے یہ بالکل صحیح ہے تعلیم کا میعاد سال حاصل سے گزرا ہے دیجی ہی ہے کہ ہمارے استاد صاحبیان خود کم جانتے ہیں تو ہو۔ وہ طلباء کو علم پڑھاتے ہیں وہ کیسے پڑھاتے

رکھے ہوئے ہیں گواہر کی کل اسکیس پیشیں ۳۵ میں اور ان کے لئے خصوص کردہ کل رقم ۸ میں ہے اور پانی کی مر کے لئے پانچ میں ہیں چونز نمبر صاحب نے اس بحث کے حوالے سے یہ بھی کہا کہ وزیر صاحب نے خدا اولہ انسان دلوں کو راضی کرنے کی کوشش کی ہے میں اس کے متعلق یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے بہتر کیا ہو سکتا ہے کہ بیک وقت خدا کو بھی راضی کریں اور انسان کو بھی راضی کریں؟ اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے کہ خدا بھی راضی ہو اور انسان بھی راضی ہو چران کی شکایت یہ کیوں ہے بلکہ ان کو تو شکر ادا کرتا چاہئے دلوں راضی ہوں انہوں نے اچھی صورت پیدا کی ہے ان کو مبارک بادیں کہ ہم اتنے کامیاب ہوئے ہیں کہ ہم نے دو نوں کو راضی کر لیا ہے چونگواہر کے نمبر نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ وہاں امریکہ کے اڈے ہیں۔ جو ہے ایوان کے باہر کافی لوگوں نے پوچھا اور کہا کہ سناء ہے امریکن اڈے ہیں۔ میں ان کو ہر دقت یہ جواب دیا ہے کہ میں نبے اپنے آنکھوں سے نہیں دیکھا ہے کیونکہ میں وہاں نہیں گیا ہوں گا تو ان کی تقدیریق کردنگا پھر مجھے دوبارہ کران جانے کا موقع ملا ہے ایک بار پسی فش ہار بر کے افتتاح کے وقت اور دوسری دفعہ مال ہی میں تربت گیا ہوں جب ہم موثر میں ہائی تھے تو ہم نے ہر طرف نظر پھیرا کہ جہاں تک نظر جاتا تھا مجھے نظر نہیں آیا کیونکہ نمبر صاحب خود اس علاقے کے ہیں وہ کونہ کونہ کران میں پھرے ہیں ہم میں نے یادہ بتا سکتے ہیں کہ اگر یہ اڈے ہیں تو وہ کس مقام پر ہیں کس مقصد کیلئے ہیں تاکہ ہماری معلومات میں بھی اضافہ ہو سکے

رو جہان کے آنراہیں نمبر اس وقت ایوان میں موجود نہیں

ہماری جدوجہد کو شش ہر لمحہ یہ ہے کہ مرکز سے اپنے حقوق  
لیں یعنی آٹونومی (autonomy) کے حقوق میں اور پھر برا بری کی بنیاد پر اپنے  
لوگوں کوہ دیں۔ ہمارے پاس جو موجود ہے یا جو میں ہو گا وہ آپکا ہے اس  
جذبہ جہہ میں آپ بھی شریک ہیں میں نے کہا ہے ہم آبادی اور رقبے کے  
لماط سے برابر تقسیم کریں گے۔ البتہ ایک روڈ جس کا ذکر ممبر صاحب نے کیا ہے  
وہ بہت اہم ہے۔ زیری گزارہ مودہ اس اسکم کو اپنے لگے مالی سال میں شامل  
کر رہے ہیں۔ (تاںیاں) اس کے لئے فوری طور پر ایک میں جدا کر کے  
رکھیں گے۔

ہمارے خاران کے معزز ممبر صاحب نے بھلی کا ذکر کیا ہے یہ کام  
ہمارا ہے کیونکہ خاران دور علاقہ بھی ہے تو ممکن ہے یہ اسکیم نظر نہ آئیں  
مگر کام ہمارا ہے ممبر صاحب نے کہا کہ کام بالکل نہیں ہمارا ہے ان کی معلومات  
کے لئے بتا دوں کہ ۲۳ اسکیم خاران کے لئے ہیں اور ان کے لئے ۴۵ میں روپے  
رکھے گئے ہیں۔ خاران کا علاقہ بہت وسیع ہے اور آبادی تھوڑی ہے اتنے بڑے  
علاقوں میں ۳۴ اسکیم نظر نہیں آتی ہیں آپکو اس کے لئے زیادہ دھیان  
کرنا ہو گا کہ یہ اسکیم کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں یہ وسیع علاقے ہیں جیسے ایک  
عرب شاعر نے اپنے محبوب کے بارے میں کہا کہ میرے محبوب کے گھاں پر ایک الیا  
کا لائل ہے جیسے صحرائیں اور نئی کالید پڑا ہو جو کہ خاران کا اتنا وسیع علاقہ ہے  
اس لئے یہ لید کے موافق بھی تظر نہیں آ رہا ہے پھر ہمارے ایک گوار کے ممبر  
صاحب نے بڑی فضایت کی ہے کہ گوار کے تمام علاقوں میں پینے کا پانی نہیں  
ہے میں ان سے عرض کرنا چاہتا ہوں پانی کی صرف مدد کے لئے پھاپس لا کھوڑو گے

مال ہے آپ نے ہماری دولت اور ہماری حقوق پر ڈالکہ ڈالا ہوا ہے۔ آپ نور آور ہیں ہیں پچھہ نہیں مل رہا ہے ہمارے بلوچستان میں جلانے کیلئے بھی کہیں پر گیس نہیں ہے سوائے کوئی کوئی کے آپ ہمارے سرو قدمال سے بلوچستان کے اس سینو نیو سے ایک چھوٹا سا کم از کم حصہ ہیں دیکھ رُخرا ہے ہیں اور پھر چاہئے ہیں کہ ہم اسکو (appreciate) کریں اور ساتھ تو قع کرتے ہیں کہ ہم شاباش کہیں وادا وادا کریں ۷ تو ہو نہیں سکتا۔

جناب اسپیکر نیشنل الکنامک کو نسل کی میٹنگ میں ہم نے جائز مطالبات پیش کئے تھے لیکن مرکز نے مسترد کر دیئے ہیں۔ پنجاب کے بھی شاید پچھے ایسے ڈیکھا نہ ہو تھے مرکز سے وہ بھی مسترد کر دیئے گئے آخر ہم نے بھی نیشنل الکنامک کو نسل کی تمام سفارشات مسترد کر دیئے ہیں وہاں سے چڑھتے اس دن کے بعد کی صورت حال سے منزید کوئی بات چیت یا گفتگو نہیں ہوئی انہوں نے کیا دیا کیا نہیں دیا ہیں اسکا پتہ نہیں ہے ہم نے بھی اور پنجاب نے بھی مجبور ہوئے نیشنل الکنامک کو نسل کی سفارشات کو مسترد کر دیا۔ ہم نے وہیں پر پرائم منصوص حاجہ سے بعد سے بات کی اور کہا کہ آپکی اس حرکت سے یا اس طریقہ سے کوشش ہے یعنی آپ نے ہماری حکومت کو گرانے کی کوشش کی ہے تاکہ پیسہ نہ ہو ہم اپنی نرتوی اور زہرتوی کیلئے اپنے کار و بار کیلئے کام نہ کر سکیں اس طریقہ میں حکومت ناکام ہو جائے آپ ہم سے زیادتی کرتے ہیں یہ ہمارے عوام کا پیداگشی حق ہے آپ ہمارے حق پر ڈالکہ ڈال کر ہماری حق تلفی سر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر صاحب دیکھیں اس وقت بلوچستان اور پنجاب دونوں نیشنل الکنامک کیلئے کو نسل کی سفارشات اور تجاویز کو مسترد کر دیا ہے لہذا آپ خود

میں یعنی جمالی صاحب انہوں نے بحث پر مجدد دیگر یا توں کے ریجھی کہا تھا کہ ایک خاص طبقہ کیلئے یہ بحث ہے اگر یہ خاص طبقہ کیلئے ہے تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں یہ بحث سب کیلئے ہے خواہ کوئی دولت مند ہو یا نادر، طالب علم یا مزدور ہے، خواہ کوئی دوکاندار ہے یا چروں یا یعنی جو بھی اس صورت میں کسی بھی کام میں مصروف ہو، یہ بحث ان سب کا ہے یہ کسی خاص طبقہ کیلئے نہیں اسیں ہر ایک کام و بیش حصہ ہے تاہم چونکہ ہمارے پاس زیادہ پیسہ نہیں ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ جو کچھ بھی ہمارے پاس ہے وہ آپ کے ساتھ ہے ہماری میتوں میں بچھ نہیں ہے اگر آپ کو کوئی شک یا اندازہ ہے تو اسے آپ ہمارے تلاشی لے سکتے ہیں ہمارے بینک میں اور ہمارے سارے خزانے کی پڑتال آپ کر سکتے ہیں سب کچھ آپ کے ساتھ ہے آپ دیکھ سکتے ہیں۔ اگر ہم نے اسکو خوبصورتی سے تقیم نہیں کیا یعنی تھوڑا اور صراحت ہوا ہے یہ البتہ ہماری ذمہ داری ہو سکتی ہے۔ لیکن اس بحث کو صرف ایک طبقہ یا ایک گروہ کا قرار دینا سرا مرغ غلط ہے سوئی گیس کے بارے میں نمبر صاحب کے ریکارکس تھے میں بھی یہی کہوں گا کہ یہ ہمارا حق ہے ہماری دولت اور ہمارے عوام کی ملکیت ہے یہ ہم سب کی ہے یہ ہمارا حصہ ہے یعنی مرکز اسکو لے جا کر اپنے فنڈز میں ڈال دیتا ہے مجھاری رقم میں سے ایک چھوٹا سا حصہ ہمیں اے ٹری پی میں یا کسی اور حساب میں واپس دے دیتے ہیں اور توقع کرتے ہیں کہ ہم تالی بجائیں وہ وہ کریں کہ بلوجپتان کو اسکا حصہ مل گیا ہے۔ مجھاتی ہمیں ہمارا حصہ نہیں ملا ہے۔ آپ ہمیں اس میں ایک حقیر حصہ دے رہے ہیں اور بیشتر آپ خود رکھ رہے ہیں میں اس طرح آپ ہمارے حقوق پر ڈالکہ ڈالتے ہیں سنگا گیس سارے پاکستان میں چھلی پھری یہ توہ ہمارا سرقہ

سو اُبھر کر وہ روپے تھے واضح رہے کہ اسکو میں نے پیش کیا تھا مرکبی حکومت نے پنجاب کیلئے تینا لیں فیصد، سندھ کیلئے تینا لیں فیصد سرحد کیلئے بجودہ فیصد لیکن بلوچستان کیلئے نہیں رکھا گیا۔ پھر میں آتا ہوں اپنے کچھی کے معززہ قبر کی طرف یعنی ڈھاڈر۔ ان کی بھی یہ شکایت تھی کہ ان کے لئے کوئی پسہ نہیں رکھا گیا ہے۔ مگر یہ عجیب یات ہے کہ ہم نے تمام بلوچستان میں ہر ضلع کیلئے پسہ رکھا ہے۔ ہمارے معززہ قبر کو نظر نہیں آ رہا ہے جیسا کہ اے ڈی پی میں چھپا ہے انہوں نے دیکھا نہیں ہے۔ اگر یہ پسہ لوگوں کی بہتری کیلئے نہیں رکھا گیا تو پھر یہ پسہ کہاں گیا؟ اور پھر کس علاقہ کیلئے رکھا گیا ہے؟ کہاں کے لئے رکھا گیا ہے؟ جنا بہالا! یہ پسہ آپ کے اور آپ کے پوامے بلوچستان کے مقام اور زہتری کیلئے ہے کسی کو کم کسی کونہ یادہ۔ اگر قبر صاحب فرمائی توہ میں حساب کر کے یہ اسکیمیں یتاسکتا ہوں کچھی ضلع کی ترین اسکیمیں ہیں اور باستھ میں روپے میں میں سے بیس میں پینے کے پانی کیلئے رکھے گئے ہیں مگر شاید قبر صاحب اپنے پرائیویٹ اور پر سٹل اسکیوں کا ذکر کر رہے ہیں اگر پر سٹل اور پرائیویٹ اسکیم تظر نہیں آتی تو وہ سمجھتے ہیں کہ سارے علاقوں میں کوئی اسکیم نہیں ہیں حقیقتاً ایسا نہیں ہے۔ اسکیم اجتماعی ہیں اور کوئی ششیہ ہے کہ سب کی طرف سے اجتماعی اسکیمیں ہوں انفرادی نہ ہوں۔

ہمارے اور ستہ خود کے قبر صاحب نے (Mines Industries) مائنزا نڈ سسٹریز کے یارے میں پوچھا تھا میکیشن اور زمین کا تو میں پہنچ عرض کر چکا ہوں۔ لہذا میں اس سے آگے جاتا ہوں پھر ہمارے مکران کے ایک قبر

اگر حساب کریں تو وہ یکھیں گے کہ پاکستان کے عوام اور سر زمین کی سترادہ پچھر فیصلہ نوجوں نے پیپلر پارٹی کی پروپوزیشن کو مسترد کر دیا ہے یعنی عوام کی اکثریت نے اسے مسترد کر دیا ہے اور وہاں اب اقلیت بیٹھی ہو رہی ہے۔ رو جہان کے معزز رکن اگرچہ بہاں نہیں بیٹھے ہیں تاہم انہیوں نے کہا کہ لیکچر سیکھر میں پہنچنے میں رکھا۔

جناب اسپیکر! بات یہ نہیں ہے اگر پیکچر کے تحت بہت پچھر کھائیا ہے وہ مختلف مددات میں ہے اسکے مطلع میں پا چک کر دڑ رہ پے ہیں میرے خیال میں اور بھی ہیں لیکن فوری طور پر اس وقت میرے پاس صحیح تفصیل موجود نہیں اس خیال سے کہ غلطی نہ ہو جائے میں نہیں بتا سکتا۔ تاہم فاریڈ کے تحت فتحاف پر اجیکش، میں جو اے ڈی پی میں نلا ہر نہیں کئے گئے عوام اور ایڈ کے تحت پا چک کر دڑ رہ پے کے علاوہ اگر پیکچر میں پٹ فیڈر کھائیا ہیا میں جو بیس کروڑ رہ پے ہیں جو حکومت چاپان کی امراد کے تحت اگزیکٹو (execute) ہوتا ہے شاید تمہر صاحب بھول گئے ہیں کہ آن فارم والری ٹیبلجٹ میں ڈھانی میں رہ پے رکھے گئے ہیں میں نے عرض کیا تھا یہ سب کلی طور پر پا چک کر دڑ بنتے ہیں۔ اسکے علاوہ دوسرے انہر میں بنتے ہیں جو اس میں سے مفیدیکٹ (reflect) نہیں تھے۔ اگر پیکچر درکس بڑائے نصیر آباد میں چار کروڑ رہ پے رکھے گئے ہیں اسکے علاوہ بلوچستان اس مدد میں اپنی بڑی اور کوئی اسکیم نہیں ہے نصیر آباد میں سب سے بڑی ایک اسکیم ہے اور ہر نا بھی چاہیے کیونکہ یہ ہی نو زندگی ایرے یا ہے۔ جیسے دین ڈری بنیج اسکیم کے بارے میں کہا گیا یہ اسکیم نیشنل اکنامک کونسل کے ساتھ پیش کی تھی اسکے لئے ایک

جناب اسپیکر! متعلقہ مجر صاحب نے سیند ک پراجیکٹ کے بارے میں کہا ہے کہ اصل سیند ک پراجیکٹ تو سال ہا سال سے نہ یہ غور ہے۔ ہم جو کافی کے طور پر دوسری بھیک مانگتے پھر رہے ہیں میکن اسکا کوئی مالی وارث نہیں ہے کوئی بھی خاطر خداہ بھیک نہیں دے رہا ہے لگز شد نوں اسلام آباد میں تھا۔ آپ نے اخبارات میں بھی پڑھا ہو گا وہ ہاں چین کے سفیر کے ساتھ میں نے ملاقات کی تھی انہوں نے اس پراجیکٹ میں مدد پر آمدگی ظاہر کی انہوں نے کہا: پچھتر میں ڈالر ہم اسیں انورست کرنے کیلئے تیار ہیں آپ جائیں اور باقی یعنی مزید پچاس میں ڈالر پیدا کریں کیونکہ یہ صرف پچھتر میں ڈالر کا مخصوص نہیں ہے جیسا میں نے بتایا پچھتر میں ڈالروہ دے رہے ہیں میں اور کجھے ہیں پچاس میں اور تلاش کریں تو ہم کام شروع کریں گے۔ اب پچاس میں ڈالر کی کجی ہے اسکی تلاش ہم کرنے گے پھر بتائیں گے۔ بہر حال اسوقت کی صورتحال میں نے تباہی ہے۔

جناب اسپیکر! مجر صاحب نے پہ لیس سے جائز شکایت کی ہے یعنی یہ کہ اپوزیشن کو اور انہوں نہیں کہ مجر نہ کو وہ صحیح کوہ تیغ نہیں دے رہے پچھا اور مجر حضرات کو بھی ہی شکایت ہے۔ مگر یہ عرض کرد نگاہ پر لیں ہمادے کنزروں میں نہیں ہے پچھ پہ لیس یعنی پہنچ فیڈرل گورنمنٹ کے کنزروں میں میں آپ جانتے ہیں ٹیلوی ویژن، ریڈیو ویژہ پر انکا کنزروں ہے کھا خبرات اور رسالے بھی انکے کنزروں میں ہیں باقی آزاد ہیں یا قریباً آزاد ہیں جیسے انکی یا یہی ہے وہ اپنی خواہشات کے مطابق ریڈر تک کرتے ہیں۔ ہم نے کبھی بھی پہ لیس ایڈیوالس نہیں دی اور نہ کوئی شمش کی ہے کہ جوہ نہیں

صاحب نے پوچھا تھا کہ گلف سے فلاٹس برآہ راست تربت اور مکران آئیں اس بارے میں ہم نے پرائی ٹائم منظر صاحب سے بات کی ہے اور انہوں نے صد بھی کیا کہ کم از کم ہفتہ میں ایک فلاٹ برآہ راست گلف سے تربت آیا کرے گی یعنی شروع اس طرح کریں گے پھر آہستہ آہستہ اسے بڑھایں گے مگر انہوں نے ہے کہ اس پر ابھی تک عمل دنائلہ شروع نہیں ہوا۔ پھر ایک دوسرے صاحب جو ہاؤس کے اس لفڑ بیٹھے ہیں ان کا تعلق کران سے ہے انہوں نے ملشیاں، اسکا ڈسی یا سول آر ہڈ فور سز کے بارے میں فرمایا تھا کہ مکران میں وہ عوام کو قتل کر دے ہے ہیں۔ یا قتل کئے ہیں یہ معاملہ ہم نے پرائی ٹائم منظر صاحب کے ساتھ اٹھایا ہوا ہے کیونکہ بفوردس ان کی ہے ہماری نہیں ہے اور میں اسید کوفنگ کا تمیر صاحب خود بھی اپنی پارٹی کے لیڈر اور ونیر اغلظم صاحب سے اس مسئلہ پر بات کر رہے گے۔ کیونکہ وہ بھی مکران سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے وہ تو کیا تھا مگر اب تک خالی وحدے ہیں جس طرح خالی دھول کو آپ مارتے رہے تو اس میں سے کچھ نہیں نکلتا صرف آواز آتی ہے۔ ابھی کسی چیز پر پریلیٹیکل قدر نہیں اٹھایا گیا اس بارے میں اگر تمیر صاحب کے دل میں واقعی درد ہے بلوجتن کے لوگوں کے لئے اور خاص طور پر مکران کے لوگوں کیلئے تو یہ مسئلہ بغیر کہے اپنی لیڈر صاحب کے ساتھ اٹھا میں اور بغیر ایجیٹ (agitate) یعنی اس مسئلہ کو برآہ راست طے کرتے۔ اور یا قس میں ہمیں اسکی خوبیزی سناتے کہ آئندہ ایسی چیز نہیں ہوگی تو اس سے ہم بہت خوش ہوتے تکر سرتاکوئی اور ہے اور انہا کہ ہم پر عائد کیا جاتا ہے۔ اختیار کسی اور کا ہے اور کہا ہمیں جاتا ہے۔ تمیر صاحب نے یہ بھی شکایت کی تھی کہ اے ڈی

It is part of natural human greed.

نصف آئیں کید ایم کا اور نصف پیپلز پارٹی کا ہے۔ اسی طرح جنگ کراچی آدھا آدھا ہے یعنی جبکہ جنگ کوئٹہ سب کو خوش

کہ نے کی کوشش کرتا ہے میکن کسی کو پورا خوش نہیں کر سکتا۔ ہر ایک ان سے  
نا راض ہے میں بھی ان سے ناراض ہوں ابھی میں آپ کو اپنا واقعہ بتاتا ہوں کل  
ہمارا ایک جلسہ تھا۔ جشن صریاب مختواہار ہم سکتے تقریریں کیسی میل ملا تو ت  
ہوئی میری یہ عادت ہے کہ میر صبح چائے یا کافی پینتے وقت دو اخبار  
جلدی سے پڑھ لیتا ہوں۔ وہ جنگ اور مشرق کوئہ کے اخبار میں کبھی نیادہ  
وقت ہوتا ہے تو میں اور بھی پڑھ لیتا ہوں آج کے مشرق اخبار میں ایسی روشنگ  
نئی جیسا کہ پاکستان پیلپز پارٹی کا پی آر اے اہ بیٹھا ہوا ہو اس نے چھا پا ہو۔

بے قیڑ کا پی آر اور بیٹھا ہوا ہو اس نے روشنگ بنائی ہوئے جنگ کا اپنا روشن  
ہوتا ہے اس کے بر عکس جنگ اخبار میں کئی میری اہم باتیں اس دن کی شامل بھی  
نہیں ہیں اور یہ اخبار میری بالتوں کو کھا پی گیا اور حضم کر گیا میں ان سے یہ نہیں کہتا کہ  
میری بالتوں کو چھا پے میں صرف فرق بتا رہا ہوں کہ یہ ہم سے بھی ہو رہا ہے میکن  
ہے وہ پورٹر کا فرق ہو یہاں کوڈ اور وہ پورٹر بیٹھا ہوہ کل کوئی اور وہ پورٹر ہوہ ہر  
ایک اپنی ضرورت کے مطابق بناتا ہے اور جس کے ساتھ اس کا الحاق ہے اس کے  
مطابق لفظ جو پیلپز پارٹی سے نہیں ہیں وہ اس کو کم کرنے کی کوشش کر رہے ہے  
میں اور جو نظریات کے مطابق نہیں ہیں وہ ہم کو کم کرنے کی کوشش کر رہے ہے میں  
یہ ایک صحیح افراد نہیں ہے پرنس کو ان چیزوں سے آزاد ہونا چاہیئے اس  
لئے وہ ان گھیا حرکتوں سے باز رہیں ان کو چاہئے کہ وہ صحیح بات لکھیں جو ہم  
کہیں آپ کہیں وہ صحیح لکھے بات کے مالک ہم ہیں وہ اسکو صحیح طریقے سے چھا پے اور  
اگر وہ ہم کو اپنندہ نہیں کرتے تو کسی اور حاصل میں مثلاً ایڈ و میرول ادارے یہ اس میں  
ضرب لگائیں ان کے پاس ہزاروں ہتھیار ہیں جو اسے پاس کوئی ہتھیا نہیں

میں یہ ایک معزز پیشہ سمجھتا جاتا تھا آج جیسے کوئی دوسرے پیشے معزز نہیں رہے  
ہیں میں پرنسپس سے اور پرنسپس کے لامڈنے سے یہ گزارش کر دنگا کہ وہ انضافت  
کام کرے۔ یعنی ہر شہری کے ساتھ انضاف کریں صحیح بات لکھیں تو وہ موہرہ نہیں  
جیسے دیگر کام ہے ہر ب لکھائیں مگر وہ صحیح بات کریں ۔

ستونگ کے فہر صاحب نے کہا تھا کہ بلوچستان میں مرکاری زمین نہیں  
ہے جو اعداد و شمار سمجھے بورڈ آف روپی نیو سے ملے یہ اسی کے مطابق یہ کہا صحیح  
نہیں ہے اس وقت ہمارے پاس تینیں ہر اسہ چھ سو اٹھاسی ایکٹھ مرکاری اراضی  
ہر تماز عہ سے آزاد موجود ہے جو یہ نہ میں ہم بے زمین لوگوں میں تقسیم کریں گے یہ  
زمین بھی اس علاقے کے لوگوں کو مدی جائے گی یہ نہیں لکوٹھ کے آدمی کو ستونگ  
کے علاقے میں نہیں دی جائے گی یا لورالائی کے علاقے میں کچلاک میں دی  
جائے گی اگر کچلاک کی زمین ہے تو کچلاک کے بے زمین لوگوں کو دی جائے گی اگر  
خدماء کی زمین ہے تو خدماء کے بے زمین لوگوں کو دی جائے گی تو دب کی  
زمین ہے تو تو دب کے بے زمین لوگوں کو مدی جائے گی بتایا گیا ہے کہ بلوچستان  
کے کئی اور علاقوں میں بھی نہ میں ہے اس کی پڑتال ہو رہی ہے اس لئے میں  
اس کا فوری طور پر فکر نہیں کر دنگا میرے پاس کاغذات موجود ہیں مسجد  
سچے کے ضلع واد بتاؤ نگارگروہ اب ادھرا دہور گئے ہیں اس لئے انہیں بتا  
سکتا ۔

پھر ہمارے فہر صاحب سبیلا سے جو کہ آئی جی آئی کے پار لینڈری  
لیڈر بھی ہیں انہوں نے پر جوش تقریر کی جیں میں انہوں نے فرمایا سخا وہ ہر وقت  
ہمارا ساختہ دیں گے حالانکہ اس چیز کا بجٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے مگر انہوں

نے فرمایا ہے کہ (Thick and thin) میں چھاما ساتھ میں گئے میں ان کے  
جواب میں بھی کہتا ہوں کہ جب وہ ہمارا ساتھ میں گئے وہ ہمارے شرکیا ہیں  
میں ان کو خوش آمدید کہتا ہوں اور یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جن جذبات کا انہوں  
نے اظہار کیا ہے ہم بھی ان ہی جذبات کا اظہار کرتے ہیں انہوں نے بھے بہت  
متاثر بھی کیا ہے۔

جناب والا! ہمارے بر شور کے حبر صاحب نے کہا ہے بلوچستان  
میں بندوبست اراضی نہیں ہوئی ہے اور ہوئنا چاہئے میں ان کو یہ بتانا پاہتا ہوں  
کہ موجودہ وقت میں مکران خاران اور کوئٹہ میں بندوبست ہو رہا ہے دوسرے  
عاقوں میں بھی باری ہو گا پھر انہوں نے پیش باتی پاس روڈ کا ذکر کیا  
ہے سائی چار کلو میٹر ہے انہوں نے کہا اس لامکھ میں بننے گا حالانکہ اس کا  
مردے کیا گیا ہے پچاسی لاکھ میں بننے گا جیسا کہ میں نے پہلے بھی سرفی کیا ہے ہر  
کاؤنٹی میں ہر جگہ ہم پختہ مڑک نہیں بنا سکتے ہیں ہمارے پاس رقم نہیں ہے۔ ہم  
مڑکیں اہم جگہوں پر اور ضلعی ہیڈ کوارٹر تک لے جائیں غیرت ہے جو درود نہ  
ہیں ان کی حالات بہتر بنائیں گے ان کو مرمت کریں۔ بر شور کلا حاجی خان روڈ کا  
ذکر ہوا میں میل ہے ہم نے مقلعہ محلہ کو ہدايت کی ہے اس روڈ کو اچھی حالت  
میں رکھا جائے۔ خانوڈی کے ہائی اسکول میں اس وقت ۲۴ لوگوں کے ہیں یہ کافی  
نہیں ہیں کہ یہاں پر ایک انٹر کالج کھولا جائے ہمارے سارے گلی ایجنسی میں  
ایک کالج ہے مگر یہاں پر چھوٹی چھوٹی جگہ پر بھی کالج ہے اور یہ ہمارے وسائل  
سے نیادہ ہے اور گز ایضاً میغیری کالج کے متعلق کھاگیا ہے کہ کوئٹہ شہر میں متعلق  
ہو رہا ہے اس کا صرف ایک حصہ یہاں شفٹ ہو رہا ہے باقی کالج وہیں رہے

گا کیونکہ باہر کی استانیوں کے لئے کافی تکلیف ہے اور روززاد آنا جانا نہیں ہو سکتا ہے۔ ان کو لے ٹھہم یہ دوست کر رہے ہیں باقی سہر لیات و بیان پر ہوں گی۔ کافی دوست پر ہو گا۔ ہماری خاتون میر صاحبہ کوئی دومن ڈویژن اور دومن سیل کے بارے میں بات کی ہے یہ مرکزی حکومت کا فحکم ہے اور پی ایڈڈی کے ساتھ منسلک ہے یہ سیل اسکیم بتا کر دومن ڈویژن کو بھجوئی ہے جس کو ملی اسلام فیڈری لگوڑہ نہیں دیتا ہے انہوں نے فرمایا تھا کہ اے ڈی پی میں کوئی میں کوئی اسکول نہیں ہے ان کی اطلاع کیلئے ایک اسکول منگلی۔ مولی اسکول سٹلامٹ ناؤن گرلز اسکول جناح ماؤن کے لئے ہے یہ اے ڈی پی میں شامل ہیں پر انہی اسکول ہمارے موجودہ اسکولوں کے لئے میں مگر اب ہم ان کو یگیوٹ کریں تاکہ وہ ایک جیسے کوئی میں آپ چاہتے ہیں اسکول کھوول دیں گے بلڈنگ آپ فہیا کریں باقی لوازمات ہم فہیا کریں گے اس تاریخی میں کوئی دشواری نہیں ہے اگر ہماری یہ ڈنی میر صاحبہ کوئی بلڈنگ دے دیں تو میں اس وقت اعلان کرتا ہوں کہ اسکول کھوول دیں گے۔ جہیز کے بارے میں انہوں نے بھی اور پھر میر صاحبان نے ذکر کیا ہے اسکے بارے میں پکھ اور معصہ مقابیہاں یہ کہا گیا ہے کہ ناجائز ہے غراصلی ہے۔

جناب والا! میری تقریر لمبی ہو گئی ہے۔ میں کوشش کروں گا کارائیسے واپس آپ کوون یکوئی سب لوگوں کو بھوک بھی لگ رہی ہو گی اور ناز کا بھی وقت ہے۔ جناب اپنے میر صاحب ہمارے اساتذہ کے کافی وقت سے مطالبائت کئے جیسا کہ اور لوگوں کے مطالبات ہوتے ہیں۔ ہمارے سیکرٹری ایجنسیشن اور چینف سیکرٹری ان سے مذاکرات کرتے

رہے ہیں ان کے مطالبات اتنے لمبے چھوٹے اور پیچھوں نہیں تھے کہ وہ ملنہ  
ہو سکتے اس سے پہلے ان میں سے اکثر مظاہرات کو قبول کیا گیا تھا اسکے باوجود  
استاد صاحبان اسٹرائیک پر چلے گئے انہوں نے اور ساتھیوں کو بھی ترغیب  
دیا کہ وہ بھی اسٹرائیک پر چلے جائیں یہاں جو بھی پیس فلڈ ڈیمنا سٹریشن کرتا ہے  
(peaceful demonstration)  
منظارہ کرتا ہے ہم نے اس میں کبھی کوئی دخل نہیں دیا اسکل پھر جا میں دروازہ  
منظارہ کریں جسے کہیں جلوس نکالیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں مگر قانون شکنی نہ کریں  
جب قانون توثیق ہے تو اس سے دوسروں کو تکلیف پہنچتی ہے تو پھر قانون  
نافذ کرنے والے ادارے جنہیں میں آجاتے ہیں کیونکہ وہ پھر اولاد کرتے ہیں زور  
سے اسکوں بند کر دانے کی کوشش کرتے ہیں پھر کو اسکوں سے باہر نکالنے  
کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ تو ہماری پولیس اور قانون کے دوسرا ادارے  
قانون کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ ہمیں اس کا کوئی شوق نہیں ہے کہ ہم استادوں  
کو گرفتار کریں اور نہ ہی اسٹریٹ کی پر امن شہری کو گرفتار کریں۔ ہم نے پہلے ایسا  
کیا ہے اور نہ آئندہ ایسا کرنے کا ارادہ ہے۔ جو بھی قانون شکنی کرے گا اور  
قانون کو اپنے ہاتھ میں لے گا اسے ہم انسکی کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اتنے  
دن قیدگزار نے کے بعد استاد صاحبان سے معاملات طے ہو گئے ہیں جسکی کی  
محض خوشی ہے انہوں نے کہا ہے کہ ہمیں وہ سب یا تین منظور ہیں اس میں ہلکی  
ہلکی پکھڑ باتیں ایڈ (add) کر کے وہ باہر نکل آئے۔ سچائی میرے ہم یہ سمجھتے ہیں  
کہ آپ کو ہر تال کرنے کی کیا ضرورت تھی؟۔ آپ کو اتنے لمبے چھوٹے سے  
منظارے کرنے کی کیا ضرورت تھی؟۔ اور آپ کو قید میں جانے کی کیا ضرورت تھی؟۔  
جب کہ یہ چیزوں آپ سے پہلے ملے تھیں آپ نے اب انہیں قبول کیا۔ آپ بات پرست

کے ذریعہ وہ سب چیزیں میں جو غیر احمد اور ہمکی پھلکی تھیں وہ بھی گفتگو کے اور غذا کلات کے ذریعہ طے ہو سکتے تھے۔ آپ نے اپنا قدم اٹھایا آپ کو اتنا نقصان ہوا اور لوگوں کو بھی نقصان ہوا جو پڑھ رہے تھے اور اس سے اور وہ کو بھی نقصان ہوا آخر وہ خوش اسلوبی سے طے ہو گیا۔

جناب والا جو ڈیشنری کے بارے میں ہماری گورنمنٹ قائم ہونے کے چند دن کے بعد ہم نے اعلان کیا تھا کہ جو ڈیشنری کو انتظامیہ سے جدا کر دیجے اب اس پر کام مکمل ہو گیا ہے۔ اس لحاظ سے کہ ہم نے مختلف لوگوں سے مختلف ماہرین سے سفارشات مانگی تھیں۔ اس کے علاوہ لاء فورم سے بھی سفارشات لی تھیں ۱۹۵۶ء یا ۱۹۵۷ء میں ایک لاء کمیشن بیٹھا تھا جس کی رپورٹ ہم نے دستیاب کی۔ ان تمام چیزوں کو جمع کر کے اس پر ڈسکشن ہوئی۔ ایک کمیٹی اس کیلئے بیٹھی اس نے کام مکمل کر کے اپنی رپورٹ مجھے بھیجی ہے جو اپنے سیکرٹریوں اور ماہرین کو دیتا کہ وہ اس پر اپنی رائے دیں۔ یہ رپورٹ اب میرے پاس چند دنوں سے پڑی ہے۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ بھٹسیشن شروع ہونے کی وجہ سے ہمیں ایک لمبی کی فرصت نہیں ملی۔ اب ایک آدھہ دن میں اسے استیڈی کریں گے اس کے بعد کمیٹ کے سامنے رکھیں گے امید ہے کہ انشاء اللہ چند دنوں میں اس بارے میں خوشخبری سنائی جائی گی۔

جناب اسپیکر! سوئی گیس کے بارے میں بھی پہلے ذکر کیا گیا ہے اس کے تمام ریونیو ہمیں یعنی بوجہستان کو دیئے جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارا جائز حصہ مرکری مروہ میں دیا جائے۔ اس بارے میں ہمارے

دول وزراء صاحبان نے پہلے کھا بے ہمار پانچ اعشار یہ چور دہ فیصلہ  
فیصلہ لیشن کے بیالیس منصوبہ وزارتوں میں اور تہذیر، آٹونومی باڈیز  
(autonomous bodies) مثلاً پی آئی ڈی سی۔ پی آئی اے ماپڈا اور زفار  
سر و سر و نیروں دیگرہ ہمارا حق بتاہے ہمیں ابھی تک اس میں ایک فیصلہ  
بھی نہیں دیا گیا یہ میں اس میں اپنا مکمل حصہ چاہیئے ہمیں کھاگیا کہ آئندہ جو  
جگہیں خالی ہوں ٹگی اس میں ہمیں چارہ اعشار یہ چور دہ فیصلہ حصہ دینگے۔ ہم نہیں  
چاہتے ہم کوئی بھکاری نہیں ہیں کہ ہم بھیک میں حصہ مانگتے ہیں لٹوٹل سر و سر  
میں ہمارا یہ حصہ بتاہے اور اس حساب سے ہمارا حصہ ہمیں دیا جائے  
ہم یہ نہیں کہتے کہ دس مہارہ آدمی ایک دن میں نکالیں اور ہمارے دس مہارہ  
آدمی لے لیں۔ یہ متناسب بھی نہیں۔ اور ممکن بھی نہیں ہے آپ اس پر  
بتدر تبع عمل شروع کریں آپ یعنی جائیں خواہ اسیں چھ ماہ لگیں آٹھ ماہ  
یا دس ماہ یا سال لگے (change over) یعنی امر ہے آسامیاں بھی تخلی  
جائیں گی۔ لوگ ریٹائر بھی ہوتے جائیں گے اور ان کی (replacement)  
سلسلہ ہمارے لوگوں سے شروع کی جاتے۔ تاکہ ہمارا کوڑ جتنی چلنے پورا  
ہو سکے ہو جائے اس بات کو پہلے محترمہ نے قبول کیا لیکن بعد میں انکار کر دیا  
کہ کوئی حصہ نہیں ہے یہ ہمارا یعنی مرکز کا (privilege) ہے یہ انکا حواب  
تحا حال انکے یہ غلط ہے اور ایک آئینی تقاضہ ہے یہ ہمارا حق ہے ہمیں ہمارا حصہ  
ملتا چاہیئے جو ہم انتاء اللہ ہیں گے۔ نیشنل فناں کیشن کے بعد شرائط و شرایط  
میں انکے بارے میں ہم نے کھا بے ہمارا حق اور انتیار ہے انکو تبدیل کیا جائے  
یہ پریزیڈنٹ صاحب کے اختیار میں ہے بلوچستان سے بھی نیا نمائشہ لیں گے

اسی طرح ہر صورتے سے نمائندہ ہم نے سب کو بلا ٹینگ۔ (agitate)

کیا جائے گا ہم نے پورٹ زور دیا اور صدر صاحب کو کہا کہ نیشنل اکنامک کونسل جو کامن انٹرست کا انٹرپریٹر شل اہم ادارہ ہے صدور ہوں کے مابین یا مرکز اور صوبے کے درمیان جو تباہہ سے ہوتے ہیں مثلاً۔ (overlapping) اختیارات یا تجاوزات میں وہ اتنا کا تفصیل اگر نیشنل اسمبلی یا سینٹ نر سکیں تو پھر فیصلہ یہیں کرتے ہیں اور اس ادارے کے فیصلہ کو تسلیم کرنا ہر ایک کیلئے لازمی ہے ہر ایک کیلئے

ہے کوئی اسکے فیصلہ کو رد نہیں کر سکتا۔ لیکن اسی میں چار (Binding)

مودع قانون کو رد کیا گیا ہم نے مرکزی حکومت سے کہا چور نکھاری سفارشات کو مسترد کیا گیا ہے لہذا کوئل آف کامن انٹرست میں اس معاملے کو اٹھایا جائے وہاں اس کا فیصلہ ہونا چاہیئے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہماری پرائم منٹر صاحبہ بیت ولہل کر رہی ہیں کیوں کر رہی ہیں تو اس معاملے کی خبر انکو ہو گئی تا ہم ہم نے صدر صاحب کو لکھا ہے کہ اس اہم معاملے پر غور کیا جائے انہوں نے پرائم منٹر کو ایڈر لیس بھی کیا ہے اخبارات میں بھی چھپا ہے پریزنسنٹ صاحب نے پھر کہا ہے اور رد بارہ اختیارات میں چھپا ہے کہ یہ میٹنگ ضرور ہو گی مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ میٹنگ حلیدہ ہوئی چاہیئے جائے اسکے کہ دیرے میٹنگ ہو، معاملات خراب ہو سکتے ہیں لہذا جتنی جلدی ہو یہ ہم سب کے لئے پتھر ہو گا اور وفاقی بھارتیہ صوبہ یعنی (Federation vs-Units) فیڈریشن دریز یونیٹس کے مالیاتی قیاسی اختیارات کے حدود کا فیصلہ کیا جائیگا۔ اس میٹنگ کوئی بھی معطل نہیں کر سکتا۔ یعنی ٹال نہیں سکتا۔ اس ضمن میں جب ہم پرائم منٹر صاحبہ سے بات کرتے ہیں یعنی نیشنل اکنامک کونسل اور کوئل آف کامن انٹرست کے بارے میں کہ

و رکھے گی باقی تمام معاملات صوبوں کو دیتے جائیں گے لیکن اس فیصلہ کو آنر (honour) نہیں کیا گیا ملک ملک قاسم جو اس چار پاؤں کے روایتی رواں تھے میرا یک سے اس وقت ملاقات کر رہے تھے جو سے بھی انہوں نے ملاقات کی انہوں نے کہا کہ چار پاؤں کے علاوہ باقی تمام سبجیاں صوبوں کو دیتے جائیں گے مگر اب ملک صاحب بھی اس موضوع پر خاموش ہو چکیں گی کیونکہ انکو آرام کر سی دیکھی گئی ہے اور جو بھی آرام کر سی پڑیا جاتا ہے قبول نہیں کرتا آرام سے یقیناً ہوتا ہے مل نہیں سکتا۔ کیونکہ آرام میں مغلت ہوتی ہے لہذا میں سمجھتا ہوں کہ ملک قاسم صاحب اپنے آرام کہ بے آرامی میتابدیل نہیں کرنا چاہتے۔ ملک صاحب کو اسکا اندازہ ہے۔

جناب اسپیکر! ہماری پارٹی کا رد مثبت رہا ہے۔ ہمارا مقصد ہیشہ ہے ما ہے اور ہیگا کہ جمہوریت کو یقینی بنایا جائے اور جمہوری اداروں کو مقبول کیا جائے لیکن ہم نے اپنا ماتحت بڑھایا ہے بلکہ جھکائی کی طرح اپنا ماتحت نہیں پھیلایا اس لئے ہم نے قدرمکی طرف پیپلز پارٹی کی طرف اپنا ماتحت بڑھایا ہے۔ جب وہ اقتدار میں نہیں تھیں۔ اس وقت بھی میں نے ہی کہا تاکہ پیپلز پارٹی کو اقتدار دیا جائے اگر چہ اسکو محمودی طور پر اکثریت حاصل نہیں ہے مگر سپل ہماری پارٹی ہے یہ جمہوری طریقہ سے جمہور ہوئے یہ ان کا حق بتتا ہے کہ وہ حکومت پاکستان میں قائم کرے پڑا ہم نے پیٹکش کی کہم ان سے تعاون کرنے اور ان کی پسورد کرنے کے لئے تیار میں بغیر کسی شرط کے بے لوٹ طریقے سے اس میں کسی قسم کی شرط ثراٹ نہیں تھی۔ مگر ہمارے ماتحت کو ملکہ ایا اور ہماری اس آفر کو ہماری پیٹکش کو رد کیا ذرف ہمارے لئے کوٹھکرایا اس کے بریکس ہمارے خلاف سازشیں شروع کر دیں یہاں بلوچستان میں اس اسمبلی کو ترقی دایا اپنے رینگنٹوں کے

ذریعے ہر کوشش کی اور ہنڈے استعمال کئے کہ ہمیں پادری میں رہنے کے لئے  
کیا ہمیں پادری نے کوئی نیادہ شوق نہیں تھا ان کی پادڑ کو نیادہ شوق رہا ہے  
ہمیں کوئی شوق نہیں تاہم اسالدے سے اسبلی میں آئے تھے کہ ہم اپنی  
کی بخوبی کی نیت بن گئے یہ ایک واقعہ کہ ہم اس طرف پیٹھے ہوئے ہیں  
ذکر اس طرف - ہم اس طرف ایک ایسی دست کے ذریعے آئے ہیں کہ سوام  
کا تعاون بھی ہمارے سے ساختہ تھا۔ ہمارا عوام کے ساتھ تعلق تھا۔ پھر ہماری  
بانی کو رٹ نے اسبلی کو زندہ کیا اس اسبلی کے بحال ہونے کے بعد  
ہم نے دوبارہ محترم کو پیش کی پہلا قدم بھی ہیں نے اٹھایا کہ یہ جو تنہی ہو گئی  
ہے اس کو بہاں ختم کیا جائے اس کو آگے بڑھانے کا کسی طریقے سے فائدہ  
نہیں ہے کوئی شوک کی جائے کہ تعلقات تاریخانہ ہوں اور جنی الوسیع دوستی ہو  
پھر ٹیکی فون پر کم ذکر بالتوں میں انہوں نے اتفاق یا کہ شیک ہے یہ میں اتفاق کرنی  
ہوں اس کے بعد ہمارے آپس میں مذاکرات ہوتے یا تبصیت ہوتی۔ اور  
ہم نے ان کو بتایا کہ بلوچستان کے لوگ پچھلے بیالیس سال سے جب سے پاکستان  
بننا ہے انتہائی محرومیت کا شکار ہیں۔ They are in sense of deprivation.  
not only in sense but in fact they are deprived.

اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ نیادہ سے نیادہ ہمیں دیا جائے پھر میں نے ان کو بتایا  
کہ ہمارے ان تمام (deprivation) کے سلسلے میں ہمارے تمام آئینی قوانین حقوق  
اور ہمارے تمام ریسرسز (resources) ہم سے لے گئے ہیں یہ نہیں کہ محترم نے  
لئے ہیں بلکہ بیالیس سال سے پہلے شروع سے ہی نہیں ہیں جب سے یہ پاکستان بننا  
ہے مختلف اوقات میں لئے ہیں اور مختلف طریقوں سے ہمارے حقوق کو سنبھال رہے

کیا گیا ہے ہم چاہتے تھے اور ہم ان سے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ وہ اس کا ازالہ کریں  
پرانی جو نکالیف میں (deprivation) ہے اور جو پرانی خروجیت ہے اسکا ہم کو  
کمپنیٹ کرے اسکا معاوضہ یہ ہے کہ ہم پریسے مانگ رہے ہیں معاوضہ یہ ہے کہ  
ہمیں وہ زیادہ سے زیادہ دے تاکہ ہم زیادہ اپنے لوگوں پر خرچ کریں۔ کیونکہ  
ان لوگوں کو بیالیس سال سے پکھنیں ماندرا فراخ دلی کریں یہاں زیادہ سے  
زیادہ دیں کہ پھر لوگ ان سے خوش ہمہ سنگے اور مطمئن ہونگے کہ ماندرا ہوا  
یہ احساس جو ہے اس کو درست کر سکیں اور آئندہ ہم گارنٹی کر سکیں اور  
کوشش کریں کہ ان کو پھول سکے۔ دوسرا سو بے ہم سے بہت آگے نکل  
سکے ہیں ہم بھی ان تک پہنچیں پھر میں نے ان کو ڈیتیل (detail) سے بتایا کہ  
ہم یہ چاہتے ہیں وغیرہ وغیرہ میں زیادہ وقت اس پر صرف ہبھیں کروں کہ یہ چھوٹی  
چھوٹی بیزیں میں ان کے علاوہ ہم نے مختلف چیزوں پر ڈسکشن کی جو کچھ پہلے  
کہا ہے فرمہ اکثر میںگ میں میری ان باتوں کو سنتی رہی بہت خوبصورتی سے  
مسکراتی رہی یقیناً

Being a lady, and she is young lady.  
She smiles beautiful and really beautiful.

گریہاں تک خود رہی رہا انہوں نے بہت میٹھے وعدے کئے۔ میٹھے الفاظ فتن  
اوقات پر استعمال کئے مگر ان پر عمل نہیں ہوا اور جلدی میٹھے الفاظ تبدیل ہوئے  
گے تاگے باقول میں مگر یہ حسب عادت اور حسب طریقہ یعنی ان کی پارٹی کا جو طریقہ ہے  
جب وہ وعدے کرتے ہیں جلدی یا بڑی ان کو تورتے ہیں اور یہ افسوس کی بات  
ہے کہ ملک کی پرائیمنسٹر ایک وعدہ کرتی ہے زبان دریتی ہے مگر اس کو پورا نہیں کر  
پاتی اس کو تورتا ہے میں آپکو اس کی ایک آمدھ مثال دیتا ہوں مثالیں تو بہت میں جو کہ

بلوچستان سے متعلق ہیں پچھلے دنوں کچھ لڑکے ڈاکٹر جٹی صاحب سے ملے کو نوکری نہیں ملی ہے کشم میں نوکری درائی جائے ہم نے انکی یہ درخواست مرکز کو مکانہوں نے از راہ ہر بانی ہمیں اطلاع دی کہ ہم نے ان کو نوکری دریافتی پہنچلی باہ جس میں نیشنل اکنامک کونسل کی مینگ میں اسلام آباد پہنچا۔ مہلا نا صاحب بھی ہمارے ساتھ تھا وہ ماں دوڑ کے ان کے ہاتھ میں مجھے کاغذ تھے اپوئیٹمنٹ آرڈر

تھے انہوں نے کہا کہ ہم کشم والوں کے پاس جاتے ہیں وہ کہتے ہیں دفعہ ہو جاؤ۔ ہم دفعہ ہو گئے نوکری نہیں دیتے ایک نے پھر بتایا کہ دو لاکھ روپے مانگدا ہے یہیں نیشنل اکنامک کونسل کی مینگ کے دو دن جب دن کے کھانے کا وقفہ ہوا تو وہ ماں پرائم منظر صاحب نے مجھے اپنے چیبر میں بلا یا کوئی ارزیہ صاحب بھی تھے وہاں میں نے ان کو بتایا کہ جناب آپ نے آرڈر دیا اور ہمیں ہوتی ہیں پرچی بھی ان کے ہاتھ میں ہے ان کو نوکری نہیں مل رہی ہے بھرا انہوں نے کہا کہ کیسے کہیں کیا کریں؟ امدوں کو بھی یہ شکایت ہے میں نے کہا کہ ہم شکایت نہیں کر رہے ہیں آپ نے حکم دیا ہے آپ نے وعدہ کیا ہے یہیں پورا نہیں ہو سکتا ہے میں نے ان کو بتایا کہ دو لاکھ روپے کشم آفیسر مانگ رہے ہیں پھر ملازمت دیں گے پھر فوڈ انفرت بھروسہ مادر بے نظیر بھروسے نے کہا کہ بہت اچھی بات ہے اور ہماری پارٹی کا کریشمند ہے کہ پہلے ریٹ دس لاکھ روپے تھا اور ہماری وجہ سے ریٹ گھٹ کر دو لاکھ روپے مہر گیا ہے یہ طریقی اچھی بات ہے میں نے کہا وہ وہ یہ قابلِ دراٹ ہے کہ آپ ریٹرٹ کو خود مان رہی ہیں اس کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں اس کی دراد دے رہی ہیں دس لاکھ سے گھٹ کر دو لاکھ مہر گئی ہے یہ تو بہت دندر غل چیز ہے ساتھ میں نے کہا کہ سینیک کے پرائیویٹ

جسکا بہاں پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے۔ بہاں پہلے ایک ڈائیکٹر تھے بلگرائی صاحب سینیک پر و جنکٹ میں وہ فہمہ دو پہلے ریٹائر ہونے والے تھے میں نے پرائم منفر صاحب کو فوٹ بھی لکھا اور نبافی بھی کہا کہ بجا تھے کہ آپ کہیں اسلام آباد سے کسی کو بھی جس بلگرائی صاحب کے بعد نمبر ۲ ہمارا بہاں کا لوکل ہے یعقوب بن جو صاحب ہے نمبر ۲ ہے اور ہم بھی چاہتے ہیں کہ پر اجیکٹ بھی اپنا ہے اور چاہتے ہیں کہ آدمی جو اپنے میں وہ جب نیارت آئیں تھیں یہ خوشخبری انہوں نے خود مری انہوں نے خود اور جزیل یا بر صاحب نے جدا جدا بتایا کہ آرڈر ہو گئے ہیں اور ڈاکٹر جنی صاحب کو بھی خود را ملاع دیں وہ بھی میٹک میں تھے۔ میں نے کہا بہت ہر بانی ہم مشکور ہیں۔

بہت انتظار کے بعد معلوم ہوا کہ ایک اور صاحب تھیات ہو گئے ہیں۔ وزیر صاحب کے آرڈر سے جو محکمہ کے وزیر ہیں۔ ہمیں پتنہ نیں کو نہ کہے ہے۔ جو بھی ہو۔ پرانم منٹر کے آرڈر کا کیا ہوا فیصلہ کیا ہوا۔ وزیر کے آرڈر سے بہاں کوئی اور آدمی لگ رہا ہے۔ پھر ٹیلیفون کھڑکائے ہمارے چیف سیکرٹری نے بھی اسلام آباد بات کی چند نوں کے بعد وہ آرڈر واپس ہو گئے ہم نے کہا کہ فیصلہ ہوا تھا یعقوب بن جو کا اور ٹیلیفون پر اللاح آئی کہ یعقوب کا آرڈر ہو گا صرف ڈیڑھ دن کے بعد نیا آرڈر آتا کہ بلگرائی صاحب کو بولا آخر واپس لا کر دکھا گا ہے یعنی ریٹائرمنٹ کے بعد ایکسٹینشن پر شروع میں چھ ماہ کیلئے جو بھی آپ کہیں دکھایا ہے۔ پرانم منٹر سے میں نے کھانے پر بالگرائی صاحب کے لانے کا بھی ذکر کیا کہ آپ عجیب پرانم منٹر صاحب ہیں میں بلوچستان میں اب چیف منٹر ہوں ہماری کمزور حکومت ہے وہاں ہم جو آرڈر دیتے ہیں جو ہریت

بیتے ہیں اگر اس پر پانچ چھوٹیاں ہفتہ میں عمل نہ ہوتا تو اس سیکرٹری اس فلم کی نیز  
نہیں ہوتی ہے یہاں دوڑھائی ٹھیکنہ گزد گئے ہیں۔ آپ خاموش بیٹھی ہیں۔ باقی  
سب خاموشی سے بیٹھے ہیں اور کچھ بھی نہیں ہوا۔ اس سے ہم دو معنی انداز کر  
سکتے ہیں آپ جھوٹے ہیں آپ نے نہیں دھوکہ دیا ہے جھوٹا وعدہ کیا تھا ۲  
آپ اتنے بیکار ہیں اتنے غمزد ہیں آپ کے حکم کو کوئی نہیں مانتا آپ اپنے حکم  
اپلیفٹ (implement) نہیں کر سکتے کہتی ہیں اتنی غمزد تو نہیں ہوں  
میں نے کہا اسکا بھجے ذاتی طور پر علم ہے۔ ایسے اور بھی ہوں گے۔ میں یہ ذکر کروں  
خواں کا وعدہ پورا کرنے اور نہ کرنے کا یہ دو مثالیں میں نے آپ کو دیں۔  
تاکہ آپ کو معلوم ہو جو کہ کیا ہو رہا ہے (physically) یا اتنی ٹری بات بھی  
نہیں ہے۔ اتنی ٹری کی چیز بھی نہیں تھی ہم نے اربوں روپے نہیں مانگے۔ ہم نے دو تین  
سرومنز مانگی تھیں ان دو تین سرومنز میں ایک اچھی تھی اور دو سام سرومنز میں پلام  
منشرا سی چیزوں پر بھی اپنا دھن اپنا سخن پورا نہیں کر سکتی ہیں تو ٹری چیزوں پر کیا رہیں  
کی؟۔ کون ان پر اعتبار کرے گا۔ اور پھر ہم کہا کریں اے معاملات میں اور کیا تو قعات  
ہیں ایسے معاملات میں اور کیا کریں اور یہ کیسے رہی ایک (react) سری گمراہیاں چیزیں  
کہہ سکتا ہوں۔ اور نہ بھجے خوشی ہے کہ عوام اس افسوسناک اور تلنے حقیقت سے  
واقف ہوں کہ ہماری پلام منشرا و عده پورا نہیں کرتیں اور غلط بیانی کرتی ہیں عوام  
ان سے اور ان کی پارٹی سے ایک طرف ہوتے جا رہے ہیں اور اگر یہ سلسہ  
دھوکے اور جھوٹ کا جاری رہا توہ پھر یقیناً تبدیلی آئے گی۔ جلد ہی یا بعد ملک میں  
کیسے تبدیلی آئے گی یہ میں نہیں کہہ سکتا میں تو صرف لمحن (imagine) کر سکتا ہوں۔  
کہ کیا ہو سکتا ہے اسی درود ان ہم جائز جبر و جہد اپنے حقوق کی یعنی اپنے پیدائشی حقوق

کی جدوجہد سے دستبردار نہیں ہوئے جب تک ہم اپنے لوگوں کے حقوق حاصل نہ کر لیں افسد پسندے لوگوں کو حقوق دستیاب نہ کر دیں جنا ب اسپیکر! آخریں آپ کا وہ تمام ایوان کا مشکورہ ہوں کہ آپ نے بھی (Patently hearing) دی البتہ میں معافی چاہتا ہوں کہ میں نے آپ کا اتنا نہ یادہ وقت لیا ہے۔ (تالیف)

جناب اسپیکر! — ۱۹۸۹ء کے بیٹ پر بحث کا آج آخری دن تھا قائمیتی  
خدا اکابر بھی صاحب تقریبہ کہ رہے تھے اب ا جلاس کی کارروائی ۲۵ جون ۱۹۸۹ء بع دس  
بجے تک کلیئے ملتوی کی جاتی ہے۔

اس بھی کا اجلاس د پہر دو بجے پہلی بیشیں منٹ پر  
مورخہ ۲۵ جون ۱۹۸۹ء (یکشنبہ) بع دس بجے تک کے لئے ملتوی  
ہو گیا۔

---